لولاک لما خلقت الافلاک

الحمد لله الظاهر که درین زمان زاهر این کتاب باهر پسند خاطر عاطر ماهر موسوم

جواهر زواهر

مشتمل بر ولادت باسعادت رسول طاهر علیه وآله الطاهر سلام الله القاهر وبعض مناقب عالی فخر الاواخر والاوایل

در شمس المطابع بحسن اهتمام سید احمد مهدی حلیۀ طبع بدوش کشیده مطبوع طبایع صفا و خایر لذت باب ابصار و مقبول خواطر مرآة نظایر اکابر گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصرعِ برجستہ بسم اللہ ہے	ہے یہہ لاثانی خدا آگاہ ہے
جسنے بسم اللہ سے کی ابتدا	ہے یقینی اوسکو حاصل اہتدا
اسمیں ہے نامِ خدا نامِ خدا	جو محیطِ کُل ہے اور سب سے جدا
اسم ہی اللہ اسمِ ذوالجلال	منحصر ہے جسمیں اوصافِ کمال

اللہ اللہ کیا نام ہے۔ جسکا وِرد زبان کا کام دل کا آرام ہے اگر مشکل کیوقت زبانپر آئے مشکل کا ٹھرنا محال ہوجائے اس نام کی برکت سے بیمار مسیحائی کا دم بھرے محتاج تاجدار ہو۔ جہان آرائی کرے۔ یہ نام ناامید کیلئے امید ہے۔ ہر مطلب کی کلید ہے ؞ زیبِ زبان مدام ہے کامِ دہان کام ہے ؞ وِردِ صباح و شام ہے کیا ہی خدا کا نام ہے ؞ کارروائے انام ہے وجہِ حصولِ مرام ہے ؞ ہمکو اسی سے کام ہے کیا ہی خدا کا نام ہے ؞ دوجہان کا اس سے قیام ہے اسی کو بقاءِ دوام ہے ؞ دل پاک اسکا مقام ہے کیا ہی خدا کا نام ہے ؞ راحتِ روح و جسم ہے یہ عجیب قسم کا اسم ہے ؞ چشمۂ فیضِ عام ہے کیا ہی

خدا کا نام ہے ❊ اس اسم کی خواص عام مین مشہور خواص و عوام ہین ؎
عجب نام نامی ہی عجب یہ اسم سامی ہے ❊ نہ سمجھی جو وہ عامی ہے سمجھہ مین اوسکی
خامی ہے ❊ جس اسم کے اس قسم کی بیحد خواص نے انتہا تاثیر تو بس ؎ قیاس مسمّیٰ
ازین اسم گیر ❊ کیسی وہ ذاتِ کاملُ الصّفات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ جسکی کنہ
مین ساری خدائی حیران رہی سوائی عجز کسینی کوئی بات نہ کہی ؎ جہان متفق بر
الٰہیتش ❊ فرو مانده در کنہِ ماہیتش ❊ کم و کیف سی مبرّا ہی - چون و چرا سی مبرا ہے
کچہہ کسیکو مجالِ قیل و قال نہین - آیات کا اثبات محتاج استدلال نہین - یہان
خاصانِ درگاہ کا مقولہ ما عَرَفْنَاكَ ہے - پھر بہلا ہمارا کیا فہم کیا ادراک ہے -
اس موقع پر نادانی کا اقرار دانائی کی سبیل ہی - اور نارسائی کا اعتراف رسائیکی دلیل ہے
اس مقام مین ہوش مدہوش - ناطقہ خاموش - حواس بیحواس عقل از خود فراموش ہے
؎ اسے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ❊ وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم ❊
وہ ذاتِ پاک واحد ہی - اسکا ہر واحد شاہد ہے - قطرہ قطرہ سی اوسکی توحید
ٹپکتی ہے - ذرہ ذرہ میں اوسکی تفرید چمکتی ہے - ؎ میرسد این ترانہ از ہر سو ❊
وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ❊ ہر چیز اوسکی وحدت بتاتی ہے - ہر شی اوسکی یکتائی جتاتی ہے
؎ ہر گیاہی کہ از زمین روید ❊ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ گوید ❊ عالم کا نظامِ عجیب
اور جہان کا انتظامِ غریب اوسکی شریک کی نفی کرتا ہی - ہر موج بزبانِ حال و
مقال یہی دم بھرتا ہے ؎ نہ ہی کوئی تیرا ہوگا شریک ❊ تیری ذات ہے وحدہ
لا شریک ❊ ہر شی اوسکی تسبیح مین مصروف ہی - سب کی عنان توجہ اوسکی طرف
معطوف ہی - یہہ کیفیت ساری خدائی مین ساری ہی - سب پر ایک حالتِ عاشقانہ
طاری ہے گل چاک گریبان ہی - سنبل پریشان ہی - نرگس حیران ہی - شبنم
گریان ہے - بلبل نالان ہے - لالہ خونین پیالہ داغدار ہی - سوسن کبود پیراہن
مثلِ سوگوار ہے - شمشاد اوسکی یاد مین شاد ہی - سرو اوسکی بندگی مین آزاد ہے
دریا کو جوش و خروش ہی - صحرا وحشت سے ہمہ دوش ہی - افلاک گہومتی ہین -

اشجار جہومتی ہین - نجوم چشمِ حیرت سی تکتی ہین - طیور اوسی کی یاد مین چہکتی ہین - فاختہ کو اوسی کی جستجو ہے - اسلئے اوسکا ورد صدائے کوکو ہے - کبوتر کی زبانپر نعرۂ یاہو ہے قمری اوسیکی عشق مین طوق بگلو ہے - آگ اوسی کی عشق کی حرارت سی جلتی ہے - پانی عرق مین تربتر ہے - ہوا اوسی کی ہوس مین کوبکو پہرتی چلتی ہے - زمین خاک بسر ہے

ای غمِ عشقت نمک بر زخمِ جان انداختہ ٭ شہرۂ حسنِ تو شوری در جہان انداختہ ٭
طالبِ دیدار خود را خواندہ در بزمِ وصال ٭ پس حجابِ لن ترانی درمیان انداختہ ٭
عشق را از ہرچہ غیرِ خود بود کردہ نفور ٭ عقل را در انتظامِ این و آن انداختہ ٭
حبذا ابنای صنعِ تو کہ بی آلاتِ صنع ٭ طرحِ بنیادِ زمین و آسمان انداختہ ٭
بر کمالِ قدرتِ ذاتت گواہی دادہ عقل ٭ تا نظر بر منظرِ کون و مکان انداختہ ٭
گلعذارانِ چمن را رخ چو شمع افروختہ ٭ در دلِ بلبل شرر پروانہ سان انداختہ ٭
پختہ مغزانِ جنون را خواندہ در بزمِ یقین ٭ خام کارانِ ہوس را در گمان انداختہ ٭
نوشدارو دادہ از دار الشفائی لطفِ خویش ٭ ہر کرا بر بسترِ غم ناتوان انداختہ ٭
بادہ نوشانِ غمت را ساقیانِ بزمِ قدس ٭ جامِ خونابی بکامِ امتحان انداختہ ٭
خوش ادایانِ چمن را خندہ ہا آموختہ ٭ بلبلانِ نعرہ زن را در فغان انداختہ ٭
عمر ضائع کرد ہرکس در خیالِ غیرِ تو ٭ گوہرِ شہوار از کف رایگان انداختہ ٭
جان اگر دردت ندارد در تنم جایش مباد ٭ خوشتر است این جنس بیرون از دکان انداختہ ٭
تا دلم بشناخت قدرِ اشکِ من در عشقِ تو - از نظر ہا حاصلِ دریا و کان انداختہ ٭

وہ حیّ لایموت ہی - لیکن اوسکی حیات کی کیفیت مین زبان بند لب پر مہرِ سکوت ہی -

نہ وہ جسم ہی اور نہ وہ جان ہی ٭ ہر ایک جسم و جان اسمین حیران ہے ٭ اوسکی قدرت کا وصف کسکا مقدور ہے - اوسکی اختیار کی ثنا مین بشر مضطر ہی مجبور ہے

فی الحقیقت قادرِ مختار ہے ٭ علتِ موجب سی دل بیزار ہی ٭ کیونکہ وہ مضطر ہی اور بی اختیار ہے وہ ناری لائی جو تمثیل نار ٭ جو کرنی تجویز حق مین اوسکی نقص ٭ حق یہ ہی واللہ ناقص ہے وہ شخص ٭ عالم السرائر و الضمایر ہے - واقف البواطن و الظواہر ہے -

؎ بر دِ علم یکذرہ پوشیدہ نیست ٭ کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست ٭ ہر مخفی و خفی
اوسپر جلی ہی - اور ہر جزئی و کلی اوسپر منجلی ہے ؎ عالمِ ہر جزو کل وہ ذات ہے ٭
علم ہی اوسکا محیطِ کل شے ٭ وصف عمدہ علم ہی اوس ذات کا ٭ ہی وہ عالم ساری جزئیات کا
کچھ نہ کلیات کا عالم فقط ٭ نقص ہی او فلسفی خود غلط ٭ وہ شہادت سی آیہ شہادت
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
بِالْقِسْطِ کی، عادل ہی - جو کوئی نمانی وہ صراطِ مستقیم سی عادل ہی - اور آیہ وَمَا اللّٰهُ
يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ اور کریمۂ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ سی بھی احکم
الحاکمین کی عدالت مفہوم ہوتی ہے - چنانچہ ادنی تامل سی یہ بات معلوم ہوتی ہی
؎ راضی نہین وہ کفر و گناہ و فساد کا ٭ کرتا ہی قصد خیر کا اور عدل و داد کا ٭ اوسمین
کسی طرح سی تغیر ہی نہ تبدیلی ہے - اوسکی لئے کسیطرحکا جز نہ ترکیبی ہی نہ تحلیلی ہے
؎ نہ ترکیب اوسمین نہ تحلیل ہی ٭ سزاوارِ تسبیح و تہلیل ہے - نہ تغیر اوسمین تبدیل
وہ شایانِ تقدیس و تبجیل ہے ٭ اوس بیچون کی دو حرف کاف و نون باعث وجود
مخلوقاتِ گوناگون - و مصنوعاتِ بوقلمون - اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ
يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ - اوسنی تمام موجودات کو بنایا - سب کو عرصۂ عدم سے
عالمِ وجود مین لایا - وہ تمام عیبون اور نقصانون سی پاک ہی - خالق کل شی کا سمک سے
تا سماک ہی - زمین کا فرش پانی پر کیا خوب بچھایا - خیمۂ آسمان کا کیسا بی طناب و چوب بنایا
وہی معبود برحق ہی - وہی مسجود مطلق ہی - ؎ وہ بے واجب و خالقِ ممکنات ٭
کہا اوسنی کن ہو گئی کائنات ٭ بدیع السموات و الارض ہی ٭ عبادت اوسی کی
فقط فرض ہی ٭ نہین کوئی معبود اوسکی سوا ٭ نہین کوئی مسجود اوسکی سوا ٭ وہ خلاقِ الفس
و آفاق ہے - وہ رزاق علی الاطلاق ہی - اوسکی کوئی ند ہی - نہ ضد ہے - وہ خداوند
یگانہ سب سے بیگانہ آپ ہی آپ ہی - نہ اوسکی بی بی ہے نہ فرزند ہی نہ مان ہی نہ باپ ہے
؎ وہ خلاق ہی اور وہ رزاق ہی ٭ مبرا ہے وہ جفت سی طاق ہی ٭ خدائیمین نے

مثل و ضد ہو وہی ؛ لم یولد و لم یلد ہی وہی ؛ وہ واجب الوجود ہی ازل سی ابد تک موجود
سے وہ ذات ہی اوسکی قدیم و لم یزل ؛ بادشاہی مین نہین اوسکی خلل ؛ ابتدا و انتہا اوسکی نہین
سرمدی ہی ذاتِ ربّ العالمین ؛ حمد اوسکی مجھہ سی ہووی کیا مجال ؛ وہ تو واجب اور مین
ممکن یہ محال ؛ ؎ اے حمد تو از ہرچہ توان گفت فزونتر ؛ در کنہ تو اندیشہ سراسیمہ و مضطر
تا نیمہ رہِ عرشِ جلالت نہ پریدہ ؛ عنقائی سبک سیر خرد ریختہ شہپر ؛ ای ذاتِ تو بر ہرچہ
بغیر از تو مقدّم ؛ وز ہرچہ بغیر از تو بود نیز مؤخّر ؛ در حضرتِ تو چون و چرا راہ ندارد ؛
نے چون و چرا بودہ ای حضرتِ داور ؛ جز ذاتِ تو کس نیست بذاتِ تو شناسا ؛ مخلوق
چہ گوید خبر از خالقِ اکبر ؛ تو واجب و ما ممکن و ممکن نتوان شد ؛ ماہیتِ ذاتِ تو بہ ممکن متصوّر ؛
اے ہستی بالذاتِ تو الآن کما کان ؛ چون ہستی ماہیت کہ گردد متغیر ؛ کس را نہ بود راہ
بسوئے بزمِ تو الّا ؛ آنکس کہ درین رہ شودش لطفِ تو رہبر ؛ ہر ہستی تو ہستی ما شاہِ مطلق
ہر چند کہ ذاتِ تو غنی ہست سراسر ؛ ہر نقش کہ از خامۂ نقاش برآید ؛ بر ہستی نقاش
دلیلیست مقرّر ؛ سرگرمِ ثنائی تو بود ہر کہ بہر جاست ؛ در آبِ روان ماہی و در نار سمندر ؛
قمری بہ سرِ سرو کند نغمہ سرائی ؛ جز مدحِ تو ہیچش نبود مطلبِ دیگر ؛ بلبل کہ نظر دوختہ بر
صفحۂ گلزار ؛ خواہد کہ دگر یاد کند حمدِ تو از بر ؛ ہستی تو بغیر از تو دگر ہیچ نباشد ؛
ور ہست ہمہ ذاتِ ترا آمدہ مظہر ؛ از صیقلِ تو آئینۂ ماہ مصفّا ؛ وز جلوۂ تو دیدۂ خورشید منوّر ؛
بر صنعتِ تو دیدۂ نرگس شدہ حیران ؛ وز بوئے تو پیراہن گل گشتہ معطّر ؛ ساکن شدہ
از حکمتِ تو تودۂ غبرا ؛ وز حکمِ تو دارد حرکت گنبدِ اخضر ؛ گوہر بصدف میدہی و مشک بنافہ ؛
در شاخچۂ سبز برآری گلِ احمر ؛ ہر ذرہ کہ گردید بمہرِ تو درخشان ؛ صد طعنۂ روشن زدہ
بر خنجرِ خاور ؛ بخشی اگر از عونِ خودش قوتِ بازو ؛ بر پیلِ دمان حملہ کند پشۂ لاغر ؛
الا اے تو بسیار نعیمِ تو فراوان ؛ الطافِ تو بیحد و عطایائے تو بیمر ؛ با قہرِ تو گر آبِ حیاتست
ہلاہل ؛ با مہرِ تو گر زہر بود قند مکرر ؛ ما از تو بغیر از تو نداریم تمنّا ؛ اینست تمنّا دگر ہرچہ مقدر ؛
اوسکی توصیف مین ہر شخص عاجز رہا ہے۔ جہانتک جس کسی نے اوسکے اوصاف مین کہا ہی
صاف صاف انصاف یہہ ہی کہ وہ واصف کی فہم کا منتہی ہی ؎ ترا چنانکہ توئی

وصافت

ہر نظر کجا بیند ؛ بقدرِ دانشِ خود ہر کسی کند ادراک ؛ بھلا دریافت کرنا صفاتِ
ذاتِ باری کا کسکی مجال ہی۔ بیشک عینِ ذات ہونیکی سبب سی ادراک اونکا
مثل ادراکِ ذات کی ممتنع ہی محال ہے۔ ؎ نہ ادراک در کنہِ ذاتش رسد ؛ نہ فکرت
بغورِ صفاتش رسد ؛ بس ای دل اب مجالِ گفتگو تنگ ہے۔ توسنِ تقریر لنگ ہے
طول نہ دے عرض حاجات کر۔ درگاہِ مُجِیبُ الدَّعَوَات مین مناجات کر ؎ حقتعالی سی ہدایت کر
سوال ؛ تو ہی سائل وہی معطی ذو الجلال ؛ یا الٰہی اَنْتَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ ؛ یا رجائی
مِنْكَ شَیْءٌ لَا یَفُوتُ ؛ حالِ دل ہی تو میرے آگاہ ہی ؛ درد ہی اور داغ ہی اور
آہ ہی ؛ مجکو ای خالق بصیرت کر عطا۔ حسنِ خلق و حسنِ سیرت کر عطا ؛ دلمین میرے
معرفت کا نور ہو ؛ زنگِ حبِ ماسوی اللہ دور ہو ؛ نفس میرا سرکشی کرنی نپائے
بوئی حبِ غیر دل مین نہ بجائے۔ مہر وش پر نور یہ سینہ رہی ؛ صاف میرے دل کا
آئینہ رہی ؛ قلب پر میرے سیاہی چھا نجائی ؛ دین پر میری تباہی آنجائے ؛ تیری
الفت ہو تو پھر کلفت نہو ؛ پھر زن و فرزند کی الفت نہو ؛ در پہ تیرے رات دن عاکف رہون
اہل دنیا سی مین ناواقف رہون ؛ ہو نیت ہر ایک کام مین بخیر ؛ کچھ نہ مانگون غیر سی تیرے بغیر
رات دن کرتا رہون عجز و نیاز ؛ غیر سی ظاہر کرون اپنا نہ راز ؛ جو ترا ہو اوسپہ پروانہ رہون
جو ہون اپنے اونسے بیگانہ رہون ؛ صبح ہو یا چاشت ہو یا شام ہو ؛ دلمین تو ہو لب پہ
تیرا نام ہو ؛ ظاہر و باطن کو میری ایک کر ؛ اپنی نیکو نکا تصدق نیک کر ؛ شکر نعمت سے
رہون رطب اللسان ؛ پائے لذت ذکر سی کام و زبان ؛ زندگی طاعت گذارین کیٹ
عمر تیری یادگار مین کٹے ؛ خواہشین جتنی ہون سب ہون پائمال ؛ ہو اطاعت کا تیری حاصل
کمال ؛ رات جب ہوئی تو شب بیدار ہون ؛ خواب راحت سی صدا بیزار ہون ؛
دنکو صائم رات کو قائم رہون ؛ بندگی مین مستعد دائم رہون ؛ قطع ہوئی رشتۂ طولِ امل ؛
ہوئین دو ہمدم میری علم و عمل ؛ علم و حلم و زہد و تقوی کر عطا ؛ بخش میری لغزش و
جرم و خطا ؛ رات دن تجسی کرون مین التجا۔ گاہ ہو وی خوف اور گاہے رجا ؛

عجب و کبر و بخل سی دوری رہی ؛ خاکساری پر نہ مغروری رہے ؛ غیظ و غصہ کا نہو دل پر گذر ؛
دور ہو بغض و حسد کا درد سر ؛ ہو منا ہی سی ہمیشہ احتراز ؛ امر پر تیرے رہوں میں یکہ تاز ؛
شرع احمد ہی صراط مستقیم ؛ رکھہ مجھے اس رہ مین ثابت اے کریم ؛ شاہراہ مصطفیٰ کیا خوب ہے ؛
راہ یہ موصل الی المطلوب ہے ؛ یہہ راہ بلا اشتباہ سیدہی بہشت کو جاتی ہی۔ بندہ کو خدا تک پہونچاتی ہے
اسمین کچہہ اونچ نیچ ہے نہ ایچ پیچ ہی۔ اسکی سوا ہر طریقہ ہیچ ہی۔ شارع اسکی حبیب خدای پاک۔
مخاطب لولاک لما خلقت الافلاک مورد ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین
مقصد ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ سرور عالم محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مطابق انک لتہدی الی صراط مستقیم۔ ہادی صراط مستقیم ہین
اور موافق انک لعلیٰ خلق عظیم۔ صاحب خلق عظیم ہین۔ اونہین کی شان مین یہ آیہ
آیا ہے۔ جہان حقتعالی نے فرمایا ہے۔ یا ایہا النبی انا ارسلنٰک شاہدا
ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ۵ قرآن مین
جسکی نعت بہلا خود خدا کرے ؛ اوس سید البشر کی بشر کیا ثنا کرے ؛ ہمکو خدا یہ نعمت عظمے
عطا کرے۔ یعنی مجاور حرم مصطفی کرے ؛ روز نشور شور جو ہر ایک بپا کرے ؛
ہمکو لوائے حمد کے نیچے کھڑا کرے ؛ جو چاہے دو جہان مین اپنا بہلا کرے ؛ اونپر درود پاک
ہمیشہ پڑہا کرے ؛ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین
اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ لتفوزوا فوزا عظیما وتستحقوا
اجرا کریما ۵ بعد احمد مختار اہلبیت اطہار ارکان شریعت غرا کے مشید ہین۔ اور قواعد
ملت بیضا کے مؤید ہین۔ بموجب اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم اولی الامر واجب الاطاعۃ ہین۔ اور بمضمون فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم
لا تعلمون ۵ اہل الذکر مفترض الطاعۃ ہین۔ مطابق واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
حبل متین شرع مبین ہیر کہ اعتصام اوسکی لازم ہی۔ اور موافق کونوا مع الصادقین
صادقین فائقین ہین کہ اونکی ہمراہی متحتم ہے آیہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اونکی طہارت کی برہان ہی اور یطعمون

الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا؀ اونکی عطا کا بیان ہی- قرآن
مین اونکا مداح خود ربّ الارباب ہی- اونکی شان مین بعض سورے پورے ہین- آیتونکا کیا حساب
ہی- ذکر اونکی مآثرِ جلیلہ و مفاخرِ جزیلہ کا کب تحریر و تقریر مین آسکتا ہی- بہلا کوزہ مین دریا
کسطرح سما سکتا ہے- ؎ مراتب آلِ اطہر کی بہلا ہر ایک کیا سمجھے ÷ خدائی پاک سمجھے یا
رسولِ مجتبیٰ سمجھی ÷ بشر گر چاہی اپنے حق مین سید نا راستہ سمجھی ÷ تو انکو بعد پیغمبر جہان
کا پیشوا سمجھے ÷ نہ کم اس سی ذرا سمجھی نہ کچھ اس سی سوا سمجھی ÷ یہان افراط و تفریط
دونو کو برا سمجھی ÷ پیمبر سی بڑہا پایا گہٹایا اونکو اوروںسی- جو یہہ سمجھی خطا سمجھے بس ان
سب کو خدا سمجھے ÷ اما بعد کالشمس فی وسطِ النہار ہویدا و آشکار ہی کہ محبتِ رسول مجتبیٰ
و مودتِ اہلبیت اطہار ضروریاتِ دینِ متین اور مفروضاتِ شرعِ مبین سی ہی اور محبت کا
خاصہ اور مودت کا لازمہ ہی کہ اہل ایمان کو ان حضرات کے مناقب کا ذکر آنکہونکا نور سینیونکا
سرور ہو- اور مصائب کے بیان سی گریہ کا جوش غم کا وفور ہو- اور وہ فرحت و مسرت اور
یہ غم و الم عند اللہ باعثِ ثوابِ عظیم و اجرِ فخیم ہین- اسلئی اس عاصی نی چند اوراق ولادت
باسعادت مین حضرت خاتم النبیین و سید الوصیین و خاتم المعصومین کے تحریر کی کہ دل
مومنین کے ملاحظہ سی اوسکی باغ باغ ہون- اور چند سطور وفاتِ سرورِ کائنات و شہادت
امام البریات مین مسطور کی- کہ جگر محبون کے مطالعہ سی اوسکی داغ داغ ہون- اور
اس بے بضاعت کیواسطی آخرت کا توشہ قلیلہ ہو- اور اس گنہگار کیلئی بخشش کا ذریعہ
اور مغفرت کا وسیلہ ہو ÷ مگر اس محبت مین ایک نکتہ واجب الرعایت ہے جسکی شاہد یہ
روایت ہی- جو معتبر سند سے ماثور ہی اور کتاب ارشاد القلوب مین مسطور ہی کہ ایک دانشمند
لڑکے پر جو ہنوز نابالغ تہا جناب رسالتمآب کا گذر ہوا وہ لڑکا حضرت ؐ کی
زیارت سی بہت بشاش و مسرور ہوا حضرت نی اوسکی معرفت کا اندازہ آزمانے کی
غرض سی فرمایا اَتُحِبُّنِیْ یَا فَتٰی یعنی اے جوان آیا تو میری محبت مین راسخ دم اور
میری مودت مین ثابت قدم ہے عرض کی ہان ای رسول جہان- پہر حضرت نی فرمایا
کیا مثل اپنے آنکہون کی مجکو دوست رکہتا ہی اوسنی کہا اس سی بہی فراوان- کہان

انسان العین اور کہان عین الانسان - پھر حضرت نے فرمایا مانند اپنے باپ کی - جواب دیا
اس سے زاید - کہان آپ - کہان باپ - پھر حضرتؐ نے فرمایا کیا مثل اپنی مان کی - اوسنے کہا
اس سے زیادہ - کہان مان کہان رسول زمان - پھر حضرتؐ نے پوچھا مانند اپنی جان کے - عرض کیا
اس سے بہت زیادہ کہان میری جان - کہان سید الانس و جان - اسکے بعد حضرت نے ارشاد
کیا آیا مثل اپنے پروردگار کے مجکو دوست رکھتا ہی - اوسنے کہا اَللّٰہَ اَللّٰہَ یا
رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ ھٰذَا لَکَ وَلَا لِاَحَدٍ - یعنی اے حضرت اسطرح ارشاد نکیجیے
اور اپنی محبت کو خدا کی محبت سے تشبیہ نکیجیے - جو درجہ محبت کا کہ مخصوص حضرت رب ہے - اوس
آپکا یا اور کسی کا اشتراک نہین ہے - بلکہ مجکو صرف محبت خدائے عزوجل ہی آپکی محبت کا سبب ہے
پہر جناب رسالتمآبؐ نے اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اسیطرح تم حقتعالی کو بسبب
اوسکی انعام و احسان کے جو تمہین دوست رکھو - اور محبت خدا کی سبب سے مجکو دوست رکھو
اور سچے ایمان کی حلاوت چکھو - اس حدیث شریف سے ایک رمز لطیف ظاہر ہوتی ہے کہ ہر فرد بشر پر
لازم ہے کہ ہر جہت ہر باب مین حضرت پروردگار و رسول مختار و اہلبیت اطہار کی شان
جلیلہ اور درجہ جزیلہ ملحوظ رکھے تو آپکو افراط و تفریط سے محفوظ رکھے - اور اس بنا پر
محبت رب الارباب اور مودت جناب رسالتمآبؐ و آل اطیاب درجہ بدرجہ مع لحاظ جہت
محبت کے فرض عین باعث فلاح دارین سمجھے - پس جو کوئی رسول خدا کو خدا کی مساوی یا اوس سے مقدم
سمجھے گا یا آل رسول کو بہمہ وجوہ رسول کی برابر یا اونسے افضل قرار دیگا وہ کافر ہے - اور اسی
طرح جو شخص رسولؐ کو مرتبہ رسالت سے اور حضرت کی آلؑ کو درجہ امامت سے گھٹائے وہ بھی
دائرہ ایمان سے باہر ہے یعنی اِن حضرات کی شان مین افراط و تفریط دونو کفر ہین سیدہا
راستہ وہی ہے جو حدیث مین مذکور ہے - اوسی پر قایم ہونا ضرور ہے اب ہم مطلب کیطرف
رجوع کرتے ہین - اور مقصد کو شروع کرتے ہین ایہا الناس بندہ کا کام بندگی اور
عبد کا فرض عبادت ہے - اسی مین اوسکی دین و دنیا کی سعادت ہے - اور اس دعوی پر عقل و
نقل کی شہادت ہے - عقل نے تامل حاکم ہے کہ منعم کا شکر ذمہ پر منعم علیہ کے واجب و لازم
ہے - قران مین آیہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ ہے

جسکا صاف صاف یہی مضمون ہی ؎ سرمایہ سعادت دنیا عبادتست * پیرایہ کرامت عقبی عبادتست
اور عقل جو ایک جوہر لطیف اور مدار تکلیف ہی - اوسکی نزدیک ظاہر و باہر ہی کہ عبادت الٰہی
بدون آگاہی اوامر و نواہی دائرہ امکان سی باہر ہی اسلیئے حقتعالی کی لطف کامل و فضل شامل کا
اقتضا ہوا کہ موافق مضمون اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ
اپنی خاص بندون کو شرف نبوت و رسالت سی مشرف فرمائی - اور اونکی وساطت سی مکلفین پر
احکام امر و نہی پہونچائے - اور راہ راست دکہائی - گمراہی و ضلالت سی بچائے - ؎
پیدا کیا ہی ہمکو عبادت کیواسطی * بہیجا پیمبرونکو ہدایت کیواسطی * پس بموجب حدیث
قدسی کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِکَیْ اُعْرَفَ
حضرت باریتعالی کی ایجاد کا دریا جوش مین آیا - اور سب سے پہلی نور پاک صاحب لولاک سرور
کائنات خلاصہ موجودات باعث آفرینش ہجدہ ہزار عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو خلعت وجود پہنایا اسمین کسیطرح کا شک ہی - نہ اشتباہ ہی - حدیث
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اس دعوی پر گواہ ہی ؎ پیش از ہمہ شاہان غیور آمدۂ
ہر چند کہ آخر بظہور آمدۂ * ای ختم رسل قرب تو معلومم شد * دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ *
پھر اوسی نور برکت معمور سی تمام انبیا کا بلکہ جمیع اشیا کا ظہور ہوا - ہر طرف وجود کی روشنی
پہیلی - عدم کا اندہیرا دور ہوا ؎ تو اصل وجود آمدی از نخست * دگر ہرچہ موجود شد فرع
تست * چنانچہ جناب امیر المومنین فرماتی ہین - اور دریای علم لدنی کی موج زنی دکہاتی ہین
کہ حضرت خالق دو جہان تہا - اور اوسوقت تمام جہان پردۂ نیستی مین نہان تہا - پہلی
جو کچہہ جناب باریتعالی نی پیدا کیا - اور ساری خدائی پر تقدم اوسکا ہویدا کیا وہ حبیب اپنا
محمد رسول اللہ رحمۃ للعالمین کا نور مبین تہا - جو علت غائی ایجاد و تکوین تہا اس نور کو
عالم سی چار لاکہہ چوبیس ہزار برس پہلی خلق فرمایا - سب سے اول و افضل ٹھرایا شعر

اسمان عرش و کرسی و لوح و قلم نتہی * غلمان و حور و دوزخ و باغ ارم نتہی *
آب و ہوا و جن و ملک ذی حشم نتہی * شمس و قمر زمین و فلک ایکقلم نتہی *
آدم سی تا مسیح نہ تہا انبیا کا نور * جسکا خدا کی آگی رسولخدا کا نور *

یہ نور ہزار برس جناب اقدس الٰہی کی تسبیح و تحمید مین مشغول رہا۔ برابر یہی اوسکا معمول رہا

اوس نور سے خدا نے کیا ایک کیا خطاب ∴ تو ہی مرے دفاتر صنعت مین انتخاب
تیرا نظیر ہے نہ مقابل ہے نہ جواب ∴ یون بارگاہ مین کوئی ہوگا نہ بازیاب

حکمت طرح طرح کی عیان ہوگی نور سے
کونین کا ظہور ہے تیری ظہور سے

کہتا ہون اے اعز و جلالت کی مین قسم ∴ ہوتا نہ تیرا نور دافع تاریکی عدم
کرتا نہ تیری نور کی تصویر اگر رقم ∴ مٹجاتی شکل صنعت افلاک یکقلم

باعث ہی تو بناے دو عالم کیواسطے
پیدا خدائی ہوگی تیری دم کے واسطے

دل جسکا تیری گنج محبت سے ہی بھرا ∴ مین اوسکو دوست رکھتا ہون وہ دوست ہی میرا
اور جسکے دلمین ہے تیرے عداوت ہی اک ذرا ∴ دشمن ہی میرا وہ میرے نزدیک ہی برا

کیا ایسی بات حق مین نبیؐ کی عجیب ہے
اسکا سبب یہ ہے وہ خدا کا حبیب ہے

سنتی ہی مژدہ کرم و رحمت غفور ∴ چمکا وہ نور خالق انوار کی حضور ∴
کی حقنے اوس چمک سے عیان ایک شعاع نور ∴ کیا نور تھا کہ پھیل گیا نور دور دور ∴

راز نہان عیان کیے کس اختراع سے
بارہ حجاب خلق ہوئی اوس شعاع سے

خدا نے جو کیے وہ حجاب عالی مقام تھے۔ مگر حسب ارشاد جناب امیرؑ اونکی نام یہ تھے۔ حجاب قدرت۔ حجاب عزت۔ حجاب ہیبت۔ حجاب منت۔ حجاب جبروت۔ حجاب رحمت۔ حجاب نبوت۔ حجاب کرامت۔ حجاب منزلت۔ حجاب رفعت۔ حجاب سعادت۔ حجاب شفاعت۔ وہ نور بحکم رب العزت سے پہلے حجاب قدرت مین داخل ہوا۔ اور بارہ ہزار برس تسبیح سبحان ربی الاعلیٰ مین شاغل ہوا۔ اسکی بعد اسیطرح علی الترتیب ہر حجاب اوس نور مستطاب کا مقام رہا اور ہر جگہہ تسبیح جداگانہ تھا

وردِ مدام تا مدتِ قیام رہا۔ طالع ہوا وہ نورِ معظم ہر اک جگہہ؛ ایک ایک ہزار برس سال ہاکم ہر ایک جگہہ

اول سے تا آخر رہی معتکفِ جناب
تسبیحِ حق یہاں سے بجا لائی بے حساب
دیکھا مگر حجابِ شفاعت عجب حجاب
اوٹھا ہزار سال نہ سجادۂ ثواب

درجے ہوئے بلند بڑھی دھوم دھام سے
بڑھتا گیا تقربِ حق ہر مقام سے

بعد سجدہ مناجات وہ نورِ کرامت ظہور درگاہِ مجیب الدعوات میں عرض رسانِ حاجات ہوا طالبِ حاجات ہوا

یارب میں ہوں مقصودِ عبادت سے سرشار
سجدے ہیں افضل تو رحمت ہے بیشمار
تو نے عطا کیا یہ تقرب ترے نثار
اب اپنے لطف کا ہے یہ بندہ امیدوار

ہمراہ تیرا فضل ہو سایہ کیے ہوئے
نکلوں یہاں سے تاجِ شفاعت دیے ہوئے

فی الفور الطافِ حضرت باری ہوئے۔ اور اوس نور سے بیس دریا نور کے جاری ہوئے۔ ہر ایک دریا میں علومِ غیر متناہیہ تھے۔ اور یہ اون بحارِ انوار کے اسماء سامیہ تھے۔ دریائے عزت و صبر۔ و خشوع۔ و تواضع۔ و رضا۔ و حلم۔ و وقار۔ و تقوی۔ و خشیت۔ و انابت۔ و عمل و ہدایت و نیت و حیا وغیرہا؛ پھر ؏

جاری ہوا یہ حکم سوئے نورِ مصطفیٰ
دریاؤں میں در آیا وہ جوں درِ بے بہا
داخل ہر ایک بحر میں ہو تو جدا جدا
نکلا یہ آخر سے دیتا ہوا صدا

کیا خوب آبِ نور سے کی شست و شو میری
اب اور بس حصہ بڑھی آبرو میری

پیدا ہوئی صدا کہ ہے خداوند جزو و کل
کیونکر نہ جا بجا ہو ترے مرتبے کا غل
تو ہی میری ریاضِ صفات میں تازہ گل
تو ہے محمدؐ اولِ خلق آخرِ رسل

اللہ رے قدر تاجِ سرِ انبیا ہے تو
حکمِ خدا سے شافعِ روزِ جزا ہے تو

پھر نورِ خاتمِ انبیا سجدہ میں خم ہوا۔ جب سجدے سے اوٹھا۔ تو اوس سے قطرات کا ترشح

پسینہ ہوا۔ ایک لاکہہ چوبیس ہزار قطرے جدا ہوئے۔ وہ سب کے سب انوار پیغمبران خدا ہوئے۔ پس جیسے کہ حاجی گرد بیت اللہ کی طواف کرتے ہین اسی طرح وہ سب نورِ نورِ محمدی کے گرد پھرتے تھے۔ اور اسطور پر تسبیح کرتے تھے سُبحَانَ مَنْ هُوَ عَالِمٌ لَا يَجْهَلُ۔ سُبْحَانَ يَا مَنْ هُوَ حَلِيمٌ لَا يَعْجَلُ سُبْحَانَ يَا مَنْ هُوَ غَنِيٌّ لَا يَفْتَقِرُ تو حق تعالیٰ نے تمام انوار سے خطاب فرمایا مین کون ہوں تبلاؤ۔ جو کچھ جانتے ہو معرضِ بیان مین لاؤ۔ سب سے پہلے نورِ محمدی علیہ البیان ہوا۔ اور اس جواب سے رطب اللسان ہوا اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ رَبُّ الْاَرْبَابِ مَالِكُ الْمُلُوْكِ

اللہ نے خطاب پہر اوس نور سے کیا۔ تو منتخب ہے دفترِ کل کائنات کا
برتر ہے ساری خلق سے تیرا ہی مرتبا حق کا حبیب کوئی نہین ہے تیرے سوا
خاتم ایک شرف یہ ہے تیری امتکی واسطے
سے اور امتون کی ہدایت کی واسطے

پھر نورِ محمدی سے ایک جوہر کو آشکار کیا۔ اور اوسکو دو پارہ کیا۔ ایک ٹکڑے کیطرف چشمِ ہیبت سے ملاحظہ فرمایا۔ اوس سے آب خوش گوار جلوہ گاہِ وجود مین آیا۔ اور دوسرا ٹکڑا منظورِ نظرِ شفقتِ رب العالمین ہوا۔ اوس سے نقشِ وجودِ عرش برین کرسی نشین ہوا۔ پہر عرش نے پانی پر استقرار کیا۔ اور نورِ عرش سے کرسی کو اور نورِ کرسی سے لوح کو۔ اور نورِ لوح سے قلم کو تیار کیا۔ پہر قلم کو تحریر کیلئے حکم حضرتِ باری جاری ہوا۔ تو کلامِ الٰہی سنکر اوس پر غش طاری ہوا۔ ہزار برس بیہوش رہا۔ اور مطلق خاموش از خود فراموش رہا جسوقت ہوش سنبہالا نے یارا دیا۔ جو امر لکہی اوسکو دریافت کیا۔ حکم ہوا کہ ای قلم قلمرو عز و شرف کی تسخیر کر۔ اور یہ کلماتِ طیبہ تحریر کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ جب قلم صاحبِ لولاک کی نامِ پاک سے سامعہ افروز ہوا تو سجدہ سے شرف اندوز ہوا اور کہا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ سُبْحَانَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ پہر اوسنے اور جو کچھ حکم ہوا تہا بجا لایا۔ بعد اوسکی عرض کی یہ کون ہین جنکو ایسا مرتبہ دیا ہی کہ اونکا

نامی انہی اسمِ سامی کے پاس ذکر کیا ہی شعر آئی صدائی حق یہ بشیر و نذیر ہی ٭ ہادی ہے
رہنما ہے سراجِ منیر ہی ٭ کوئی ہی اسکا مثل نہ کوئی نظیر ہی ٭ بس ایک ہی حبیب خدائی قدیر ہے

دنیا مین ہی جہان کی ہدایت کیواسطے
عقبیٰ مین ھی شفاعت امت کیواسطے

ہوتا نہ سیہ جو زیب دہ کشورِ وجود
ہوتا کسی کا عالمِ امکان مین کب ورود
ہوتی نہ کائنات مین ایک چیز کی نمود
نہ ارض کا ہبوط نہ افلاک کا صعود

مقصد وہی ہے خلق سے کل کائنات کے
توہی بنا ذریعہ سے اوس پاکذات کے

پھر قلم لذت مین ذکرِ رسولِ برحق کی محوِ مطلق ہوا یہانتک کہ اوسکی حلاوت سے مشتاق ہوا۔ اور ہدیۂ سلام پیشکش کیا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه خود جناب باری نے اوسکا جواب دیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّيْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اسلئے سلام سنت اسلام کہلایا۔ اور جواب سلام ذوالکلام وجوب کا درجہ پایا۔

اسلام مین اسی سے طریقہ ہوا یہ عام
مومن اگر بہم ہون تو پہلے کرین سلام
پھر اوسکے بعد ہو جو کوئی اور ہو کلام
جو اسمین ہی ثواب وہ حاصل کرین مدام

یہ مقتضائی شرعِ رسالتماب ہے
سنت ہی خود سلام تو واجب جواب ہے

پھر حضرت امیر المومنین ع اس حدیث مین حدوث بہشت برین و آسمان و زمین و ملائکہ مقدسین نورِ ہمسین سید المرسلین سے بیان فرماکر۔ اور ماہیتِ ماہی و گاو زمین کماہی اور کوائف شرائف بعض مصنوعاتِ الٰہی عیان فرماکر۔ دل امت کا شاد کرتے ہین۔ اور اسطرح ارشاد کرتے ہین کہ پھر اوس نورِ جزیل نے ظلِ ظلیلِ عرشِ جلیل مین تہتر ہزار برس قیام فرمایا۔ بعد اسکے ستر ہزار برس دار القرار مین قرار پایا۔ پھر اسیقدر سدرۃ المنتہی مین ٹہر کر اوسکا رتبہ منتہی تک پہونچایا۔ اور وہان سے ہر آسمان کو ترتیب وار منور کرتا ہوا روئے توجہ طرف پہلے آسمان کے لایا۔ اور وہین رہا یہانتک کہ حضرت

پشت
باریتعالی نے حضرت آدم و حوا کے وجودِ ذیجود سے جہان کو بسایا۔ تب نورِ محمدی کو
ابو البشر مین ودیعت رکہکر اونکی پشت پناہ ٹھرایا۔ مولف کہتا ہی
کہ مطابق احادیث کے اسی نور کی تعظیم و تکریم کیواسطے ملایکہ نے سجدہ
آدم مین سر جہکایا ۔ ملک در سجدہ آدم زمین بوس تو نیت کرد ٭ کہ در ظہورِ تو چیزے
یافت بیش از حدِ انسانی ٭ اور چونکہ ملایکہ نورِ محمدی کے مشاہدہ کو حضرت
آدم کے پیچہے کہڑی ہوتے تھے۔ اسلئے اونکی دعا سے اوس
نور نے اونکی جبین مبین کو مانند بدر چمکایا۔ اور جب حضرت آدم
علیہ السلام خود اوس نور کی زیارت کے مشتاق ہوئے تب اوس نور کرامت
ظہور نے پنجتن پاک علیہم السلام پر انقسام پایا اور اونکی پانچون انگلیون مین جلوہ افروز
ہوکر مانند ہلال ہر انگشت کو انگشت نما بنایا۔ اور جسوقت حضرت حوا اوس حمل سے
حاملہ ہوئین جس سے حضرت شیث متولد ہوئے تو وہ نور حضرت حوا کی پیشانی مین آیا اور
جب حضرت شیث پیدا ہوئے تو اونکی پیشانی نورانی کا نور ہوا۔ غرض نور نبوی ایک نبی
یا وصی سے دوسرے نبی یا وصی کیطرف منتقل ہوتا رہا۔ یہانتک کہ حضرت عبد اللہ والد ماجد
حضرت رسالت پناہ کی پیشانی مین ظہور کا جلوہ دکہایا۔ انتہی بقدر الغرض ملخصاً
اسی مطلب کے ذیل مین حضرت ہاشم کی فضایل اور جناب عبد المطلب کی فواضل اور حضرت
عبد اللہ کی شمایل اسطرح سے منقول ہین جس سے بخوبی ظاہر ہے کہ یہ حضرات بارگاہ الٰہی مین مقبول
ہین۔ اور ایک دوسری حدیث معتبر کہ جناب ابوذر سا صحابی جلیل القدر حضرت خیر البشر سے
اوسکا راوی ہے۔ ایسی ہی مضمون پر حاوی ہے۔ اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ
نور کرامت ظہور حضرت آدم سے منتقل ہوکر ہمیشہ اصلاب طاہرہ اور ارحام مطہرہ مین قرار پاتا رہا
یہانتک کہ صلب عبد المطلب مین مقیم ہوا اور دو حصہ پر تقسیم ہوا۔ ایک حصہ نے صلب عرش
پایگاہ حضرت عبد اللہ کو زینت دی اور دوسرے نے پشت مبارک جناب ابو طالب بدر
بزرگوار غالب کل غالب کو رونق بخشی۔ بالجملہ یہان سے دوام حلیۂ ثبوت سے آراستہ اور حلۂ
ظہور سے پیراستہ ہوئے۔ پہلا امر نورِ نبی و علی کی وحدت دوسرا آبا و امہات
سرور کائنات کی طہارت اور یہ دونو امر اہل سنت کی کتابون سے بہی بخوبی ظاہر ہین اور ان دونو

مضمونونکی روایتین اونکے کتب معتبرہ مین وافر و متکاثر ہین۔ صواعق محرقہ مین جو ایک
کتاب معتبر مشہور ہے نسبت امر اول کی یہ روایت جابر بن عبد اللہ کی مذکور ہے۔
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی
وَاَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ یعنے ہمنے نہی مصطفیٰ و علیٰ دونو ایک نور سے ان کو امام
اون کو پیمبر بنا دیا۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری وغیرہ مین جسکی معتبر و معتمد ہونیکی
اہل سنت بین دستور ہی نسبت دوسرے امر کی یہ روایت مرقوم ہی۔ اِنَّہٗ قَالَ لَمْ یَزَلْ
یَنْقُلُنِیَ اللّٰہُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاہِرِیْنَ اِلٰی اَرْحَامِ الْمُطَہَّرَاتِ حَتّٰی اَخْرَجَنِیْ
فِیْ عَالَمِکُمْ ہٰذَا یعنی حضرت رسولخدا نے کہا ہے۔ کہ ہمیشہ حق تعالیٰ پاک
مردون کی پشت سے پاک عورتون کی رحم کیطرف مجکو نقل فرماتا رہا ہے۔ یہان تک کہ اس
جہان مین مجکو ظاہر کیا۔ اور بہمہ وجوہ پاک و طاہر کیا۔ فخر الدین رازی نے اس روایت کو نقل کیا ہے
اور اوسکی تقریب مین اسطرح کہا ہے۔ کہ مشرک نجس ہوتی ہین۔ پس اگر حضرت کی آباء کرام مشرک
ہوتے۔ اور شعایر اسلام اونسے ظاہر نہوتے۔ تو ہر گز پاک و طاہر نہوتی۔ سیوطی نے درج منیفہ فی
الآباء الشریفہ اور طراز العمامہ اور دوران فلکی وغیرہا مین اور ابن حجر مکی نے منح مکیہ اور نعمت کبری
مین اور شیخ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ اور مولوی عبد العلی نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت
مین فرماتی ہین۔ کہ اجداد و آباء کرام خیر الانام کی جرک کفر و شرک سے منزہ تہی۔ وَالَّذِیْ یَرَاکَ
حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السَّاجِدِیْنَ۔ موافق قول بعض مفسرین اس
دعوی پر دلیل ہے۔ اور استدلال کی اس طور پر سبیل ہے۔ کہ مراد اس مقام مین یہ ہے
کہ حضرت کا نور فیض گنجور خدا کے سجدہ کرنیوالون سے سجدہ کرنیوالون کیطرف
نقل کیا جاتا تہا اور ایک عابد سے منتقل ہوکر دوسری عابد مین جگہہ پاتا تہا۔ اس سے صاف
ظاہر ہے کہ آباء و امہات سرور کائنات دیندار عبادت گذار تہی۔ کفر و شرک سے
بیزار تہی۔ مولوی عبد العلی نے بہی شرح مثنوی معنوی مین اس معنی کو بیان فرمایا ہے
اور ایمان اباء طاہرین سید المرسلین کے برہان ٹہرائے۔ اہل سنت کے بعض فاضلون نے

ایذا اور استخفاف پر مشتمل ہے - چنانچہ قسطلانی نے بھی اسکا اعتراف کیا ہے اور اسطرح
کہا ہے کہ والدین یا جدین رسول الثقلین کا ذکر کرنا اسطور پر کہ جو کسر شان کو مستلزم ہے
اوس سے حذر کرنا لازم ہے - اسلئے کہ وہ حضرت رسولخدا کو ایذا پہونچاتا ہے - اور جو شخص
حضرت کو ایذا پہونچائے - اگر توبہ نکرے تو بیشک ہمارے نزدیک کافر واجب القتل گنا
جاتا ہے انتہی - اور بلا شبہ لفظ والدین استعمال مین جد و جدہ کو بھی شامل ہے - اور جو امر کسر شان کا
کفر اوسکی فرد کامل ہے - پس بعد ملاحظہ ایت مزبورہ و روایت مسطورہ اور عبارات مذکورہ
کے کسی مسلمان کا کام نہین کہ ابا و امہات سرور کائنات کی طرف کفر و شرک کی
اسناد کرے - اور اوسکا اعتقاد کرے - اور موافق تصریح بعض فضلائے اہلسنت پیغمبر خدا
پر بیداد کرے - اور مطابق قول صاحب مواہب کافر واجب القتل ہو اور ایمان و جان برباد کرے
بحمد اللہ کہ ایمان آبا و امہات پیغمبر اخر الزمان موافق مذہب امامیہ ایک مسئلہ اجماعیہ اتفاقیہ ہے
کسی طرحکا اسمین اختلاف نہین - اور کسی شخص کو اوس سے مجال انحراف نہین - الغرض
جب وہ مہر سپہر رسالت یعنی نور حضرت ختمی مرتبت برج صلب فلک اشتباہ حضرت عبد اللہ
مین تحویل ہوا - اور اونکی ایام بلوغ باعث تعظیم و موصوف بتجمیل ہوئے تو شہرت اونکی حسن جمال کی ہر جا بہرجہ کمال ہوئین - زبان زد مشتاق
وصال ہوئین - منقول ہے کہ حضرت نے ایک عورت پر جو قبیلہ بنی اسد سے تھی - اور نام اوسکا
رقیقہ تھا گذر فرمایا - اوسنے دیکھتے ہی اونکی عشق کا ناوک دلدوز سینہ پر کہایا - سو اونٹ
جو فدیہ مین اونکے نحر ہوئے تھے - اپنے ذمہ لیکے شوق دلی جتایا - اونحضرت نے اوسکا بار احسان
نہ اوٹھایا - اور جسوقت اہل کتاب پر علامات ظاہرہ سے واضح اور روشن - اور دلایل
باہرہ سی لائح و مبرہن ہوا - کہ وہ آفتاب عالمتاب مطلع سے اس صلب پاک کی طالع ہوگا
اور مشرق سی اس پشت پشت پناہ عالم کے ساطع ہوگا - تو اوسنے ابتدائی اقرار سے انکار کیا -
اور حضرت عبد اللہ کے اضرار پر اصرار کیا - وہ گمراہ راہ دین و دیانت سی در کنار ہوئی - اور
حضرت عبد اللہ کے ایذا و آزار پر تیار ہوئے - بغض و حسد و طمع اونکی ذات کی لوازم ہوئی
اور اون حضرت کے قتل پر عازم جازم ہوئے - ریاست دنیا کی ہوا و ہوس نے اونکی چشم بصیرت کو
کور کیا - اور گل کرنے پر اوس شمع شبستان جلالت کی [illegible]

ہمیشہ اسرارِ عجیبہ و آثارِ غریبہ اون حضرت سے مشاہدہ کرتی تھے - اور اپنے خیالِ خام سے مایوس
و نا امید ہو رہتے تھی - ایکروز حضرت عبد اللہ متوجہ شکار ہوئی - بہت سے اہلِ کتاب مسلح و مکمل
جانب شام سے پہونچکر اون حضرت سے آمادۂ جنگ و پیکار ہوئے - وہب بن عبد المناف نے جو حضرت
آمنہ کے پدر بزرگوار اور جناب رسول مختار کے جدِ نامدار تھے - اور اوس صحرا مین مشغولِ شکار تھے
وہان دیکھا کہ بہت سے سوارِ نامدار جلیل المقدار اس دارِ ناپایدار کے باشندونسے بالکل اغیار
اوس مقامِ شکار مین غیب سے نمودار ہوئے - اور حضرت عبد اللہ کی اعانت مین اون کفار
اشرار سے مصروفِ گیر و دار ہوئے - اور اوس فرقۂ ناہنجار کو مقہور کیا - اور اوس جناب سے
دور کیا - ظاہر ہے کہ جس نورِ پاک کی بدولت حضرت عبد اللہ نے ہلاکِ دنیوی سے رہائی پائی
اور ایسی تنہائی کی لڑائی مین غنیمتِ سلامت اونکے ہاتھہ آئی - تو غیر ممکن ہے کہ نورِ صاحب
لولاک نے حضرت عبد اللہ کو ہلاکِ اخروی سے بچایا ہو - اور اس جناب نے بتون کی پرستش کی ہو
اور سجدۂ اصنام مین سر جھکایا ہو - بلکہ عیاذاً باللہ اوس نورِ بابرکت نے شرک مین شرکت کی ہو
اور غیر معبودِ حقیقی کے عبادت بجالایا ہو - القصہ وہب نے جو یہ حال مشاہدہ کیا تو
گھر آکر نسبت آمنہ کی نسبت اپنی عزیزونسے مشورہ لیا - اور بعض دوستونکی وساطت سے
حضرت عبد المطلب کو پیغام دیا - حضرت عبد المطلب جو تجویز تزویجِ عبد اللہ مین حیران تھے
اور ایسی عورت کے جو حسب و نسب مین ممتاز - اور عفت و عصمت مین سرفراز ہو خواہان و
جویان تھے - جب اون حضرت نے آمنہ کو ان اوصاف سے موصوف اور محاسنِ صوری و
معنوی مین معروف پایا - تو حضرت عبد اللہ کو اونکے ساتھہ متزوج فرمایا - حیات القلوب
مین منقول ہے کہ جب جنابِ آمنہ نکاح حضرت عبد اللہ سے فرحناک ہوا اور اونکی انیس و ہمدم
ہوئین - تو دو سو عورتین از دواج عبد اللہ کی حسرت مین ہلاک اور راہیِ ملکِ عدم
ہوئین - اور جب اوس نورِ رشکِ تجلّیِ طور کی عبد اللہ سے منتقل ہونیکا زمان
تو امان قریب ہوا - تو فرطِ تابندگی و شدتِ درخشندگی سے ایک عالمِ عجیب و غریب ہوا
کسی کے مجال نتھی کہ اوس جمالِ خورشید مثال کیطرف پوری طرح نظر کر سکے - اور
حسن و جمال کے گلزار چہرہ پر بہار سے دامنِ نگاہ مین بھر سکے - اور حضرت عبد اللہ جب

پتھر اور درخت پر گذرتے تھے۔ سب اون حضرت کو سجدہ کرتی تھی۔ ایک عورت خثعمیہ بہت مال
و دولت رکھتی تھی اور علم وکہانت مین مہارت رکھتی تھی۔ حضرت عبداللہ کا وہ چہرہ تابان
غیرت خورشید درخشان دیکھکر شیدای جمال باکمال ہوئی۔ اور مال پیش کر کر طالب وصال ہوئی۔
حضرت عبداللہ نے اعراض اغماض فرما کر کہا۔ کہ فی الحال مکان کو جاونگا اور رمی جمرات کر کر
واپس آونگا۔ پھر جیسا مناسب ہوگا عمل مین لاونگا جب دولتخانہ مین رونق افروز ہوے تو صحبت آمنہ
سے ہم صحبت ہوئے۔ نور محمدی طرف آمنہ کی منتقل ہوا۔ اور پرتو سے اوسکے اون کا
چہرہ مثل مشعل مشتعل ہوا۔ جب دوسری وقت حضرت عبداللہ نے اتفاقاً اوس عورت پر
گذر فرمایا۔ اوسنے وہ نور اونکی پیشانی نورانی مین نپایا۔ کہا کہ جس روز سے آپ مجھسے دوچار ہوکر
برکنار ہوئے۔ کیا کسی عورت سے ہم کنار ہوئے۔ حضرت عبداللہ نے اقرار کیا۔ اور امر واقعی کا
اظہار کیا۔ خثعمیہ نے کہا اب مین آپکی خواستگار و طلبگار نہین۔ اور مجھکو کچھہ آپسے سروکار
نہین۔ آپکی پیشانی مین ایک نور تھا۔ اوسکی تمنا مین شوق دلی کا وفور تھا۔ وہ نور
آپسے منتقل ہوا۔ اور دوسری عورت کو وہ شرف حاصل ہوا۔ موافق ایک روایت کے
شب جمعہ جمادی الاخری کے اٹھارہوین کو حضرت آمنہ اوس نور سے حاملہ ہوئین۔ اور مخزن
فضایل کاملہ ہوئین۔ حقتعالی نے اونکی حاملہ ہونیکے وقت ملائک کو موکل فرمایا۔ اور سوا
آمنہ مادر رسول خدا اور مریم مادر عیسی کے کسی عورت نے یہ شرف نہین پایا۔ سبحان اللہ وہ
رات کیسی سراپا برکات تھی۔ کہ جسکے سامنے شب قدر نے لی قدر۔ اور شب برات کو اوس سے
نور و برکت کی برات تھی۔ سحر کا رخ چھپانے مین اوسکی بیاض کو ید بیضا تھا۔ اور ماہرویون
کی زلف کو اوسکی سواد کا سودا تھا۔ منقول ہے کہ جس شب مین گوہر شاہوار نطفہ سید ابرار
صدف رحم مادر نامدار مین قرار پا کر در مکنون ہوا۔ تو اوس رات مین ظہور عجایب گوناگون اور غرائب
بوقلمون ہوا۔ منادی غیب نے ساتون آسمانون مین یہ نوید مسرت جاوید سنائی۔ اور تمام
زمینون اور دریاؤن مین یہ خوشخبری پہنچائی۔ اور یہی کرامت۔ حمل کی علامت تھی حضرت
آمنہ فرماتی ہین کہ جب مین حاملہ ہوئی۔ یعنی کوئی حمل کی علامت اپنی ذات مین نپائی اور جو
حالتین کہ حاملہ عورتون کو عارض ہوتی ہین۔ اون مین سے کوئی حالت ظہور مین نہ آئی۔

اور خواب مین ایک شخص آیا - اور یہ مژدۂ جان بخش سنایا - کہ تو مظہرِ رحمتِ کاملہ ہوی -
اور خیر البشر سے حاملہ ہوئی - اور اوسکی صبح کو روئی زمین کے تمام بت واژون ہوئے
اور بادشاہون کے ساری سریر سرنگون ہوئے - ہر مکان پرنور و ضیا ہوا - اور ہر چارپایہ
گویا ہوا - وحوشِ مشرق وحوشِ مغرب کو خوشخبری سناتی تھی - خوشی کی ماری پہولی نہ سماتی
تھی - احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسولخدا کی ولادتِ باسعادت سے پہلی علمِ سحر و
کہانت کے بڑے بڑے ماہر ہوتی تھی - اور بہت عجائب و غرائب اونسی ظاہر ہوتی تھی -
کاہن جنون کی تسخیر کرتی تھی - اور اونکی ذریعہ سے بیان احوالِ غیب اور اظہارِ مافی الضمیر کرتی تھی -
جن پہلی آسمان کی اطراف تک جاتی تھی اور کچھہ حالات دریافت کر کر کاہنون کی خبر پہونچاتی تھے
بعد ولادتِ جنابِ رسالتمآب یہ علم باطل ہوا - اور اثر اوسکا زایل ہوا - غرض زمین نجد مین
ایک شخصِ معمر علم کہانت مین مرجع خاص و عام تہا - سطیح اوسکا نام تہا - بعض علامات
ظاہرہ و اماراتِ باہرہ سے قریب ہونا رسول خدا کے ظہورِ برکت معمور کا دریافت کر کر ہوش و
حواس سے بیگانہ ہوا - اور مکہ معظمہ کو روانہ ہوا تہان پہونچکر زیرِ دیوارِ کعبہ شریفہ قیام کیا
لوگون نی گرد اوسکی اژدحام کیا - اوسوقت حاضرین کیطرف سے باب مین احوالِ حضرت
رسولِ ایزد متعال کے سوال ہوا - تب سطیح زبانِ فصیح و بیانِ ملیح سے جواب مین معروض ہوا - قیل قال
حضرت ابوطالب سے مخاطب ہو کر کہا کہ تو اوس پیغمبر موعود شفیع امم کا عم عالی ہمم ہی - کتب و
اخبار مین جسکی احوال کا ذکر پیہم ہے - قسم ہے خداوند دائم و ابدی کی جسنے آسمانون کو بے
ستون برپا کیا ہے - اور واحد واحد و صمد و یکتا ہے - کہ اس شخص سے یعنی عبد اللہ
سے وہ نبی جلد متولد ہوگا - جو بتون سے کعبہ کو پاک کریگا - اور بت پرستون کو ہلاک کریگا
اور اوس نبی سرور عالم کا ابن عم ناصر و معین ہوگا - جو صاحبِ صولت و سطوت و شجاعت
اور اوسکا ہمتا و ہمنشین ہوگا - اور حضرت ابوطالب کی طرف اشارہ کر کر کہا - کہ یہ اوسکا پدر بزر
گوار ہی - جو پیغمبر کا یار و مددگار رہی - جو لوگ صفاتِ سرور کائنات استفسار کرتی تھے -
اور اونکی سننی کا شوق اظہار کرتی تھے - پھر سطیح نی جواب مین اونکی بیان کیا کہ یہ نبیل رسول
ت جلیل ہی - جسکے وصف مین زبان میری کلیل ہے - قد حضرت کا متوسط ہے نہ بہت طویل ہے

حسن القامۃ - مدور الھامۃ - بین کتفیہ علامۃ - علی راسہ غمامۃ
دینہ باق الی یوم القیامۃ - احسن من مشی واکرم من نشا - حلو
الکلام طلق اللسان تقی زاھد - خاشع عابد - طاھر
المیلاد - بری من الفساد - رحمۃ علی العباد وبالنور محفوف وبالامور بر
وعلی اصحابہ عطوف - اسمہ فی التوریۃ والانجیل معروف -
بحیر الملھوف بالکرامۃ موصوف - اسمہ فی السماء احمد - وفی الارض
محمد - حضرت ابوطالب نے فرمایا کہ اوس نبی جمیل الشیم کی ابن عم کا جو اوسکا مددگار
ہوگا - احوال اظہار کر - اور جو کچھ تجہیر واضح ہو اور ون پر آشکار کر - سطیح نے کہا امام
ھمام - لیث ضرغام - واسد قمقام - وقائد مقدام - کثیر
الانتقام - یسقی کاس الحمام - یکون لمحمد وزیرا - ویدعی بعد
امیرا - اسمہ فی التوریۃ بریا وفی الانجیل ایلیا وعند قومہ
یہ کہکر سطیح نے سکوت کیا - اور اس ذکر نے بعض سخصون کو مبہوت کیا حضرت ابوطالب
سطیح کو اپنے گھر لائے اور لوازم مہمانداری تقدیم کو پہونچائی - جب اس خبر نے شہر مین
پائی - ابوجہل کی دیگ حسد جوش مین آئی - فساد کا ارادہ کیا - اور لوگون کو قتل سطیح
آمادہ کیا - حضرت ابوطالب اس واقعہ سے خبردار ہوئی - وہ بہی لڑائی پر تیار ہوئے - او
جاکر فرمایا - کہ ای ساکنان زمزم وصفا تمنے ہمارے ذات مین کیا عیب پایا - کہ ہمارے
فرمانبرداریسے ہاتھہ اوٹھایا - ہماری زبردست ہونیسے انکار کرتے ہو - اور مخالفت
کرتے ہو - مین تمکو وہ روز یاد دلاتا ہون جس روز تم پریشان واتبر ہوگے اور
ہاتون سے بیجان ہوئے بہیر ہو گئے - اب ظہور مین اوس پیمبر کے کم زمانہ باقی رہا ہے -
توریت و انجیل مین حقتعالی نے فضل و کرم مین لاثانی کہا ہے - یہ کہکر طرف خانہ کعبہ
لائے - اور سب لوگ اونکے پیچھے پیچھے چلے آئے - مگر ابوجہل تنہا وہان رہا - حضرت ابوطالب
قریب مسجد الحرام کے پہونچکر اس دعا کو پڑھا - اللھم رب ھذہ الکعبۃ
والارض المدحیۃ والجبال المرسیۃ ان کان قد سبق فی

وَغَامِضِ عِلْمِكَ اَنْ تَزِيْدَ نَا شَرَفًا وَعِزًّا بِالنَّبِيِّ الشَّفِيْعِ الَّذِيْ بَشَّرَ بِهٖ
سُطَيْحٌ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ بُنْيَانَهٗ وَعَجِّلْ بُرْهَانَهٗ وَاصْرِفْ عَنَّا كَيْدَ
الْمُعَانِدِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - اس اثنا مین منبہ بن الحجاج قریب آیا - اور یہ گفتگو زبان
پر لایا - کہ ای ابوطالب آپکی شرافت و بزرگی ہماری نزدیک مسلم ہی - آپ ہمیشہ سی بزرگ
قبایل ہین - اور سید و مطاع و قاہر - اور صاحب فکر صایب و عقل کامل ہین - موجب ننگ و عار
ہی کہ آپ سحر کاہن پر مغرور ہون - اور اوسکی باتین سنکر مسرور ہون - حالانکہ آپ جانتی ہین
کہ کاہن شیاطین کے محل نزول ہین - اور دروغگو اور بو الفضول ہین - سطیح کو ہماری سامنی
بلاؤ - تو اوس سی ہم اس دعوی کی تصدیق کرین - او پیمبری کی آثار و دلایل کی تحقیق کرین - حضرت
ابوطالب کے حسب طلب سطیح وہان آیا - اور یہ سخن معرض تقریر مین لایا - ای گروہ قریش یہ خبر جو مینی بیان
کی - تمنی اوسکو نمانا - اور جھوٹ جانا - اور نسبت آل عبد المناف کی زبان درازی شور و شغب کرتی ہو
اور مجھسی اس دعوی پر شاہد طلب کرتے ہو - بنی ہاشم کا ظہور - کالنور علی شاہق الطور دور سے
نمودار ہے - اور کالشمس فی وسط النہار ہویدا اور آشکار ہے ع آفتاب آمد دلیل آفتاب
یہ خیال نکرنا کہ سطیح اس خبر سی خوشنود ہی - یا اوسکا اسمین کچھہ سود و بہبود ہی - اسلئے کہ بعد حضرت
کی ولادت باسعادت کے کمال کہانت زایل ہوگا - بھلا اوسوقت مجکو زندگی سی کیا حاصل ہوگا - اب
تمام عورات مکہ کو بلاؤ اور میری روبرو لاؤ - تو ایک امر عجیب جسکی تکذیب نکرسکو گی تمکو دکھاؤنگا
اور اس عورتکو جسکی شکم مین جناب رسالتمآب ہین تمکو بتاؤنگا - بس اوسکے کہنی سی تمام زنان مکہ
وہان آئین - لیکن حضرت آمنہ بنت وہب اور فاطمہ بنت اسد اوس مجمع مین تشریف نہ لائین - غرض
جو جو عورتین روبرو سطیح کی آئین تہین - اونکی طرف دیکھکر سکوت کیا - اور آنکھین بند کین - لوگون نے
اوس سی کہا کیا تو گنگ ہوگیا ہی - شاید تیرا لوسن [illegible] نگ ہوگیا ہی - اوسنی آسمان کی طرف نظر کی
اور کہا وہ دونو عورتین یہان نہین آئین - جنسی وہ دو بزرگوار پیدا ہونگی - جو خدا کی عاشق و شیدا ہونگی
اوسوقت سب عرب یہ بات سنکر مبہوت ہوئی - اور پابند سکوت ہوی - تب ابوطالب نے جناب آمنہ و فاطمہ
کو طلب کیا - سطیح اونکو دیکھکر بہت رویا - اور حضرت آمنہ کیطرف اشارہ کرکی کہا واللہ یہی عورت
نبی مختار سی حاملہ ہی - اور تمام عورات عرب و عجم مین کاملہ ہی - اسکا بیٹا افضل انبیای سابقین ہی خاتم
خیر الانام ہے کاسر اصنام ہے - خوشحال اوس کا جو اوسپر ایمان لای - اور مہد امن و
امان مین آرام پائے مگر

مین دیکھتا ہون کہ اوس مولود مسعود کی تکذیب و انکار کے سبب سے بہت لوگ بیجان ہونگے
اور خاک و خون مین غلطان ہونگے - بعد اوسکی فاطمہ بنت اسد کی طرف نظر کی اور کہا کہ یہ اوس
امام ہادی مہدی کاسر اصنام کی والدہ ہے - جو ہمہ وجوہ شجاعت مین کامل ہوگا - اور بڑے
بڑے شجاعان عرب کا قاتل ہوگا - یہ سنتے ہی قریش تلوارین کھینچکر مستعد کارزار ہوئے - اور
قتل سطیح پر تیار ہوئے - بنی ہاشم نے اونکی مدافعت کی - اور اس حرکت سے ممانعت کی - ابوجہل
اس امر مین سب سے زیادہ تھا - اور نہایت اصرار سے شرارت پر آمادہ تہا - حضرت ابوطالب پر خشم
طاری ہوا - اور اُس ناہنجار پر تلوار کا ایک وار کیا کہ خون اوسکی سر سے جاری ہوا - اوسوقت ابوجہل نے
کہا ای یزیان عرب یہ ننگ و عار نہ اختیار کرو - اور سطیح کو اور بنی ہاشم کو مع آمنہ و فاطمہ کے
علف شمشیر آبدار کرو - پس جماعت قریش یکبارگی حملہ آور ہوئی - اور آتش جنگ شعلہ ور ہوئی
عورتون نے بہاگنے کی راہ لی - اور بیت اللہ سے پناہ لی - حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ اوسوقت
مشرکان قریش کی جمعیت کی سبب سے ہم پریشان تہے - اور چارہ کار مین حیران تہے - یکایک
اس بچہ کو شکم مین حرکت ہوئی - اور اوس حرکت کی یہ برکت ہوئی - کہ فی الفور ایک آواز
ہولناک درمیان سے ہوا کی آئی جسکے صدمہ سے لوگ مدہوش ہوئے - اور مصروع کی مانند بیہوش
ہوئے - پہر جب آسمان کی طرف دیکہا - تو معلوم ہوا کہ آسمان کا ہر دروازہ وا ہے - اور ایک
سوار گرز آتشی لئے ہوئے آواز بلند سے کہہ رہا ہے - کہ مین جبریل امین ہون - برادر خاتم النبیین
ہون - کسی کی کیا مجال ہے - کہ خیال اونکی ایذا رسانی کا خاطر مین لاسکے - اور اون کو اذیت
پہونچا سکے - اوسوقت ہم مصروف حمد و سپاس خداوند یگانہ ہوئے - اور اطمینان سے اپنے
گھر کو روانہ ہوئے - ایسی ہی ایک کاہنہ زرقا نام - کہانت مین مرجع انام - اپنے فن مین نہایت
مشاق - شہرۂ آفاق - کاہنون کی بادشاہ تہی - یمامہ اوسکی قیام گاہ تہی - تین منزل
ایسی کہ مسافت سہ روزہ راہ اوسکی نشستگاہ تہی - حضرت عبداللہ کو اپنے نکاح کا پیغام
دیا تہا - اور اوس جناب نے انکار کیا تہا - اوسنے نوید ظہور پر نور پیغمبر آخرالزمان کی نشانیان
معلوم کرکے مکہ معظمہ مین آئی - اور خاتم الانبیا - اور سید اوصیا کی ولادت باسعادت
کی لوگون کو خوشخبری سنائی - دوسرے روز حضرات کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئی

اور اوسکی پیشانی نورانی کی طرف ناظر ہوئی نورِ محمدی سے آنکھونکو خیرہ کیا۔ اور دودِ
حسد نے چہرہ کو تاریک وتیرہ کیا۔ چندروز متفکر رہی کہ کسطرح قابو پائے۔ اور حضرت
آمنہ کو قتل کرائے۔ آخرکار ایک عورت بکما نام کو جو حضرت آمنہ کی مشاطہ تھی دام
مین پہانس لیا۔ اور ایک ہمیان زر اور ایک زہر آلود خنجر حوالہ کیا۔ اوس عورت نے فرصت پاکر اپنی
معمولی کام کے وقت چاہا کہ اوس بد انجام کا مکاسد انجام کرے۔ اور خنجر زہر آلودہ
گردن مبارک پر پہیر کر اوس نیکنام کا کام تمام کرے۔ کسی شخص نے اوس وقت ہاتھ پکڑا
کہ خنجر گر پڑا۔ اور اوسکا ہوش بگڑا۔ جب حضرت آمنہ نے پس پشت التفات فرمایا۔ تو
ایک خنجر گرا ہوا اور اوسکو بیہوش پایا۔ زنانِ بنی ہاشم کو آواز دی۔ اور اوس واقعہ
کی اطلاع کی۔ وہ سب آئین۔ اور اوس عورت کو ہوش مین لائین۔ اور سبب اس حرکت ناشائستہ
کا استفسار فرمایا۔ اور تیر لعنت و ملامت کا نشانہ بنایا۔ اوسنے جواب مین کہا کہ
یہ جسارت سراسر جسارت زرقا کی شرارت ہے۔ مین تو مرتی ہون۔ مگر اوسکا رشتۂ
حیات بھی ضرور توڑنا۔ اور اوسکو زندہ نچھوڑنا۔ یہ کہکر وہ عورت مرگئی۔ اور اوسی وقت
دنیا سے سفر کر گئی۔ حضرت ابوطالب اور تمام بنی ہاشم نے تلوارین لیکر طرف قتل زرقا کے
توجہ فرمائی۔ لیکن وہ بہاگ گئی ہاتھ نہ آئی۔ القصہ جب حضرت کی مدتِ حمل سے ایک
مہینہ گذر گیا۔ تو زمین و آسمان و درختون نے آپسمین ایک نے دوسری کو خبر دیا۔
اور واقدی روایت کرتا ہے کہ جب مدتِ حمل سے ماہ تمام آسمانِ عز و احترام کے دو ماہ تمام
ہوئے۔ تمام ملائکہ واسطے استقبالِ خیر الانام و آل کرام علیہ و علیہم السلام کے مامور ہو کر
صاحبِ اعزاز و احتشام ہوئے۔ اور جب تین مہینون نے شرفِ انقضا پایا۔ جنابِ خالق البرایا
نے تمام جبال و بحار و احجار و اشجار بلکہ مجموعِ کائنات اور مخلوقات کو حکم فرمایا کہ واسطے
تعظیم رسول کریم کے سر جھکائین اور سجدۂ تعظیمی بجا لائین۔ چنانچہ سب نے امرِ ذو الجلال
کا امتثال کیا۔ یہانتک کہ اوس اونٹ نے جسپر ابو قحافہ سوار تھا سر زمین پر رکھدیا۔ ابو قحافہ نے ہر چند مار کر چاہا
کہ اونٹ سر اوٹھائے۔ اور سجدے سے باز آئے۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ اس اثنا مین ایک ہاتف نے کہا
کہ اس حیوان بے زبان پر سختی نکر۔ اسلئے کہ حکم سے خداوند کریم کی واسطے ایک امرِ عظیم کی سارے مخلوقات

کی ساتھہ اسنی سبھی سجدہ کیا ہے۔ ابو قحافہ نی پوچھا وہ امر عظیم کیا ہے۔ آواز آئی کہ تین مہینی ہوئے
کہ اس عالم نی وجود ذیجود سی نبی آخر الزمان کے زیب و زینت پائی۔ اور جب چار مہینہ منقضی ہوئی۔ تو
حبیب زاہد جو اوس زمانہ مین عابد یگانہ اور زاہد فرزانہ تہا۔ اور اوس وقت طائف سی مکہ کو روانہ تھا
اسطرح بیان کرتا ہی۔ کہ مینی ایک ہرن دیکہا کہ سر زمین پر چبکار رہا ہی۔ اور سجدہ بجا لا رہا ہے
جب مینی اوسکی اوٹہانیکا قصد کیا۔ تو ایک ہاتف نی کہا اس آہو سی متعرض نہو۔ اسواسطے
کہ تمام خلائق اس شکریہ مین سجدہ سی شرف اندوز ہین۔ کہ نبی زکی رضی مرضی چار مہینہ سے
دنیا مین رونق افروز ہین۔ جب پانچ مہینی گذری اور وہ لوٹنی واپس ہوکر حبیب زاہد اپنی صومعہ مین آیا
تو اوسکو مثل بیمار زار پایا۔ اور دیکھنی سی معلوم ہوا کہ اوسکی محراب مین ملکہ یہود و نصاری کی تمام محرابو
مضمون مرقوم ہوا کہ پیغمبر آخر الزمان محمد آمد۔ اوسکی خدائے رحمن واحد احد پر ایمان لاؤ۔ تو آتش جہنم سی امان پاؤ۔ قرآن
ایام خجستہ انجام قریب آ گئے ہیں کہ وہ رحمۃ للعالمین ظہور فرمائی۔ خوشا حال اوس شخص کا جو اوسپر ایمان لائے
اور اوسکی نبوت کا اقرار کرے۔ صد افسوس ہی اوسپر جو اوسکی اطاعت و فرمانبرداری سے سرکشی
کرے۔ اور جب چہٹا مہینہ روطرف گذرنی لگا۔ اور مدینہ اور مرج والونکی اوس عید کا
دن آیا۔ جسمین وہ اچھا کہانا کہاتی تہی اور عمدہ لباس سے اپنی آرایش کرتی تھے۔ اور
ہر سال اپنی عید گاہ مین حاضر ہوکر ایک درخت کی جسکا نام ذات انواط تہا پرستش کرتی تہے
اور حسب دستور وہ جماعت عید کی رسمین بجا لائی۔ تو درخت سی یہہ آواز آئی۔ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ تمام لوگ اس آواز سے بر تسان
و ہراسان ہوئے۔ اور اپنی اپنی گہرونکو روان ہوئے۔ ساتوین مہینہ سواد بن قارب عبد المطلب
کے پاس آیا۔ اور یہ مژدہ روح افزا سنایا۔ کہ رات مینی خواب و بیداری کی حالت مین
آسمانکی دروازونکو کہلا ہوا دیکہا۔ اور فرشتون نی زمین پر آکر کہا کہ اب زمین کی زینت
کرنی بجا ہے۔ اسلئے کہ عبد المطلب کے پوتے کے ظہور مسعود کا زمان میمنت نشان قریب
آن پہونچا ہے۔ جو رب قدیر کا رسول بشیر و نذیر ہے۔ اور صاحب شمشیر ہے۔ مینی پوچہا
کہ وہ باعث زینت کون کون ہی۔ جواب دیا کہ وہ فخر اسلاف و اخلاف۔ محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہے۔ حضرت عبد المطلب نی فرمایا کہ تو اس خواب کو پوشیدہ

رکھہ۔ اور کسی سے اظہار نکر۔ اور اس رمز کو اسکا رنکر۔ جب آٹھ مہینے ہوئے تو ظہور سا ایک مچھلی
سمندر مین دُم کے بل استادہ ہوئی۔ اور ایک فرشتہ نے اوس سے دریافت کیا کہ تو کس لیے دریا مین
تلاطم پیدا کرنے پر آمادہ ہوئی۔ اوسنے جواب دیا۔ کہ جب مجکو جناب باری نے جوشِ وجود بخشا یا
تو اسطرح حکم فرمایا۔ کہ جسوقت محمد زینت ظہور کرے۔ اور اپنے وجود ذیجود سے جہان کو پرنور کرے
تو اوسکی امت کیواسطے دعا کیجیو۔ اور بہتری کی استدعا کیجیو۔ اب مینے سنا کہ وہ حضرت ظہور فرمانے والے
ہین۔ اور فرشتے اونکی خوشخبری سناتے ہین۔ اسلئے مینے امرِ ذو الجلال کا امتثال کیا ہے
اور دعا کیواسطے حرکت مین اشتغال کیا ہے۔ فرشتے نے کہا آرام کر اور اس نیک کام کا انجام کر
نوین مہینے دس ہزار فرشتے آسمان سے اوترے۔ ہاتھہ مین ہر ایک کے ایک قندیل نور جسپر لا اِلٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ۔ مسطور تہا۔ اِن سب فرشتون نے گرد مکہ معظمہ
کے اژدحام کیا۔ اور اس حال سے کہ یہ محمد کا نور فیض ظہور ہے اعلام کیا۔ حضرت عبد المطلب
ان سب امور سے خبردار تہے۔ مگر پوشیدہ رکہنے مین مجبور و ناچار تھے۔ غرض بعد ہر مہینے کے
طرح طرحکے عجائب ظہور مین آتے تہے۔ اور بہت سے غرائب شہود کا جلوہ دکہاتے تھے
یہانتک کہ مدتِ حمل نے بخیر و سلامت آرائش اختتام پائی۔ اور مع الکرامۃ و السعادت
شبِ ولادت آئی۔ جو وفاتِ حضرت آدم سے نو ہزار نو سو برس چار مہینے سات روز گذرنے
کے بعد حسب اجماعِ خاصہ و بعض روایات عامہ ربیع الاول کی سترہوین تاریخ جمعہ کی شب تھی
ماشاء اللہ وہ شب عجیب بلند کوکب تہی۔ جو برکات سے مالامال اور کثرت سے لبالب تہی
عاقل اوس لیلائے لیل کے مجنون تھے۔ اور زاہد شب بیدار اوسکے عاشق و مفتون۔
نور و ضیا مین اوسکا یہ حال تہا کہ مہتاب اوسکے رخسار تابان کا ایک خال تہا۔ قدر و فخر
مین تمام راتون پر اوسکو برتری تہی۔ زہرہ کا اوجان سے اوسکی مشتری تہی۔ سواد اوسکا
واسطے اربابِ بصائر کے کحل الجواہر تہا۔ اور انفعال سفیدۂ بیضا کا اوسکی بیاض سے خود ظاہر و
باہر تہا۔ اوسکی روشنی کا مزہ اہلِ نظر لوٹتے ہے۔ مہتاب کی موہنہ پر مہتاب چھوٹتے تہے
ستارے اوس شب کی فضائے جانفزا سے بیقرار تہے۔ سیارات کا کیا ذکر ہے ثوابت بہی
سیار تہے وہ شب دیباچۂ صبح سعادت وہ زود لیتہای روز افزون زیادت وہ قدر اوسکا شبانے
لیلۃ القدر نور اوبر اتی لیلۃ البدر۔ سواد طرۂ اوس خجلت وہ حور بیاض غرۂ اوس

نور علیٰ نور - اوس شب مین شیاطین صعودِ آسمان سے ممنوع ہوئے - اور تیر شہاب اون پر
پڑنے شروع ہوئے - ایسے شہاب اوس شب مین نمایان ہوئے - کہ لوگ قیامت کا قائم
ہونا تصور کر کے ترسان و ہراسان ہوئے - اس شب مین حضرت آمنہ نے اپنی والدہ سے کہا
مین نہایت دل ملول ہون - جی چاہتا ہے کہ کہین تنہا بیٹھ کر اپنے شوہر کی لئے گریہ وزاری مین مشغول
ہون - غرض ایک مکان مین تشریف فرما ہوئین - اور دروازہ بند کر کر مصروف نوحہ
بکا ہوئین - ناگاہ دردزہ کی حالات آشکار ہوئے - اور وضع حمل کے آثار نمودار ہوئے - چاہا مشاہدہ کر کے
دروازہ کھولنے کا ارادہ ہوا - اور ہر چند چاہا مگر وہ کسی طرح نکشادہ ہوا - ایسے اوقت مین کوئی ہمدم تہا نہ غمگسار
اونکو اپنی تنہائی سے نہایت اضطراب و اضطرار تہا - کہ یکایک مکان کی چہت نے شگاف قبول کیا - اور چار حورین اوترین ان کے [illegible]
جنسے تمام مکان پرنور ہوا - جلوہ گاہ طور ہوا - حورون نے حضرت آمنہ سے کہا اے صاحبزادی
تم نہ گھبراؤ - اور تنہائی کا غم نہ کہاؤ - ہم آپکی خدمتگذار ہین - ہر طرح کی خدمت کو تیار
ہین - یہ کہکر ہر ایک اونکی ہمنشین - اور اونکی پہلو مین جاگزین ہوئے - اور اوس جناب کو
تسکین ہوئے - جب حضرت آمنہ مطمئن ہوگئین - تو خواب کی نصیب جاگے کہ وہ سو گئین
اس اثنا مین صبح کا سپیدہ پیدا ہوا - اور صبح کی صباحت اور رات کی ملاحت سے ایک عجیب لطف پیدا ہوا
سبحان اللہ وہ فجر کا آغاز - ستارون کی رنگ کی پرواز - مرغِ سحر کے دلکش آواز - نسیم سحری کا اہتزاز
ابوابِ رحمت الٰہی باز - غنی کارساز کے ساتھ خداپرستون کا راز و نیاز - عابدون کا
کمال حضورِ قلب سے شغلِ نماز - اور نہایت خضوع و خشوع سے رکوع طویل و سجود دراز - ایک طرف
گل طناز سرگرم ناز - پہلو مین اوسکے بلبل بیدل محو نیاز - کہین نرگس کرشمہ ساز - لالہ
ہمراز - ایک سمت سرو سرفراز اور اوسپر فاختہ کوکو سے دمساز - ایک جانب شمشاد
خوش انداز - اوس پر قمری کا نالۂ پرسوز و گداز - وہ ستارونکی حسرت بھری نگاہین [illegible]
پُراثر آہین - دعاؤنکی کہلی ہوئی سیدہی راہین - قاضی الحاجات [illegible]
اللہ اللہ وہ صبح کی نوبت کا گڑکنا - چاندنیکا چمکنا - ڈالیون کا لچکنا - کلیون کا چٹکنا
پہولونکا مہکنا - عندلیبونکا چہکنا - سبزہ کا لہکنا - شبنم کا ٹپکنا - اور صحن چمن کا چہڑکنا
پتون کا کہڑکنا - اور طائرونکی دلکا دہڑکنا - پہول کی پنکہڑی مین کانٹے کا اٹکنا

اور بلبل بیدل کے دلمین کھٹکنا - گلنار کا دہکنا - لالہ کا چمکنا - اور نرگس کا کبھی تکنا
کبھی انکھہ جھپکنا - میوونکا لٹکنا - اور شاخون کا سر زمین پر ٹپکنا - بھونرونکا چہکنا -
اور پانی کا چھلکنا - اسیطرح ہر طرف قدرت در مطلق کی عجب عجب جلوے آشکار تھے اور حکمت
حکیم برحق کے طرح طرحکے کرشمے نمودار تھے - سب اوسوقت صنائع بدائع مین حضرت صانع ذو الجلال
کے حیران تھے - اور یہ اشعار ورد زبان تھے ؎ دمید اندر جہان صبح دل افروز ٭ گل افشان
شد بعالم باد نوروز ٭ صباحی رشک روی مہ جبینان ٭ صباحی چون بناگوش حسینان
ندید این نور کس اندر زمانہ ٭ جہان شد در نظر آئینہ خانہ ٭ صباحی چون دل روشن دلان است ٭
صباحی عید را از وی نشان ست ٭ صباحی با صفا چون جلوہ طور ٭ صباحی چون جبین حور پر نور
نسیم صبحدم در گلفروشی ٭ ہمین وقت و وقت بادہ نوشی ٭ ہوای سرد و حسن گرمی گل
صلاح قمری و شوخی بلبل ٭ نسیم گل شمیمے دلربائی ٭ لطیف نازکے راحت فزائے ٭
بہ بلبل غنچہ سرگرم تکلم ٭ بر اشک چشم شبنم در تبسم ٭ گلستان راست عہد نوجوانے ٭
ہزار و فاختہ در زیرہ خوانی ٭ صبا ہر سمت اندر اہتزاز ست ٭ در جنت بروی خلق باز است ٭
کشادہ از چشم نرگس چشم مخمور ٭ نگاہ بد ز روی او بود دور ٭ درخشان قطرۂ شبنم بریحان ٭
چو گوہر جلوہ گر در گوش خوبان ٭ بصد برگست لطف زعفران صاف ٭ کسی داند کہ دارد چشم انصاف ٭
چو دلہای شگفتہ یاسمن زار ٭ چو بختم سبزہ خوابیدہ بیدار ٭ بہ پیش ارغوان این گلستان ٭
چہ باشد رتبہ لعل بدخشان ٭ صفائی صبح دارد روی نسرین ٭ دل از کف میرباید بوی نسرین ٭
لب سوسن بہ ہست لطف بوستان را ٭ کز آب شکر تر دارد زبان را ٭ گل و ریحان در آغاز جوانی ٭
صبا را کار با عنبر فشانی ٭ عیان از مجمر گل بوی عود است ٭ لب بلبل تر از آب درود است
گلاب از چشم بلبل غنچہ تنگ کرد ٭ گل تسبیح بوی ورد آورد ٭ گذشت و رفت فصل برگریزی
صبا مصروف شد در عطر بیزی ٭ تعالی اللہ چہ فصل دلپسند ست ٭ صدای قلقل از مینا بلند ست ٭
دل از فصل بہار و خم بجوش ست ٭ بیا ساقی کہ وقت ناؤنوش ست ٭ بیا ساقی حلال اشکال گل ٭ بود جا تو در خمخانہ دل
بہار آمد کنون با ساز و سامان ٭ بیا ساقی بکن می در گریبان - بیا ای ساقی فرخندہ اختر ٭
بآب خشک کن آتش تر ٭ نگویم بادۂ توبہ شکن دہ ٭ شراب جنت الماوی بمن دہ ٭٭

جوان گردد ہمین فیضِ تو پیر ٭ بود خاکِ در تو رشکِ اکسیر ٭ تو آن داری شرابِ روح افزا ٭
کہ آن را محبت دارد تمنا ٭ وصفِ صبحِ روشن بنفسِ قولِ حضرت تعالیٰ و تقدس وَالصُّبْحِ اِذَا
تَنَفَّسَ الیسی تابَی ہوس ھی - دفعتہً صبح کا ستارہ بلند ہوا - اور مہرِ سپہرِ رسالت کی طلوعِ
باسعادت کا سامانِ دلپسند ہوا - سبحان اللہ وہ حضرت آمنہ کی واسطی بہت سی حجابِ نورِ رشکِ تجلی طور
اور اونکی پینی کو لیے کا سہبا ئی ملبو بالامالِ شرابِ طہور - اور ملائکِ مقربین - اور ارواحِ اصفیای
مرسلین کا حضورِ برکت معمور - اور تمام بہشتونکی آراستگی اور وہان یاقوتِ سرخ و مرواریدی کھای
جدید تعمیرِ قصورِ بقصور - اور عجائباتِ بغایات اور معجزاتِ بی نہایات کا ظہور و اوقات سرور - وہ رضوان
خازنِ بہشت کا مع حورونکی آنا - اور طلا و نقرہ کی ابریقین اور طشت اور پانی اور عطر اور
حریرِ سفیدِ بہشت عنبر سرشت سی لانا اور سہ جلوہ کنان ہوا علم سندس جنان - یاقوتِ سرخ
رنگ کی چوب اوسکی بیگمان - بالائی سقفِ کعبہ گڑا دہ فلک نشان ٭ پہونچا علم زمین سے
بس تا با آسمان ٭ پہرجا نوبہت نظر آئی زمین پر ٭ پر کھول کہو لکر اوتر آئی زمین پر ٭ یہ سامان
آسمان ماگیر - اور یہی جان جانگیر - سہ ہان صاحبو قریب ہے پیدایشِ جناب ٭ باہم پڑہو درود
نکلتا ھی آفتاب ٭ وہ پہول پہولتا ہی بہشتون کا انتخاب ٭ جسکی مہک سے بلغ دو عالم ہے
فیض یاب ٭ آیا زمانہ دینِ رسالت پناہ کا ٭ سکہ پڑیگا اشہد ان لا الٰہ اللہ کا ٭
ان سامانونکی بعد وہ کوکبِ سعد اوس ساعت مین جو از روئی تقویم و قول اہل تنجیم سہی اسعد ساعات
اور احسن اوقات تہی برج شرف سی طالع ہوا - اور اوسکی نور سی تمام جہان سمک سی سماک
تک اور خاک سی فلک الافلاک تک تری سی ثریا تک اور فرش سی عرش علا تک ساطع و لامع ہوا
ناگاہ عرش پاک سی اوترا خدا کا نور ٭ شمس الضحیٰ نی برج شرف سی کیا ظہور ٭
آواز دی یہ بڑہ کی ملائک نی سوی حور ٭ تعظیم کو اوٹھو کہ برآمد ہوی حضور ٭

ہر مرتبہ شناس کے رتبے بڑے ہوئے
تم بہی اوٹھو کہ حور و ملک اوٹھ کہڑے ہوئے

اور اوس آفتاب جہانتاب نے اس سہولت و آسانی سی طلوع فرمایا - کہ حضرت آمنہ کی استراحت
و خواب راحت مین مطلق خلل نہ آیا - جسوقت اس خواب سی جسکی خوبی بیان سی باہر ہے

بلکہ دیکھنا ایسی خواب کا امکان سی باہر ہی۔ مثل اپنی نصیب کے بیدار ہوئین۔ تب بدولت ابتعاد
سی اوس قرۃ باصرۂ اقبال۔ غرۂ ناصیہ اجلال کے جسکی ادنیٰ وصف مین بان قیل وقال لال
ہی۔ اور جسکا خیال خواب مین بہی محال ہی۔ خبردار ہوئین۔ دیکہا وہ فخر اولین وآخرین
سید المرسلین والنبیین علت تکوین عرش برین باعث تزئین فرش زمین ہی۔ اور جبین مبین زمین
پر جہکائی۔ اور دونو انگشت شہادت کو اوٹہای معروف کلمۂ توحید رب العالمین ہی۔ یعنی وہ جناب
محو سجدۂ خالق دوجہان ہی۔ اور درج دہان کلمۂ لا الہ الا اللہ سی در ریز وگوہر فشان
اوسوقت۔ زمین کا ایسا بول بالا ہوا۔ کہ اوسکا رتبہ والا عالم بالا سی دوبالا ہوا۔ جہتین غیر
منتبدلتین مین انقلاب تحت ہوا۔ تحت فوق اور فوق تحت ہوا۔ نہ پوچہو اوسوقت زمین کا
دماغ کہان تہا۔ جہان وہم کی بہی رسائی نہو۔ وہان تہا۔ حضیض کا یہ اوج ہوا کہ رفعت مین فرد
زوج۔ اور دریا اوسکی رتبہ کا موج در موج ہوا۔ اوس جوہر علوی نی جو عالم سفلی کو ممتاز
وسرافراز کیا۔ فرش نے عرش پر طرح طرح کا ناز کیا۔ اور خاک نی فلک الافلاک تک
دامن فخر دراز کیا۔ اور زمین نے باوصف فروتنی آسمان پر چشمک زنی کا آغاز کیا۔ ذرے
اسقدر تابان ودرخشان ہوئی کہ چمک چمک کے ستاروںسی دست وگریبان ہوئی۔ جہان اوس
کثیر الاسعاد سی فرحت آباد ہوا۔ اور تمام عالم ایجاد حد سی زیادہ خرم وشاد ہوا۔ گردش آسمان سے
کیفیت رقص ہویدا ہوئی۔ اور شفق سی اوسکی سرخی لباس ہویدا ہوئی۔ صبح سی حال اوسکی
انبساط طبع کا آشکار ہوا۔ اور ستاروںسی اوسکا خندۂ دندان نما نمودار ہوا۔ اس مژدۂ
فرحت آثار رشک بہار سے باغ باغ باغ اور ہر درخت نہال ہوا۔ اور لالہ کو داغ سی فراغ اور
سراپا لال ہوا۔ خوشی سے پہول پہولی نسماتی تھی۔ غنچے نہایت شگفتگی سی کہلکہلاتے تھے
سنبل ونرگس کی طبیعت ایسی طرف شادمانی کی مائل ہوئی کہ اوسکی پریشانی اور اوسکی
حیرانی بالکل زائل ہوئی۔ گلبانگ مسرت کا یہ غلغلہ آشکار ہوا کہ سبزۂ خوابیدہ بیدار ہوا۔
زمزمۂ نشاط کا گلزار مین ایسا روز بازار ہوا۔ کہ ہزار نالہ زار سی بیزار ہوا۔ ہزار جان سے
نغمہ سنج وترانہ گزار ہوا۔ ہر طبیعت سست چست ہوی۔ یہانتک کہ نرگس بیمار تندرست ہوے
قمری نی دور قمری فراموش کیا۔ اور فاختہ نی مطلوب دلی پاکر صدائی کوکو سی لب خاموش کیا

بلبل گویا دولب تہی کہ ترانۂ فرحت سی لبالب تھی - دامن صحرا سرور سی معمور ہوا - دریا مین
جوش سرور کا شور ہوا ہر مچھلی اوچھلی - نہنگ کو اُمنگ آئی - اور طہر کو موج ہوئی - حباب
مین ہوای طرب سمائی - بھلا جو مولودِ مسعود آباءِ علوی و امّہات سفلی بلکہ ساری خدائیکے
علت غائی ہو - اوسکی ولادت سراسر سعادت کی مسرت و انبساط و فرحت و نشاط کی کب تقریر
و تحریر مین سمائی ہو - اور کسی شخص سی اوسکی بیان ممکن کیا سخن آرائی و طبع آزمائی ہو پس ایک
کیفیت سرور ساری خدائی مین ساری تہی - اور یہ نوید مسرت جاوید لبوں پر جاری تھی ؎
خاتم پیغمبران پیدا ہوئی ٭ افتخار انس و جان پیدا ہوئے ٭ وہ ہوئی پیدا کہ جنکی واسطی ٭
سب زمین و آسمان پیدا ہوئے ٭ جنکی آنیکی خبر ہوتی نی دی ٭ وہ نبی باعز و شان پیدا ہوئی ٭ تھی لب
عیسیٰ پہ تہی جنکی بات کی ٭ وہ لب گوہر فشان پیدا ہوئی ٭ اولین و آخرین کی پیشوا ٭ مقتدای
مرسلان پیدا ہوئی ٭ کیون نہو افلاک پر نازان زمین ٭ مرجع قدوسیان پیدا ہوئی ٭
ہی محمدؐ اور احمد جنکا نام ٭ وہ شفیع عاصیان پیدا ہوئے ٭ امت آخر زمان کی واسطے ٭ موجب امن و امان
اہل ایمان ہن ہم گرم نوید ٭ قاسم خلد و جنان پیدا ہوئے ٭ پس حضرت رسول خدا
کو آب انہار بہشت سے غسل دیا - اور پانی کی آبرو بڑہائی - اور عطر ہائی فردوس سے
معطر کیا - اور عطر کی خوشبو بڑہائی - اور مہر نبوت پشت مبارک پر لگا کر خاتم کا نقش
مراد کرسی نشین کیا - اور ملک افتخار اوسکی زیر نگین کیا - اور جسم شریف حریر سفید
سبز بہشت مین لپیٹ کر لباس کو خلعت فاخرہ سے مفتخر کیا سراسر تزئین و آرائش اور ہزار تحسین و آفرین کیا
اور دیدار پر برکت آثار سی تمام روحانیونکی روح کو تازہ کیا - اور جملہ ملائکہ سموات نی خدمت با
سعادت مین حاضر ہو کر صدای سلام سے جہانکو پر آوازہ کیا - بعض کتابون سی ثابت ہے
کہ جب حضرت رسول خدا متولد ہوئے - تو ملائکہ حضرت کو عرش معلی پر لیگئی - اور بعد تین روز
حضرت آمنہ کو دیگئی ؎ فرماتی ہین والدہ سید ہدیٰ ٭ مجکو پس ایک ہاتف غیبی نی دی صدا
پیدا ہوا ہے منتہی عالم کا مقتدا ٭ سر خدا حبیب خدا حجت خدا ٭
یہ حجت خدا ہی پناہ خدا مین دو ٭
فرزند کو حمایت رب علا مین دو ٭
نکلا میری کی دہن سی پس ایک نور ٭ پھیلی وہ روشنی صفت روشنی طور

دیکھی بس اہل شام نے بصری کی سب قصور
چمکی قصورِ سرخ یمن کے بلا قصور

کس کس جگہہ تجلیِ قدرت عیان ہوئی
فارس کی بھی سفید عمارت عیان ہوئی

منقول ہی کہ شبِ ولادت باسعادت مین ایک نور جانبِ حجاز سی ساطع ہوکر تمام عالم مین منتشر ہوا اور سارا جہان اوسکی پرتو سے منور ہوا۔ اور مطابق بعض روایات کے وہ مقامات جنمین موقف علمِ عالم السر والخفیات رایاتِ نصرت آیاتِ دین سرور کائنات شفقہ کشا ہونیوالے تھے پرتو سی اوس نور کے تابان و درخشان ہوے۔ اور جو علم جناب باری تعہ مین اس دولت عظیم سے محروم تھی ۰ اوس نور سی بھی قرین حرمان ہوئے۔ خصوصاً مکہ معظمہ مین ایسی روشنی ہوئی کہ سب لوگ اپنے اپنے امکانو نپر کھڑی ہوکر عجائب قدرت الٰہی کے نگران تھے اور سبب روشنی کی دریافت نہونسی حیران تھے بہت رایات کفر اس شب مین نگوس ہوے۔ اور آیاتِ شرک معکوس ہوئے۔ خاتم الانبیا کا نام نامی اور اسم سامی ہر دیر و صومعہ کے محراب پر مرقوم ہوا۔ اور صبح تک باقی رہا۔ کہ تمام راہبون اور دیرنشینون کو معلوم ہوا۔ جاناکہ پیغمبر موعود زینت بخش عالم وجود ہوئے۔ اور کون و مکان اس سعادت سے مسعود ہوئی۔ اور تمام جہان کی بت سرنگون ہوئے۔ اور سب بادشاہونکی تخت مقلوب ہوئی۔ اور اوس شب مین یہ امور بھی ظہور مین آئے۔ ۵ نہر رودِ سماوہ خشکی دریاچہ ساوہ ٭ خمود نار آتش خانہ کسریٰ غرفہ کسریٰ ٭ یعنی رودِ سماوہ کہ برسون سی خشک تھی جاری ہوی۔ اور دریاچہ ساوہ کہ پرستش گاہِ یہود تھا اوسپر خشکی طاری ہوی۔ آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سی اور موافق ایک قول کی پانچ ہزار برس سی گرم تھا ایسا سرد ہوا۔ کہ دل آتش پرستونکا برد ہوا۔ اور محل کسریٰ کا جسکی تعمیر مین نہایت استحکام کام فرمایا تھا لرزان ہوا۔ اور چودہ کنگری اوسکے گر گئی اور درمیان سی زمین تک دو نیم ہوا کہ اثر شکستگی کا نمایان ہوا۔ اور وہ قصر جو کسریٰ نی کنارِ دجلہ پر تعمیر کیا تھا ایسا خراب ہوا کہ مجرائی آب ہوا۔ اس شب مین مسجد الحرام کی بت اصنام سی رُفتہ و شکستہ ہوئے۔ اور زنجیر جو بڑی بت کے گلے مین پڑی تھی شکستہ ہوئی اور قندیل جو بتون کی پاس روشن تھی خاموش ہوی۔ اور جماعتِ اہل مکہ صبح کو یہ حال دیکھکر مبہوت و مدہوش ہوئی۔ ناگاہ شیطان ایک راہب کی صورت مین آیا۔ اور اونکو مشوش

پاکر اسطرح بہکایا - کہ ای اہلِ مکہ یہ امر محلِ تشویش کیا ہی - جنات نے ان بتون کو گرادیا ہی - جلد انکو اندر رکھدو - کہ جن قابو نپائین - اور پھر ایسی صورت عمل مین نہ لائین - مت کون نے اوسکے کھنے پر عمل کیا - اور بتون کو اندر رکھدیا - اوسی شب مین علم کہانت کو بالکل زوال ہوا - اور علم سحر کو اضمحلال ہوا - ایک ہاتف کی صدائے دلپسند بلند ہوئی - اور قوت سامعہ سننے سے اس آیہ کے بہرہ مند ہوئی - جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ اور پردہ غیب سے ایک پردہ دیبائی سفید کا کعبہ شریفہ کی دیوار پر برکت آثار پر آویزان ہوا جو نہایت خوب اور خوش اسلوب تھا - اور اوسپر خط سیاہ مین مکتوب تھا - یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ جس شخص نے یہ پردہ دیکھا متعجب و حیران ہوا اور چالیس دن تک یہ پردہ خانہ خدا پر آویزان رہا - ایک شخص اوس پردہ شریف پر دست بے ادبی دراز کیا اس سبب سے وہ پردہ غائب ہوا - اگر وہ پردہ اوس شخص کی بے ادبی سے سالم رہتا - قیامت تک قایم رہتا - اور ساعت ولادت باسعادت مین چار رکن مین سے منفصل ہوئے - اور حجرہ مقدسہ کی طرف سجدہ مین مشتغل ہو گئے - اور ہر کوہ با شکوہ خورسند اور خوشی سے بہرہ مند ہوا - اور ہر ایک سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا آوازہ بلند ہوا اور

پہونچا سوئے بہشت یہ فرمانِ کردگار
جہک کر سجودِ شکر کرین شاخ میوہ دار
ایک رات کی دولہن کیطرح اکو سنوار
پہولی ہر ایک چمن مین نئی رنگ کی بہار
غلمان اپنے زیب زین سکے دامن دراز کر
پیدا ہوا حبیب خدا فخر و ناز کر

جسدم سنی ولادتِ پیغمبرِ زمان
مستانہ جہومنے لگین پہولونکی ڈالیان
اکبار کہلکہلائی ہنسا گلشن جنان
طوبیٰ لَكَ کی دہوم ہوئی ہر طرف عیان
سب بلبلین چہک گئین گل مسکرا دیے
غنچون نے شادیانہ شادی بجا دیے

حورون سمیت سج گئے سب یار قصر
یاقوت سرخ رنگ کے ستر ہزار قصر
پیدا ہوئے کچہ اور جواہر نگار قصر
ستر ہزار موتیونکے آبدار قصر

جاری ہین فیض شاہ ولایت بہشت مین
اسکے ہین نام قصر ولادت بہشت مین

طہوسہ ایک ماہی ذی قدر و نامور
تا ہفت الف گنتی و مین ہین اسکی قدر

سب مچھلیون مین جسکی ہی خلقت عظیم تر
ستر ہزار گائی چلین راہ پشت پر

دنیا سی قدر وسیع ہر ایک گاؤ نیک کے
ہین سینگ سات سات ہزار ایک ایک کے

پائی ولادت شہ مرسل کی جب خبر
شادی سی جنبش و حرکت کی ادہر ادہر

وہ ماہی کلان ہوی بشاش اسقدر
صبر و قرار اوسکو دیتا خدا اگر

ثابت نہ ایک ورق کوئی پاتا زمین کا
دفتر اولٹ پلٹ نظر آتا زمین کا

ارض و سما مین پھیل گئی شان ذوالجلال
آدم کی روح کو جو سنایا خوشی کا حال

ستر عمود نور ہوی نصب بے مثال
ستر ہزار ضعف زیادہ ہوا جمال

بدلا مزا زبان کی لذت بدل گئی
تلخی موت اونکی دہن سی نکل گئی

چالیس دن تمام شیاطین خود پسند
پہونچی طرح طرح کی عزازیل پر گزند

زنجیرون مین اسیر رہی اور قلعہ بند
جو سب کا بادشاہ ہی اور سب مین سربلند

چالیس روز پست سر اوج کین رہا
پانی مین غرق تخت شقی لعین رہا

ابر سفید جس سی اوترا قضائی کار
فرماتی ہین یہ آمنہ آسمان وقار

اوس ابر نی پہر کو کیا زینت کنار
سنتی تہی مین زبانی ہاتف یہ بار بار

دکہلا اسے خلق خدا پادشاہ کو
چارون طرف پہرا اور رسالت پناہ کو

سطح زمین و مغرب و مشرق مع بحار
استادہ و نشستہ ہر قریۂ و دیار
جنگل پہاڑ و دشت شجر شاخ برگ بر
ان سب مین انکی صفوت و صوت رہو آشکار

چرچا رہے ظہور رسول انام کا
سکہ پڑے جناب محمدؐ کے نام کا

وہ ابر ہٹ گیا تو یہ آیا مجھے نظر
لیٹا ہوا ہے فرش حریر بہشت پر
بس ایک سفید کپڑی مین لپٹا ہی وہ بشر
پرتو فگن ہے جلوۂ قدرت ادہر ادہر

مٹھی ہے بند شافع روز شمار کی
ہین تین کنجیان گہر آبدار کی

دیکھی عجائبات تو مجکو ہوا عجب
سرتاج انبیا ہی محمدؐ حبیب رب
فورًا سنا کسی کی زبانی یہ غیب سے
قبضہ مین آئی نصرت و فوز و نبوت اب

پیدا کش اسکی ذات سے ارض و سما کی ہے
کنجی ہر ایک خزانۂ سر خدا کی ہے

پھر ایک اور ابر ہوا گھر مین جلوہ گر
آواز دی منادی دہا ہاتف نے یکدگر
ادہمین بہی مثل مہر سمایا میر ابر
یہ ہی محمد عربی سید البشر

پیدا خدا کی شان ہے بندہ کی شان مین
ایسا کوئی ہوا ہے نہ ہوگا جہان مین

ہان جلد سیر مشرق و مغرب سے رو ادکھاو
سوئی طیور جاؤ درندون کی سمت جاؤ
انسان و جان و عالم ارواح مین پھراؤ
دنیا کی پادشاہ کا ہر جا عمل بٹھاؤ

جو کچھ کہ دیکھا ہے اسی ذوالجلال دو
آدمؑ سے تا مسیح سبھون کی کمال دو

جسدم ہوا شگفتہ وہ ابر شوخ و شنگ
پیچیدہ ہاتھ مین ہی حریر سفید رنگ
بیٹھا عمل تمام زمین آسمان مین
دیکھا پسر کا حال ہوئی میر عقل دنگ
مینی سنا کسی کی صدا دی یہ بے درنگ
قبضہ کیا حضور نے ساری جہان مین

معارج النبوۃ جو ایک کتاب مشہور ہی - اوسمین یہ نقل مسطور ہی - کہ صفیہ بنت عبد المطلب جو
نہایت عاقلہ و قابلہ تھی فرماتی ہی کہ حضرت کی شب ولادت مین مین بجائی قابلہ تھی - وقت
ولادت ایک نور واضح و لائح ہوا - جو نور چراغ پر راج ہوا - اور اوس شب مین چھہ علامتین سراسر
کرامتین مینی مشاہدہ کین - ایک تو یہ کہ جسوقت حضرت زمین پر آئے فی الفور سجدہ بجالائی -
دوسرا یہ کہ حضرت نے سر اوٹہایا اور زبان فصیح اور عبارت صریح سی فرمایا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ - تیسرا یہ کہ اوس نور کی نور نے سارا گھر منور ہوا - چوتھی یہ کہ جسوقت مینی چاہا کہ
حضرت کو نہلاؤن - اور لوازم غسل بجالاؤن - ایک ہاتف نے آواز دی کہ ای صفیہ اس مولود کو غسل کی حاجت کیا ہے
اسلئے کہ ہمنی اوسکو شستہ و پاکیزہ پیدا کیا ہی - پانچوین یہ کہ وہ حقتعالی کی رسول برگزیدہ
جہان کے مردمک دیدہ - ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوئے - چھٹی یہ کہ جسوقت مینے
حضرت کو پارچہ مین لپیٹنا چاہا تو پشت مبارک پر درمیان دو دوش شریف کی مہر نبوت کو دیکھا -
اوسمین لکہا تہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارباب
اشارت نی جنکو رہنمائی سی فکر صائب اور ذہن ثاقب کے نکات و کنایات کی کوچے تک آئے
ہین - چھہ لطیفے ان چھہ علامتونمین بیان فرمائی ہین - پہلا لطیفہ یہ ہی کہ جسوقت
حضرت نے سر مبارک سجدہ مین جہکایا - تو ایک کلام مخفی سی تکلم فرمایا - صفیہ کہتی ہین کہ
مینی حضرت کے دہان جواہر کے کان پر کان رکھا - کہ دریافت کرون کہ حضرت نی کیا کہا -
سنا مینی کہ حضرت اپنی امت کا غم کہاتے ہین - اور اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرماتی ہین - اسمین یہ نکتہ
ہی کہ جب اِس عالی ہمت نے امت والا نعمت کو رضیع ہونیکی وقت فراموش نکیا - تو امید
قوی ہے کہ شفیع ہونیکی وقت بہی فراموش نفرمائینگی - بلکہ حشر کا ہر ایک مرحلہ مشکلہ
اپنے شفاعت کاملہ سی طے کرائینگے ؎ نہ بہولا وہ ہمین وقت رضاعت * بھلا بہولین گے
ہنگام شفاعت * دوسرا لطیفہ حضرت نی زبان فصیح سی فرمایا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ - بزرگون نی لکہا ہے کہ شہادت حضرت کی حضرت عیسی کی
شہادت سی جو مہد مین واسطی اپنی مادر بزرگوار کی پاکدامنی کی دی تھی اعلی و افضل ہی - اسلیے
کہ حقتعالی کی ذات شرک سی پاک ہونیکی گواہی عفت مادر کی گواہی سے اعلی ہے ؎

گواہی مہد مین عیسئے دی مادر کی عفت کی ٭ تولد ہوتے ہی احمدؐ نی دی خالق کی وحدت کی ٭

تیسرا لطیفہ - اوس شب مین حضرت کا نور کرامت ظہور چراغ کی نور پر غالب آیا اور اسکو کالمعدوم ٹھہرایا گویا نار جہنم پر جو ای اور نسبت غار کی آتش دوزخ کا وجود معدوم برابر قرار پایا کیا عجب ہے ٭ شمع کے شعلہ پر نور پاک غالب آئی ٭ نور ایمان نار پر ہو غالب کیا عجب ٭ چوتھا لطیفہ حضرت آب جنت سے غسل دی ہوی دنیا مین تشریف لائی - اگر امت بھی آب رحمت سے غسل پاکر دنیا سی جاوے کرم خداوندی سی کیا عجب ہے ؎ آب جنت سے ہوئے مغسول حضرت آتی وقت ٭ آب رحمت سے نہ ہو کیون غسل امت جاتی وقت ٭ پانچوان لطیفہ حضرت دنیا مین مختون و مسرور تشریف لائے - اگر حضرت کی امت دنیا سی مغفور و مسرور جاوے کیا عجب ہے ٭ ؎ نبی پیدا ہو جب مختون و مسرور ٭ پھر امت کیون نہو مغفور و مسرور ٭ چھٹا لطیفہ حضرت کے پشت مبارک مہر نبوت سی مختوم تہی - اوسپر توحید الٰہی مرقوم تہی - ہر چند کافرون قریش کی مشرکون اور جہودون نے جد و جہد کی - اور مکر و فریب سے اوسکا محو کرنا چاہا - مگر ہرگز محو نکر سکے - اور کسی طور پر اس خار زار مین قدم نہ دہر سکی - اسیطرح حضرت کی امت کے دلون کو حقتعالے نے اپنی مہر محبت کی خاتم سی مختوم فرمایا ہے - اور اونکی شان مین آیہ اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان آیا ہے - اگر شیطان لعین سی محو پر اوسکی نہ قادر ہو - اور ہمیشہ اونکی مقابلہ مین خائب و خاسر ہو کرم الٰہی سی کیا عجب ہے ؎ خاتم الانبیا کی پشت شریف ٭ مہر پیغمبری سی ہو مختوم ٭ خط سی اللہ کی بھلا ایمان دل پہ امت کی کیون نہ ہو مرقوم ٭ الغرض جو کرامات ظاہرہ اور معجزات باہرہ شب ولادت ظہور مین آئے کسیکی کیا مجال ہی کہ تفصیل و تشریح اونکی معرض تحریر و تقریر مین لائے - المختصر اوس شب نے بطرز رسم تہنیت مین جواہر زواہر انجم نثار کیئے - اور رخصت ہوئی - بعد اوسکی آغاز روز مسرت اندوز کی نوبت ہوئی - اوس روز طلوع کرتے وقت آفتاب عالمتاب پر اس آنتاب کی چہرہ انور کے مقابل ایک عجب حالت خوف و خجالت طاری تہی - اور اوسکو سرخ و زرد دیکہکر مثل سائرہ ساری الخمرۃ للخجل والصفرۃ للوجل - زبانون پر جاری تہی - روز روشن کی عفو مین حضرت کی پیشانی نورانی کے پرتو سی اسقدر نور کا وفور ہوا - کہ ایک عالم نور علی نور ہوا - سبحان اللہ ایسا دلکش و دلکشا و دلفریب و دلاویز و دلفروز روز تہا - کہ روز نوروز سی ہزار درجہ غمزدا و فرح فزا ملال انداز نشاط اندوز تہا - نوروز کو برج حمل مین آفتاب کی تحویل ہوتی ہی - اور اس سبب سے

ایک روز و شب کی تعدیل ہوتی ہے - اور چند روز کی لیے موسم دنیا کی طرف تازگی و شادابی
کے تبدیل ہوتی ہے - اُس روز اوس نیّرِ عالم آرائی برجِ حمل سی طلوع فرمایا جس سی تا روزِ شمار
عدالت کا روز بازار رہا - اور زمین کا گلزارِ بیخار گلشنِ ہمیشہ بہار رہا - اوس روزِ دل افروز کی
عجب شان تہی - جیسے ایک عید صدقی دوسری قربان بہتی سو تعالی اللہ زہی روزِ دل افروز ٭
نشاط افزا افزون از روزِ نوروز ٭ چہ روزی دلفروزی دلکشائی ٭ چہ روزی دلفریبی دلربائی ٭
چہ روزی دلکشی فرحت فزائی ٭ چہ روزی خوشنمائی غم زدائی ٭ زروی خیر مہیای فراوان ٭ بران قربان را
عیدِ قربان ٭ نشاطی کاندرین روز سعید است ٭ روزِ عید کسبان بعید است ٭ اوس روزِ دلفروز نے بہی اس خوشی مین جہانکو نورِ الخلقت
آراستہ کیا - اور یک بیک عالمِ سیرِ آفتاب کے اوس مژدہ بہجت ثمرہ کے جہانمین پہنچانیکی لیے مشرق
سی مغرب کا راستہ لیا - تمام جہان اس نوید سراسر امید سی پر آوازہ ہوا - اور ہر ایک اس بشارت سی سراپا
مسرت سی قرینِ نشاطِ تازہ و انبساطِ بے اندازہ ہوا - عرش و فرش - جن و ملک - زمین و فلک
سماک و سمک - لیل و نہار - جبال و بحار - اشجار و احجار - زمان و مکان - انسان و حیوان - حضیض و
اوج - گرداب و موج - سفید و سیاہ - ماہی و ماہ - سیار و ثابت - ناطق و صامت - شمس و اختر - خشک و
تر - سرد و گرم - سخت و نرم - نفوس و عقول - فروع و اصول - ظلمت و نور - غلمان و حور - سلسبیل و کوثر - معقولات عشر
عرض و جوہر - صدف و گوہر - نار و ہوا - ثریا و ثریٰ - تمام موجودات اس ترانہ سے ہر دم مترنم تہی - اور اس کلام فرحت التیام
سی متکلم تہی ٭ آج ہو گیا جناب احمد مختار کا ٭ خار زارِ دہر مین عالم ہوا گلزار کا ٭ کسقدر ظاہر ہوے ہین معجزات بیباک
منکرون کو حوصلہ باقی نہین انکار کا ٭ ختم نکر دی کیون درفشِ گاویانی کو علم ٭ نقش صد در صد جو ہوا اوسکی علم بردار کا
منہدم ہو طاقِ کسری کی نکیونکر کنگری ٭ جلوہ ہو جب منزل کو نئے معمار کا ٭ نہی میخواری کری جبدم وہ محبوبِ خدا
سیل می کیون ہو نہ مادم خانہ خمار کا ٭ ابر کو نسبت بہلا کیا اوسکی دستِ جود سی ٭ اونگلیون مین جب ہو عالم
ابرِ دریا بار کا ٭ مالکِ باغِ جنان وہ گل ہو اسیر بنی لیل ٭ حکمِ محکم کی برابر دو نا اشجار کا ٭ کیا اگر
منکر ہوا کوئی سفیہ سنگدل ٭ دال ہی اوسکی نبوت پر کلام احجار کا ٭ ہمراہ ہمیشہ رہتی جبرئیل ہمرکاب
٭ جب ہوا راکب براقِ آسمان رفتار کا ٭ اوس روز تمام پادشاہون کی زبان مقال لال
ہی - کسی کو گفتگو کی تاب نہ قیل و قال کی مجال تہی - پہر جب وہ سرورِ نامی ہوی - تو یمن
بہی اور وسنی سامی و گرامی ہوی - یعنی وہ جناب اسطرح نشو و نما کے سن مین بڑہتی بہی

کہ جس قدر اور بچے ایک مہینہ مین بڑہتی حضرت اوس قدر ایک دن مین بڑہتی تہی ○ حسن روز افزون

نگرکان خسرو زرین کلاہ بدی ہلالی بود دلیش ○ بدر امروز آفتاب مطالع

ایک روایت کی جب حضرت کے عمر شریف سے دو مہینے گذری۔ تو حضرت کی والد بزرگوار نے انتقال فرمایا۔ غم
یتیمی چہرہ انور پر چہایا۔ اور موافق ایک قول کی جب چار مہینہ منقضی ہوئی تو حضرت کی والدہ ماجدہ نے
بہی وفات پائی۔ مصیبت مادری سر پر آئی۔ مگر چونکہ وہ جناب بحر رسالتمآب کا ایک در شاہوار اور
دریای جلالت کا ایک آبدار گوہر بہا۔ اسلئی یتیم ہونا حضرت کا عیب نہین بلکہ عمدہ جوہر تہا ○

چون در اگر یتیم شد بیش بود بہای او ○ زانکہ خرد فزون نہد در یتیم را بہا ○

وفات مادر کی
مصیبت سراسر صعوبت مین حضرت نے تین دن تک کوئی چیز نکہائی۔ اور گریہ و زاری سے ایک لمحہ [illegible]
نپائی۔ اسوجہ سے جناب عبد المطلب حضرت کی جد بزرگوار کمال بیتاب و بیقرار ہوئے۔ اور بنا در نہایت [illegible]
اضطراب و اضطرار ہوی۔ اور عاتکہ و صفیہ اپنی بیٹیون کو بلایا۔ اور فرمایا کہ اس میری فرزند کو جیسا [illegible]
دایہ تلاش کر کر بلوا دیت عاتکہ نے حضرت کو شہد کہلایا۔ اور بنی ہاشم کی تمام شیر دار عورتون کو
بلایا۔ کہ شاید کسیکی پستان کی طرف رغبت فرمائین۔ اور بیقراری اور بیتابی سے تسکین پائین یہانتک
کہ حضرت عبد المطلب کے گہر بزرگان قریش کی چار سو ساٹھ عورتین آئین۔ اور اس کام مین بہت
اہتمام بجا لائین۔ مگر حضرت نے کسی کا دودہ قبول نفرمایا۔ اور اضطراب و اضطرار سے آرام نپایا
یہ حال دیکھکر حضرت عبد المطلب غمگین دولت سرا سے باہر آئی۔ اور طرف خانہ خدا کی التجا لائے
ناگاہ ایک مرد پیر کہ عقیل بن ابی وقاص اوسکا نام تہا اونکی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور چہرہ انور
پر آثار حزن و ملال مشاہدہ کرکے سبب کا مستفسر ہوا۔ حضرت عبد المطلب نے تمام سرگذشت سنائی
اور تشویش و تردد کی وجہہ بیان فرمائی۔ عقیل نے حلیمہ دختر عبد اللہ بن حارث کی
تعریف کرکے کہا کہ وہ قریش مین میری نزدیک عقل و فصاحت و شرافت و صباحت مین نظیر [illegible]
اور انہون صاحب شیر ہے۔ حضرت عبد المطلب نے اوسیوقت اپنی غلام شمردل نام کو عبد اللہ بن حارث
عدوی کی بلانی کیواسطی طرف قبیلہ بنی سعد بن بکر کی جو چہہ فرسنخ مکہ سے رہتی تہے ایک ناقہ سرخ [illegible]
شمردل اوسکو ہمراہ لیکر تہوڑی عرصہ مین واپس آیا۔ جسوقت یہان پہونچی حضرت عبد المطلب کے
کی پاس اکابر قریش حاضر تہی۔ حضرت عبد المطلب نے دیکہتے ہی عبد اللہ کا استقبال کیا

اور بغل گیر ہوکر اوس کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی برابر بٹھا لیا - اور کہا ای
عبد اللہ تجکو مینی اسلیئے بلایا ھی - کہ محمد جو میرا فرزند زادہ اور میری نزدیک فرزندوں سے
زیادہ ھی - اوسکی مان نے انتقال کیا ہی - اور وہ فراق مادر مین گریہ و اضطراب کرتا ھی - اور تمام
عورتونکے دودہ سے احتراز و اجتناب کرتا ہی - اور مینی سنا ہی کہ تیری بیٹی بہی شیر دار ھی
اگر مصلحت ہو تو جا - اور اوسکو لی آ - اگر محمد نی اوسکی دودہ کی طرف رغبت کی تو اسقدر مال
دونگا کہ تجکو اور تیرے قبیلہ کو تونگر کر دونگا - سننی سے اس مبارک خوشخبری کے
عبد اللہ شادمان ہوا - اور طرف اپنی قبیلہ کی روان ہوا - اور حلیمہ کو یہ بشارت سنائی
تب حلیمہ نہا کر اور لباس فاخرہ پہنکر - اور طرح طرح کی خوشبوؤنسے آپکو معطر کر کر ساتہ
اپنی باپ عبد اللہ اور بکر بن سعد اپنی شوہر کے حضرت عبد المطلب کی پاس آئی - حضرت عبد المطلب نے
حلیمہ کو عاتکہ کی گہر لا کر حضرت کو اوسکی گود مین دیا - اور پستان راست کی خشک ہونیکی وجہ
سے حضرتکو پستان چپ سے دودہ دینی کا قصد کیا - حضرت نی اوس سے کراہت کی - اور پستان
راست کیطرف رغبت کی - غرض حلیمہ خشک ہونیکی سبب سے پیش کرنیمین پستان راست کے مضایقہ
اور دینی مین پستان چپ کی مبالغہ کرتی تہی - اور اس خیال سے ڈرتی تھی - کہ اگر حضرت پستان
راست مین دودہ نپاوینگی تو پستان چپ کیطرف بہی میل نفرماوینگی - اور حضرت پستان
راست کیطرف راغب تہی - اور لینی مین اوسکی مضطرب بیقرار ہوکے ہے - ناچار آخر کار حضرت کا بائین
پستان سے انکار - اور دینی پر اصرار دیکہکر حلیمہ نے کہا ای فرزند تو یہی پستان لو - تو حقیقت
حال کہ اسمین مطلق دودہ نہین تجکو معلوم ہو - جب ہی حضرت نے دہنی پستان کو مونہہ مین لیا
اور اوس سے دودہ پینا شروع کیا - برکت سے دہان میمنت نشان کے اوس پستان سے اسقدر
دودہ جاری ہوا - کہ دونو باچہونسے بہنی لگا - حلیمہ متعجب ہوئی اور کہا کہ ای فرزند تیرا حال بہت
عجیب ہے - اور تیری شان سے نہایت عجیب ہے - قسم ہے خداوند آسمانکی کہ بارہ بچون کو مینی پستان
چپ سے دودہ دیا ھی - اور اوسمین سے کسی نی دودہ کا ایک قطرہ بہی پستان راست سے نہین پیا تہا
اب یہ برکت تمہاری ہی - کہ اوس سے بہی شیر جاری ہے - پس حضرت عبد المطلب نہایت خرم و شاد
ہوئے - اور قید زر دینی آزاد ہوئے - اور حلیمہ سے فرمایا کہ اگر تو یہان رہی - تو تیری واسطے

ایک قصرِ عالی خالی کر دون - اور انعام و اکرام سی خوشنود - اور مال و منال سی مالا مال
کردون - اور جب معلوم ہوا کہ حلیمہ کو اہل و عیال کی جدائی گوارا نہین - اور یہان رہنی کا یارا نہین
اور حضرت کو بدون اُسکی چارہ نہین - فرمایا کہ ای حلیمہ دو شرط پر اس نور نظر لخت جگر کو تیری
سپرد کرتا ہون - پہلی شرط یہ ہی کہ اس دُرِّ یتیم کی تعظیم و تکریم مین کوئی دقیقہ تجہسی باقی نہ رہجانے
اور اوسکی حراست و حفاظت مین تو لوازم احتیاط عمل مین لائے - حلیمہ نے جواب دیا کہ جس وقت
سے اس مہر سپہر جلال کی جمال باکمال سی میری آنکہہ نور آگین ہے - اِنکی زلال محبت سی ساغر
دل ایسا لبریز ہی کہ آپکے سفارش کی مطلق حاجت نہین ہے - پہر حضرت عبد المطلب نے
فرمایا کہ دوسری شرط یہ ہی - کہ تو اس فرزند دلبند کو ہر جمعہ کی دن یہان لاکر میرے گہر کو اسکی
پیشانی نورانی سے روشن کری - اور رخسار رشک بہار سی رشک گلشن کرے - اسلئے کہ اوسکا فراق
دل مشتاق پر نہایت شاق ہی - اور ایک ہفتہ سی زیادہ اوسکی مفارقت میری حق مین تکلیف مالا یطاق ہے
اس شرط کو حلیمہ نے بدل و جان مان لیا - اور حضرت کی دایہ ہونیکا عز و شرف حاصل کیا - اور
حضرت کو لیکر گہر آئی - اور اپنی گہر کی زیب و زینت - اور اپنی قوم و قبیلہ کی آبرو اور عزت بڑہائی
پس حضرت سی امور عجیبہ و غریبہ حلیمہ پر ہمیشہ آشکار ہوتے تہی - اور حضرت کی معجزات اُسپر روز بروز
نمودار ہوتی تہے - ایکروز حلیمہ کو معلوم ہوا کہ وہ سید مفاخر و مناقب - سیر صحرا کیطرف مائل و راغب
ہین - پس حضرت کو عمدہ لباس پہنایا - اور حضرت کی حفاظت و نصرت کیلئے اپنی بیٹون کو بہت تاکید کے
اور خوب سمجہایا - جسوقت سید انبیا رونق بخش صحرا ہوئے - تو حضرت کی نور جمال سی کوہ و دشت ایسے
روشن ہوئی کہ غیرت طور اور رشک وادی ایمن ہوئی - اور جس سنگ و کلوخ پر حضرت گذر
فرماتے تہے - سب حضرت کو تسلیما بجا لاتی تہی - اور حقتعالی کی توحید کا اقرار کرتی تہے - اور حضرت
کی رسالت کا مژدہ سناتی تہی - یعنی اون سب سے یہ آواز دلنواز آتی تہی - اور دلونکی کلیان کہلاتی تہی السلام
علیک یا احمد السلام علیک یا حامد السلام علیک یا محمود السلام
علیک یا صاحب العقل العدل لا اله الا الله محمد رسول الله
جو شخص آپ پر ایمان لائی اور آپ کی رسالت کا اقرار کرے - اور
پیروی اختیار کرے ہی رستگار ہی - اور مستحق دار القرار جنّاتِ عدن تجری من تحتہا
الانہار ہے - اور جو کوئی آپکو رسول برحق نجانی - اور جو کچہ آپ پروردگار کی پاس سے

سے لائین گے اوسمین سے ایک حرف کو بھی ہم نہ سزاوار نار دار البوار کی حضرت نے اون کا جواب ارشاد فرماتی ہی۔ اور
چلی جاتی تھے۔ اور یہ روایت مطول ہی۔ اور بہت معجزات پر مشتمل ہے۔ الغرض وہ ہمای ہمایون فال
اوج اجلال ایک سال + + بنی سعد مین سایہ گستر سعادت واقبال ہوا۔ اور قدوم میمنت لزوم
کی برکت سے تمام قبیلہ خصوصاً حلیمہ کا گھر دولت ونعمت سے مالامال ہوا۔ اور بہت سے کرامات و
معجزات جو حضرت سے اس مدت مین جلوہ آرای ظہور ہوئی اس رسالہ مین اختصار کرکے لحاظ سے نہ مذکور
ہوئی۔ پھر حلیمہ نے حضرت کو ساتھہ لیکر روی توجہ مکہ معظمہ کی طرف کیا۔ اور اوس شمس الضحی بدر الدجی
کو تحویل برج شرف کیا۔ تین سال وہ نونہال گلشن اقبال عبد المطلب کی آبیاری افضال سے
خرم وخوشحال رہا۔ اور بکمال فراغ بال وجمعیت احوال سرسبز ونہال رہا۔ پھر حضرت کے
جد نامدار نی اس دار ناپایدار سے رحلت کی۔ تب جناب ابوطالب نی اور اونکی زوجہ فاطمہ بنت اسد
نی حضرت کی کفالت کی۔ اور یہ دونو بزرگوار کمال دلسوزی سے حضرت کی تربیت مین سرگرم
ومستعد رہے۔ اور اس سعادت سے مستسعد رہی۔ یہان تک کہ سن شباب کا شباب ہوا۔
یعنی حضرت کی ظفر نصیب ہوکر کامگار وکامیاب ہوا۔ اور جب وہ مخزن النبالۃ والنجابۃ معدن النبوۃ
والرسالہ لیاقت رسالہ ہوئی۔ جناب ابوطالب اس امر کی طالب۔ اور اسطرف راغب ہوئی۔ کہ
اگر سبب الاسباب اسباب بہم پہنچائی۔ تو کسی عفیفہ شریفہ مکرمہ محترمہ کے ساتھہ حضرت کا
عقد کیا جائی مگر چونکہ خود اوسوقت حضرت کی شایان اس کار خیر کا سامان مہیا کرنیکی وسعت
اور چندان استطاعت نرکھتی تھی۔ نتیجہ عروس تمناخای حصول سی رنگین۔ اور نقش آرزو
کرسی نشین نہوا۔ ناچار آخر کار یہ بات ٹھہری کہ حضرت سرور عالم سید اولاد آدم حضرت خدیجہ
سے جو اوسوقت درمیان عرب کے شرافت ونجابت مین ممتاز از اقران و امثال۔ اور عفت و
عصمت مین مانند وبیمثال۔ اور حسن وجمال مین سراسر کمال۔ اور حضرت کے مشتاق وصال
اور مال ومنال سے مالامال تھین۔ کچھہ قرض لیکر تجارت کرین۔ اور راس المال خدیجہ کو واپس
کرکے منافع سے مصارف کتخدائی کی صورت کرین۔ پس صلاح سراسر فلاح سے عم نامدار کی سید ابرار
نی حقیقت حال خدیجہ سے اظہار کی۔ جب خدیجہ نی حضرت کی قصد سے اطلاع پائی۔ اونکی دلمین
منجانب اللہ حضرت کی محبت بشدت جوش مین آئی۔ اور ورقہ بن نوفل جو حضرت خدیجہ کا ابن عم نامدار

اور راہب و عالم دیندار ـ تمام کتابون سے خبردار تہا ـ اور اسوجہ سے خاتم الانبیا کی بعثت کا
حال اوسپر ظاہر و آشکار تہا ـ اوسکی زبانی حضرت کی اس حال خیر مآل برکت اشتمال کا انکشاف
اوسپر مشتہر ہوا ـ اور حضرت خدیجہ کیواسطے باعث ازدیاد حسن اعتقاد ہوا ـ پس جو ہمین حضرت کی سمعاً
وطاعۃً سے مہد دہان در فشان کیا ـ اور حضرت کیواسطے جیسا کہ چاہئے تہا تجارت کا سامان کیا ـ
حضرت کیلیئے اسّی اونٹ مال تجارت کے مرتب و مہیا کرا دیئے ـ اور خیمہ و خرگاہ واسطے استراحت کے اور
کئی غلام خدمت کیلیئے حضرت کی ہمراہ کئے ـ پس وہ در یگانہ یکتای زمانہ ـ شام کیطرف روانہ ہوئی ـ اس سال
مین بہت سے قریش تمام قبائل سے اور حمزہ اور عباس جو حضرت کی عم شفیق تھے ـ سوداگری کے
مقصد سے حضرت کے رفیق طریق تہی ـ اس سفر برکت اثر کے ہر منزل مین بہت سے خوارق عادات حضرت
سے ظہور مین آتی تہی ـ اور لوگون کو حضرت کی جلالت قدر اور رفعت شان کا جلوہ دکہاتی تہی ـ اور راہ راست
پر لاتی تہی ـ مشہور راہبون سے ایک شخص جسکا نام فلیق بن یونان تہا ـ اور قریب شام کی ایک دیر
اوسکا مکان تہا ـ کتب سابقہ سے حضرت کا حال معلوم کرکے ہمیشہ جویای اخبار
اور منتظر قدوم میمنت آثار رہتا تہا ـ حضرت کی انتظار مین اوسکی طبیعت گریہ و زاری کی
ایسی مایل ہوئی ـ کہ بصارت چشم زایل ہوئی ـ ایکروز اوسکی معتقد لوگ کیا دیکھتی ہین ـ کہ ایک کاروان
آتی ہی ـ اور اونکے آگی آگے ایک شخص روان ہی ـ جسکے سر پر ابر کا سائبان سایہ کنان ہی ـ اور وہ بادل
اوسکی نور سے ایسا چمکتا ہے ـ کہ کوئی اوسکی طرف نگاہ بہر کر نہین دیکہہ سکتا ہی ـ یہ دیکہکر شور کیا
اور فلیق کو مژدہ دیا ـ کہ مکہ کے لوگ آئی ہین ـ اور حضرت خاتم الانبیا خود بنفس نفیس تشریف
لائے ہین ـ فلیق نے کہا حجاز کے قافلہ کا بارہا اطراف سے گذر ہوتا ہی ـ مگر میرا اجل تمنا کب [illegible]
اون لوگون نے کہا کہ اس قافلہ کی شان و شوکت تیرے مطلوب کا نشان ہی ـ کیونکہ اس کاروان
سے ایک نور آسمان تک درخشان ہے ـ یہ سنکر اوسکی دل شیدا مین ایک جوش پیدا ہوا ـ
اور حضرت کے دیدار ضیا بار کی شوق مین اپنی بینائی کیلیئے دست بدعا ہوا ـ اللہ ری شان کبریائی ـ اور
اوسکی شوق کی رسائی ـ کہ ہنوز دعا پوری ہونے نپائی ـ اور اوسکی بینائی حالت اصلی پر آئی ـ
اوسنی اپنی معتقدونکو اس حال سے آگاہ کیا ـ اور کہا کہ اب ہمکو معلوم ہوا حضرت کیسی مقبول
درگاہ رب ـ اور بارگاہ اللہ مین مقرب ہین ـ سنو اگر اس قافلہ مین خاتم الانبیا ہونگی ـ تو مرور

اس درخت کی نیچی جو کوئی پیمبر ہونگی فرودگاہ ھی رونق فزا ہونگی - اور یہ درخت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی عہد سی برابر خشک ھی حضرت کی برکت سی سرسبز و شاداب ہوگا - اور یہ کنواں جو مدت دراز سے
سوکھا ہوا ہے پر آب ہوگا - غرض جب قافلہ وہاں آیا - حضرت نے اوسی درخت کی نیچی نزول
اجلال فرمایا - فی الفور وہ درخت برگ و بار سی نہال ہوا - اور پھر وہ کنواں بھی آب خوشگوار
سے مالامال ہوا - یہ دیکھکر راہب نے دعوت کا سامان کیا - اور تمام قافلہ کو اپنا مہمان
کیا - سب اہل قافلہ دعوت میں آئی - اور حضرت کو محافظ اموال ٹھہرا کر اپنی ہمراہ نہ لائے - راہب
مہمانوں کی بہت تعظیم و تکریم بجالایا - اور پھر اونکی روبرو کھانا چنوایا - جس وقت حاضرین نے
بسم اللہ کی - سب کی طرف راہب نے غور سے نگاہ کی - کسی کو اپنی مطلوب کے مطابق نہ پایا
اور جسکے لئے سارا سامان مہیا تھا وہ مہمان نظر نہ آیا - کہا اے بزرگان قریش تم میں سے کوئی
شخص باقی رہ گیا ہے جس نے یہاں قدم رنجہ نہیں کیا ہے - ابوجہل نا اہل نے کہا ہاں ایک
نوجوان پسر ہے - جو ایک عورت کا نوکر ہے - حضرت امیر حمزہ کو غصہ آیا - اور اوسکی مونھ پر ایک
طمانچہ لگایا - اور کہا کہ تو شرارت سے باز نہیں رہتا - اور اونکو بشیر و نذیر و سراج منیر نہیں کہتا
وہ ہم سب سے نیک ہیں - سلامت و دیانت میں ایک ہیں - اونکی تدین میں جو کچھ نہیں تھوڑا ہے - اور اونکو
امین و متدین سمجھکر وہاں چھوڑا ہے - پھر راہب سے کہا یہ کتاب جو تیری ہات میں ہے مجکو دکھلا - اور اوس میں
جو کچھ لکھا ہے بتلا - تو یہ مجمل مفصل ہو - اور میرا عقدہ حل ہو - راہب نے عرض کیا کہ اس سفر میں
بالضرور خاتم الانبیا کا شمول ہے - اور یہ دل ملول اونکی تلاش میں مشغول ہے - حضرت عباس نے فرمایا
تو اگر اونکو دیکھیگا تو پہچان لیگا - کہا ٹھیک اگر حضرت کی زیارت سے بہرہ ور ہونگا - فوراً شناخت
کرلونگا - القصہ حضرت عباس کے ساتھ راہب خدمت سراپا برکت میں آیا - اور تسلیمات بجالایا - حضرت
نے اس طریق پر جواب سلام ارشاد فرمایا - عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا فَلِيقُ بْنُ يُونَا
بْنِ عَبْدِ الصَّلِيبِ راہب نے عرض کیا کہ میرے اور میرے باپ دادے کی ناموں سے آپکو کسنے خبردار
کیا - فرمایا جس نے میری بعثت کا حال تجھپر آشکار کیا - یہ سنکر راہب نے حضرت کی قدم برکت شیم
پر سر جھکایا - اور بکمال آرزو سے حضرت کو اپنی دیر کیطرف لایا - اوس دیر کے دروازہ پہ ایک بت بنا
اس غرض سے کہ جو شخص دیر میں آئے - تو پہلے سر جھکائے - اور اون تصویروں کی جو مقابل دروازہ کے

کے دیر مین کہین نہین خواہ نخواہ تعظیم بجا لائے۔ راہب امتحانکی راہ سے اوسی دروازہ کی راہ
سے حضرتکو لایا۔ اور پہلے خود خمیدہ ہوکر دیر کی اندر آیا۔ لیکن جب وہ دروازہ پیغمبر عالی ہمم کے
قدمِ میمنت توام سے بہرہ مند ہوا۔ تو ایک قدِ آدم بلند ہوا۔ اور رسول امجد وقت داخل ہوئے۔
اور اہلِ محفل مین شامل ہوئے۔ حاضرین نے کھڑی ہوکر حضرتکی تعظیم وتکریم کی تقدیم کی۔ اور صدر مین آپ
کو جگہ دی۔ خلیق اور باقی راہب چھوٹی بڑے آداب کے ساتھہ خدمت مین کھڑی ہوئی۔ اور حضرت
کی لیے طرح طرح کے میوے حاضر کئے۔ پھر راہب مُہرِ نبوت کی زیارت کا راغب ہوا۔ اور
حقیقت سے اس مطلوب کا طالب ہوا۔ فی الفور اسکی دعانی شرفِ قبول پایا۔ اور حضرت جبرئیل
نے لباسِ مقدس دوشِ اقدس سے اوٹہایا۔ اور مہرِ نبوت کا جلوہ دکہایا۔ ایسا ایک نور اوس سے
پرتو فگن ہوا۔ جس سے تمام مکان روشن ہوا۔ راہب دہشت سے سجدہ مین گیا۔ پھر سر اوٹہا کر
عرض کیا۔ کہ بیشک آپ میرے مطلوب خدا کی محبوب ہین۔ بعد فراغِ طعام گروہِ قریش بالتمام
راہب سے رخصت ہوکر فرودگاہ مین آیا۔ اور حضرت نبی مع ایک خدیجہ کے غلام میسرہ نام کے
وہین توقف فرمایا۔ اسوقت راہب نے موقع پایا۔ اور حضرت کی کچھہ فضائل معرضِ عرض مین لایا۔
کہ آپ شرق و غرب کی مخدوم ہونگے۔ بہت سے ممالک آپکے محکوم ہونگے۔ آپ کو ختمِ رسالت کا
رتبہ حاصل ہوگا۔ قرآن آپ پر نازل ہوگا۔ آپ باطل مذہبونکو نیست و نابود فرماوینگے۔
آتشکدون کو بجہاوینگے۔ آپ سیدِ انام ہین۔ کاسرِ اصنام ہین۔ دین آپکا اسلام ہوگا۔
تا روز قیام آپکے نام کو قیام ہوگا۔ میری یہ خواہش ہے کہ جب آپکے عہدِ دولت مہد
جہاد مین جد و جہد کرین۔ راہبون سے جزیہ لیکر امان دینے کا عہد کرین۔ پہر میسرہ کی طرف
متوجہ ہوکر کہا کہ میری طرف سے اپنی خاتون یعنی خدیجہ کی خدمت مین بعد سلام یہ پیغام عرض کرنا
کہ تجکو زوجیتِ خاتم الانبیا کی فضیلت عطا ہوگی۔ اور تیری بطن سے اوس حضرت کی نسل
پاک کو بقا ہوگی۔ تیرا نام علی الدوام قایم و دایم رہیگا۔ بہت لوگ شرارت مین جد و کد
کرینگی اور تجہپر حسد کرینگے۔ مگر تو خوب یاد رکہہ کہ جو شخص محمد پر ایمان نہ لائیگا بہشت مین
جگہہ نپائیگا۔ محمد تمام پیغمبرونسے افضل ہین۔ سب رسولون سے اکمل ہین۔ اخیر مین میسرہ
کو انتباہ کیا۔ اور اس امر سے آگاہ کیا۔ کہ شام مین جماعتِ یہود در عنود موجود ہے۔ حضرت کی

نظر آیا

کی دشمنی و ایذا رسانی جسکا دلی مقصود ہے - اوس سے ہشیار اور حضرت سے خبردار رہنا - یہ کہکر
راہب مراسم وداع بجا لایا - اور حضرت نے تشریف شریف سے قافلہ کو سرفراز فرمایا - یہان
سے کوچ کرکے قافلہ وارد شام ہوا - اوسکا شہرہ شہر مین ہر طرف عام ہوا - اور خریدارون
کا ازدحام ہوا - اہل قافلہ کو بہاری قیمت سے مال تجارت بیچنے کا خوبی سامان و سرانجام ہوا
چنانچہ ہر شخص حسب دلخواہ اپنا مال فروخت کرکے فائز المرام ہوا - اور اوس کام کا بدون
اہتمام سہولت سے انتظام ہو انصرام ہوا - اور حضرت کی برکت سے سب اہل قافلہ کمال درجہ منتفع
ہوئی - اور ایسی منفعت سے جسکا کبھی پہلی اتفاق نہوا تہا متمتع ہوی - مگر حضرت کوئی چیز
اوس روز معرض بیع مین نہ لائے - دوسری روز اطراف و جوانب کے لوگ قافلہ کی خبر سنکر
یہان آئے - اور حضرت سے تمام اسباب خرید لیا - اور اونکی نسبت نہایت اعلی درجہ کی قیمت
سے حضرت نے فروخت کیا - لیکن حضرت کی پاس کچہہ چمڑا اوسطی درجہ کی باقی رہا تہا - کہ سعید بن
قمطور نامی یہودی تہا آیا - اور حضرت کو دیکہکر کتب کی پیشین گوئیونکی مطابق پایا - اور سمجہا
کہ حضرت اونکی دین و آئین کو برباد و ابتر کرینگے - اور اونکی عورتونکو بے شوہر کرینگے - پس وہ مکار
ایک حیلہ سوچکر چمڑیکا خریدار ہوا - اور اس شرط پر کہ حضرت اوسکی گھر جائین - اور کہانا
کہائین - قیمت مطلوبہ دینے پر طیار رہوا - حضرت نے موافق معمول کے اوس ظلوم جہول
کی دعوت قبول کی - غرض یہودی نے چمڑا اوٹہا کر حضرت کو ہمراہ لیا - اور پہلی سے
گھر مین پہونچکر اپنی بی بی کو حضرت کی حال سے آگاہ کیا - اور کہا کہ تو ایک چکی کا پتہر لیکر
کوٹھے کے دروازہ پر انتظار کر جسوقت یہ شخص کہانا کہا کر اور روپیہ لیکر نکلے پتہر سے
سنگسار کر - لیکن جب سعید شقی سے رخصت ہو کر حضرت نے دروازہ سے گذر فرمایا - تو حافظ
حقیقی نے حضرتکو آفت سے بچایا - حضرت کا چہرہ انور دیکہکر عورت پر ایک رعب چہایا
وہ بیجا حرکت عمل مین نہ لاسکی - اور پتہر فوراً نگرا سکی - اور جب حضرت نے قدم وہاں سے آگے
بڑہایا - تب پتہر گرایا - اور یہودی نے اپنے مکر و فریب کا نتیجہ پایا - اور جیسا کیا تہا ویسا
اوسکے آگے آیا - یعنی اوسکی دو لڑکے اوس پتہر سے ہلاک ہوی - اور پیوند خاک ہوئے
یہ دیکہکر وہ ناحق شناس بدحواس اپنے قوم کے پاس گیا - اور اس روداد کا بیجا استغاثہ کیا

یعنی حضرتؐ کی نسبت کہا کہ مینی اس شخص کی دعوت کی اور اسنی مجہسی سخت عداوت کی
اسہی میری دو لڑکونکو ہلاک کیا۔ اور میرا جگر چاک چاک کیا۔ اور مجکو بحید محزون و غمناک کیا۔ اور
یہہ شخص ہماری دین کو باطل۔ اور آئین کو عاطل کریگا۔ وہ اشرارِ نابکار بدون تحقیق و استفسار
بموجب اظہارِ سعیدِ شقاوت شعار بخوست دثار اوس ناہنجار کی حمایت کو تیار ہوئی اور تلوارین ننگی
کر کے گہوڑونپر سوار ہوئی۔ اور آمادۂ کارزار ہوئی۔ جسوقت بنی ہاشم اون کفار کی ارادہ سی
خبردار ہوئی۔ بکمالِ شجاعت و دلاوری سی مشغولِ جنگ و پیکار ہوئی۔ چنانچہ انصارِ اخیارِ سید ابرار
کے شمشیر آبدار صاعقہ کردار برق آثار سی اکثر اوس گروہ ناہنجار سی فی النار ہوئی۔ اور بعضی راہی
دار البوار ہوئی۔ اور بقیۃ السیف عارِ فرار اختیار کر ہمین ناچار۔ اور اضطرار مین گرفتار ہوئی آخر کار
بیہودہ ہزیمت پائی۔ اور بہت سی غنیمت قریش کی ہاتہ آئی۔ القصہ یہ کاروان ہمہ وجوہ کامیاب
و کامران۔ مکہ معظمہ کو روان ہوا۔ اور بعد قطع منازل و طی مراحل جحفۃ الوداع مین پہونچا۔
یہانسی ہر ایک شخص نے سلامتی کا مژدہ دینی کو اپنی گہر ایک ایک آدمی بہیجا۔ میسرہ نے
حضرتؐ سی عرض کیا۔ کہ خود بدولت بنفس نفیس خدیجہ کی پاس تشریف لیجائین۔ اور اس سفر
بر کت اثر کی کیفیت سنائین۔ حضرتؐ ایک ناقہ پر سوار ہوئی۔ اور مکہ کی طرف گرم رفتار ہوئی
اعجاز طی الارض جلوہ گر ہوا۔ اور ایکدم مین کوہستان مکہ پر حضرتؐ کا گذر ہوا۔ یہان اوس
جناب مستطاب پر غلبہ خواب ہوا۔ اوسیوقت جانب جناب رب الارباب سے جبرئیل کو ایک خطاب
ہوا۔ اوسکی بموجب ایک یاقوت سرخ کا قبہ جسکے عمود سونیکی اور سفید موتیون کی جہالر تہی۔ اور
اوسکی صفائی اور شفافی اسقدر تہی۔ کہ باہر کی چیز اندر سی اور اندر کی چیز باہر سی بی تکلف
نظر مین جلوہ گر تہی۔ اور اوسکی بنا پیدائش آدم سی دو ہزار برس پیشتر تہی بہشت
سی لاکر جبرئیل امین نے رسول رب العالمین کی سرِ مبارک پر استادہ کیا۔ اور تین علم زیبا
پرچیم کو حضرتؐ کی سامنی کشادہ کیا۔ فرشتی قبہ کی ستونون کو پکڑ کر تسبیح و تقدیس الہی
بجا لائی۔ مکہ کی پہاڑ سرسبزی و شادابی پر آئی۔ ہر ایک حور بکمال سرور سی سر غرفو سی نکالکر
حضرتؐ کی بعثت کی قریب ہونی سی شکر گذار اور خورسند ہوئی۔ اور فرشتون اور جانورون
اور درختون سے صدای لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوئی۔۔

سب کہنی ہتے ای بندۂ خدا خوش ہو تو کیا نامی ہی اور اپنی پروردگار کے نزدیک بسعد رگرامی
ہی۔ اوسوقت خدیجہ معہ چند عورات ہمنشین ایک غرفہ مین بیٹھیں تہین۔ یکایک مکے کی کوہستان
اور حضرت کی اس سامان شوکت وشان۔ اور قبۂ ونشان پر اونکی نظر پڑی یہ حال دیکہکر کمال متحیر ومتعجب
ہوئین۔ اور عورتین سبب تغیر کی مستفسر ہوئین۔ خدیجہ نے پہلی اونسی دریافت کیا مین خفتہ ہون
یا بیدار۔ اور غافل ہون یا ہوشیار۔ جب اون عورات نی بیداری کا یقین دلایا۔ تو اون کو اشارہ
سے بتلایا۔ اور اونسی دریافت فرمایا۔ کہ کیا ہی جو نظر آرہا ہے۔ جواب دیا کہ ایک نور نمود
ہوتا ہی جسکا آسمانکی طرف صعود ہوتا ہی۔ پھر پوچھا کہ تمنی قبہ اور اور چیزین بہی دیکھین کہا نہین
فرمایا کہ ایک قبہ ایک ناقہ پر استادہ ہی۔ اور اوسمین ایک سوار ہے جو نور وضیا مین آفتاب سے
زیادہ ہی۔ میرے گمان مین وہ ناقہ میرا ہی صہبائی جسکا نام ہی۔ اور اوسکا سوار محمد علیہ السلام
خدیجہ نے یہ بات کہی۔ اور پھر اوسیطرف دیکہتی رہے۔ یہانتک کہ قبہ آسمانکو چلا گیا۔ اور حضرت
نے خدیجہ کے گہر کا قصد کیا۔ جب دروازہ پر پہونچی کنیزون نے حضرت کی قدوم میمنت لزوم کی خبر پہونچائی
وہ پابرہنہ غرفہ سے صحن مین آئی۔ حضرت نے بعد سلام کیا مین قافلہ سی آتا ہون۔ اور تجکو سلامتی
مال کی خوشخبری سناتا ہون۔ خدیجہ نے کہا آپ کے سلامت آنیکی بشارت مجھے کافی ہی۔ مال کیا
چیز ہے کہ اسکا وجود بہی دنیا کی سب چیزونسی زیادہ عزیز ہی۔ پھر یہ شعر پڑہے ؎ جاءَ الحَبیبُ
الَّذِی اَهْوٰی مِنَ السَّفَرِ ❊ وَالشَّمْسُ اَثَّرَتْ فِی وَجْهِهٖ اَثَرًا عَجِبْتُ
لِلشَّمْسِ مِنْ تَقْبِیلِ وَجْنَتِهٖ ❊ وَالشَّمْسُ لَا یَنْبَغِی اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ ❊
پہر قافلہ کا مقام دریافت کیا۔ حضرت نے اوسکا جواب دیا۔ پوچھا کہ آپکو قافلہ سی جدا ہوئی کتنا عرصہ
ہوا حضرت نے فرمایا ایک ساعت سی زیادہ نہین گذری کہ مین وہان سی روانہ ہوا۔ خدیجہ یہ بات سنکر
نہایت متعجب ومسرور ہوئین۔ اور حضرت کے محبت کے نشہ سی چور ہوئین۔ اور پھر یہ امر دریافت کرنیکی
واسطی کہ وہ قبہ ونشان دلنشین۔ پھر بہی آتا ہی یا نہین۔ حضرت سی درخواست کی کہ آپ واپس جائین
اور قافلہ کے ہمراہ تشریف لائین۔ اور کچہ کہانا اور آب زمزم حاضر کیا۔ کہ بطور زاد راہ کے
ہمراہ لیجائین۔ غرض حضرت یہان سی روانہ ہوئی۔ اور خدیجہ دیکہتی رہین کہ حضرت کے واسطی

سارے پہلے سامان عیان ہوئے - بعد تہوڑی دیر کے حضرت وارد کاروان ہوئی میسرہ نے عرض
کیا ای حضرت آپ مکہ کو نجا ئینگی - اور خدیجہ کو پہلے سے سفر کی حالات نہ سنائینگی - حضرت نے
فرمایا مین وہان ابہی گیا - اور آبہی گیا - میسرہ نے حضرت کی کلام صدق التیام کو پہلے فراح پر محمول
کیا - اور جب آپ نے مزم وغیرہ دیکہا تو تہہ دل سے قبول کیا - اہل قافلہ بہی اس حال سے خبردار ہوے
اور حیرت وتعجب مین گرفتار ہوئی - دوسری روز حضرت قافلہ کی ہمراہ مکہ مین تشریف لائی - اور خدیجہ کے
اقربا اور غلام مطابق اوسکی کہنے کی حضرت کی استقبال کو آئی - حضرت نے جب سیر و سیاحت سے الظفر
فراغت پائی - خدیجہ کی گہر رونق افروز ہوکر مسفعت کی کیفیت وکمیت بیان فرمائی - وہ اس تحاشا
سے کمال التعجب وحیرت مین آئی - پہر میسرہ سے دریافت کیا کہ تونی محمد علیہ السلام سی کیا کیا دیکہا
اوسنی عرض کیا کہ حضرت کی کرامتین اوس سے زیادہ ہین کہ بیان مین آئین - اور تقریر مین سمائین -
اور سفر کے کچہہ قصہ بیان کرکی فلیق راہب کا سلام وپیغام ادا کیا - خدیجہ نی کہا نامدش ہو تونے
محمد کی نسبت میرا شوق اور بہی بڑہا دیا - یہ کہکر میسرہ کو مع اہل وعیال کی آزاد کیا - اور خلعت وغیرہ
درز دیکر خرم وشاد کیا - پہر حکم دیا کہ ہاتہی دانت اور آبنوس کی کرسی بچہائین - اور حضرت اوسپر جلوس
فرمائین - جب حضرت نے بیٹہکر وہ کرسی عزت عرش وکرسی کے - خدیجہ نی مکرر حال پرسی کی - سفر کی وقایع
تجارت کے منافع حضرت نے بیان فرماکر خدیجہ کو بالکل مفتون کیا - اور خدیجہ نے یہ کہا کہ فضل
خدای تعالی تبارک ہوا - کہ اپکا دیدار برکت آثار مجکو مبارک ہوا - ان دو شعر شوق مشحون اشتیاق
مضمون کو اوسی وقت موزون کیا ؎ فَلَوْ اَنَّنِیْ اَمْسَیْتُ فِیْ کُلِّ نِعْمَۃٍ ٭ وَدَامَتْ لِیَ
الدُّنْیَا وَمُلْکُ الْاَکَاسِرِ ٭ فَمَا سُوِّیَتْ عِنْدِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ ٭ اِذَا لَمْ
تَکُنْ عَیْنِیْ بِعَیْنِکَ نَاظِرَۃً ٭ الحاصل حضرت کی محبت خدیجہ کو اگر پہلی ایک تہی تو اب ہزار ہوے
اور اگر سابق مین پوشیدہ تہی تو اسوقت آشکار ہوگی - یہانتک کہ صبر وقرار سے برکنار ہوئے
اور حضرت سی اپنی خواستگاری کی خود خواستگار ہوئی - اور بمقتضای مہر اپنی مہر کی بہی ذمہ دار ہوئے

حضرت نے ابوطالب اور باقی چچون سے بھی اس باب مین کچھہ کلمے کہی۔ یہ باتین سنکر جب مونس و مجوز
خدیجہ کے متول اور حضرت کی افلاس کا لحاظ و پاس ہوا۔ اور استدعا ے خدیجہ کا بعینہ استہزا ہونا
نزدیک تر قیاس ہوا۔ اور اس سبب سے کہ خدیجہ کا ہر ایک خواستگار خواہ بادشاہ یا اور سردار کسی آ
سمت و اساس عظمت کا ہوا۔ لیکن اوسکی مواصلت سے ناامید و قرین یاس ہوا۔ اونکو
اپنی سبکی کا بھی خوف و ہراس ہوا۔ غرض بعد مباحثہ و مشاورہ صفیہ حضرت کی عمہ رضیہ نے اس
امر کی تحقیق کی۔ خدیجہ نے حضرت کے ارشاد صدق بنیاد کی دل و جان سے تصدیق کی۔ سیس مجبر الانام کے
اعمام کرام نے خویلد پدر خدیجہ سے اس باب مین گفتگو کی۔ اور اس مطلب کی حاصل ہونیکی آرزو کی خویلد
یہ سنکر گھبرا یا۔ اور معذرت کی تقریر زبان پر لایا۔ کہ بیشک آپ لوگ عالی خاندان عرب کے ارکان
ہین۔ لیکن خدیجہ جو دعاقل ہے ہشیار ہی۔ اور اپنی کام کی مختار ہی۔ بادشاہ اوسکی خواستگار ہوے
اور اوسکی انکار سے ناچار ہوی۔ پھر یہ صورت کب اوسکو پسند ہوگی۔ اور اسپر کیونکر رضامند ہوگی
حضرت امیر حمزہ کو یہ سنکر تاب نرہی۔ اور اونھکر یہ بات کہی کہ لَا تُشَاکِلُ اَلْبَقُ بِالْاَ مِنَ
وَلَا تُشَاکِلُ الْقَمَرَ بِالشَّمْسِ۔ البتہ تو ایک گمراہ و دیوانہ ہی۔ دین و عقل سے بیگانہ
جسوقت خدیجہ کو یہ خبر معلوم ہوئی۔ نہایت محزون و مغموم ہوئی۔ اور اپنے ابن عم ورقہ بن نوفل
کو بلایا۔ جب وہ آیا تو اوسنے خدیجہ کو بہت ملول و غمگین پایا۔ حال دریافت کیا۔ خدیجہ نے جواب دیا اس سے
زیادہ اور کیا غم ہوگا۔ کہ میرا کوئی مونس ہے نہ رفیق ہی۔ نہ کوئی غمخوار ہی نہ شفیق ہی۔ ورقہ نے
نعم ای ابن عم کہا کہ میری گمان مین تو اب یہ صورت ہی کہ تجکو نکاح کی ضرورت ہی۔ کہا اے ابن عم نعم۔ ورقہ
نے کہا کہ جہانکی سلاطین اور عرب کی اراکین تیری آرزومند ہوے وہ سب تیری نزدیک
ناپسند ہوی۔ خدیجہ نے کہا مین مکہ سے باہر جانا نہین چاہتی یہان رہنا منظور ہی۔ ورقہ نے ابوجہل
وغیرہ روساے مکہ کی نام لیکر کہا کہ ہر ایک اونمین سے صاحب مقدرت ہے۔ اور امارت و ریاست
مین مشہور ہی۔ اور تیری شوق سے حمر سے مخمور ہی۔ خدیجہ نے کہا یہ گروہ راہ دین و دیانت سے
بہر احل دور ہی۔ اس سبب سے طبع غیور اونسے نفور ہی۔ لیس انکی سوا کسی اور شخص کی تجویز ضرور

ورقہ نے کہا محمد بن عبد اللہ جنسے زمانہ آگاہ ہے - مینے سنا ہی کہ اونکو بہی تیری چاہ ہی - خدیجہ نے
کہا اگر تو اونکی کسی عیب سے واقف ہو - تو بے تکلف اوسکی حقیقت کا کاشف ہو - ورقہ کچہ دیر سر
سر جہکای ہوئے خاموش رہا - پہر سر اوٹہا کر اسطرح کہا اَصْلُہٗ اَصِیْلٌ - وَفَرْعُہٗ طَوِیْلٌ -
وَطَرْفُہٗ کَحِیْلٌ - وَخُلُقُہٗ جَمِیْلٌ - وَفَضْلُہٗ عَمِیْمٌ - وَجُوْدُہٗ عَظِیْمٌ - خدیجہ نے کہا
تونے اونکی خوبیان بیان کین - انمین سے تو کوئی بہی عیب نہین - مین چاہتی ہون کہ اونمین جو نقصان
ہو اسیطرح وہ بہی بیان ہو - اوسنے کہا - وَجْہُہٗ اَقْمَرُ - وَجَبِیْنُہٗ اَزْہَرُ - وَطَرْفُہٗ
اَحْوَرُ - وَرِیْحُہٗ اَذْکٰی مِنَ الْمِسْکِ الْاَذْفَرِ - وَلَفْظُہٗ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ -
وَاِذَا مَشٰی کَاَنَّہٗ الْبَدْرُ اِذَا ابْدَرَ - وَالْوَبْلُ اِذَا اَمْطَرَ - خدیجہ نے کہا تونے مثل
قند مکرر مکرر آپ کی فضائل سے کام جان شیرین کیا - اور عیب کا ذکر مطلق نہین کیا - غرض
خدیجہ نے کئی بار اظہار قبائح پر اصرار کیا - اور ورقہ نے بدستور مدائح کا تکرار کیا - آخر کار یہ کہکر
کہ کہان مین خاکسار بیمقدار - کہان حضرت کے فضائل بیشمار کا شمار - اپنے عجز کا اقرار کیا اور
پہر طوطی زبان کو ان دو شعر شکر بار سے شیرین گفتار کیا ؏ لَقَدْ عَلِمَتْ کُلُّ الْقَبَائِلِ فِی الْمَلَاءِ
بِاَنَّ حَبِیْبَ اللّٰہِ اَطْہَرُہُمْ قَلْبًا ٭ وَاَصْدَقُ مَنْ فِی الْاَرْضِ قَوْلًا وَمَوْعِدًا
وَاَفْضَلُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّہِمْ قُرْبًا - خدیجہ نے کہا مین خوب جانتی ہون اوس جناب کا عز و جلال
حد سے زیادہ ہے - اور اونہین کے ساتہہ عقد کرنیکا میرا مصمم ارادہ ہے - ورقہ نے کہا اگر تو اس امر پر
آمادہ ہے - تو رحمت الٰہی کا دروازہ تیری لیے کشادہ ہے - محمد ﷺ بہت جلد مرتبۂ رسالت پر عروج
فرمائنگے - اور شرق و مغرب عالم کو قبض و تصرف مین لائینگے - الحاصل جب خدیجہ کا قصد دلی ورقہ پر
آشکار ہوا - خود اس کام کی انجام دینے کا ذمہ دار ہوا - اور اوسکی صلہ مین رد شمار حضرت کی شفاعت
کا طلبگار ہوا - اور دل و جان سے کوشش کرنے پر طیار ہوا - جس نہج اوسنے سعی کی تھی ہوئی
اور خویلد کو بہی رضا و رغبت سے یہ قرابت منظور ہوئی - تب فریقین سے ساز و سامان جیسا کہ چاہئے
تہا بخوبی تمام استمام ہوا - اوسی مجلس مین جہان کا بر قریش و بنی ہاشم تہے حرم کے لیے ایسا ...

و پیراستہ ہوئی تھی۔ اس نیک انجام کا سر انجام ہوا۔ اور اوس وقت یہ آواز دلنواز اِنَّ اللّٰہَ قَدْ زَوَّجَ الطَّاهِرَةَ بِالطَّاهِرِ وَالصَّادِقَةَ بِالصَّادِقِ آسمان سے مسموع ہوئی۔ اور ہر حجاب مرتفع ہوا اور حوروں نے مجلس پر اپنے ہاتھ سے عطر پاشی کی اور یہ صدای روح افزا هٰذا طِیْبُ مُحَمَّدٍ اونکی طرف سے آنی شروع ہوئی۔ نکاح کے وقت سن شریف رسولِ اطہر و اقدس کا پچیس ۲۵ برس کا تہا۔ اور حضرت خدیجہ کا چالیس یا اڑتیس برس کا یا اس سے بہی کچھہ کم تہا۔ مگر ماشاء اللہ پہلے ہی سے خوبی کا عجب عالم تہا اور اب زوجیتِ رسولِ خدا سے مشرف ہوکر حسن مین بہی نہایت بلند قدر ہوئین۔ اگر سہیل ہلال تہین تو اب بدر ہوئین۔ اور اگر اختر تہین تو اب قمر ہوئین۔ اگر قمر تہین تو اب نیرِ اکبر ہوئین۔ غرض برکتِ رسول یزدان سے باوجود اس سن و سال کے حسن و جمال مین حضرت خدیجہ کا یہ حال ہوا۔ کہ عالمِ مثال مین بہی اونکی مثال کا خیال محال ہوا۔ القصہ بعد اسکی حضرت کو عبادتِ الٰہی کا کمال شوق ہوا۔ اور خلوت کا نہایت ذوق ہوا۔ فنائی دنیا اور بقای عقبیٰ مین نہایت تامل و تعمق کیا۔ اور جو کچھہ پاس تہا راہِ خدا مین تصدق کیا۔ کمالِ فراغ بال سے طاعت مین مصروف ہوئی۔ اور عزلت مین مشغول و مشغوف ہوئی۔ ہر روز کوہ حری پر جسکا نام اب جبلِ نور ہے مشہور نزدیک و دور ہی۔ اور نور افشانی مین غیرت افزای طور ہے تشریف لیجاتی تہی۔ اور بکمال خضوع و خشوع سے ایک عارمین معبودِ حقیقی کی عبادت بجالاتی تہے اور ہمیشہ عجائبِ قدرتِ قادرِ مطلق اور غرائبِ حکمتِ حکیمِ برحق کا مشاہدہ کرکے متفکر ہوتی تہے اور اطرافِ ارض و سما اور صحرا و دریا کو منظرِ عبرت سے ملاحظہ فرماکر آیاتِ الٰہی کے متذکر ہوتی تہے یہانتک کہ عبادتِ الٰہی مین کامل ہوئے۔ اور خضوع و خشوع کی اعلیٰ درجے حضرت کی دلِ صفا منزل کو حاصل ہوئے اور ہر چند حضرت کا نورِ برکت معمور مطابقِ مضمونِ حدیثِ مشہور بین الفریقین کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ آغازِ فطرت و ابتدائی خلقت سے عارجِ معارجِ نبوت اور فائزِ مدارجِ رسالت تہا۔ آن مالکِ ملکِ شرع و دین بود ❊ کشافِ دقایقِ یقین بود ❊ براوجِ پیمبری و آدم ❊ آندم بخصیص ماء و طین بود ❊ لیکن موافقِ مصلحتِ ربانی و حکمتِ یزدانی جس وقت عمرِ شریف کی سنہ چالیس سے متجاوز ہوئی۔ تو اکتالیسوین سال رجب کی ستائیسوین

تاریخ رتبۂ بعثت ظاہری و درجۂ تبلیغ رسالت پر فائز ہوئی حقتعالی نی چشم حق بین مین ایک اور
نور زیادہ کیا۔ اور آسمانکی دروازون کو کشادہ کیا۔ فوج فوج ملائکہ زمین پر اوترتی تہے۔
اور حضرت اون کا مشاہدہ کرتی تہی۔ اور حق تعالی نی اپنی رحمت کاملہ نازل کی۔ اور ساق عرش
سی سرانور تک متصل کی۔ جبرئیل امین آئی۔ اور یہ آیۂ شریفہ لائی۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي
خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اور احکام ملکِ علام حضرت کو پہونچائی۔ جب حضرت
تبلیغ رسالت پر مامور و محکوم ہوئی۔ عظمت و جلال کبریائی سی مانندِ محموم ہوئی۔ پہاڑ سی نیچی تشریف
لاسے۔ اور اس خیال سی اضطراب مین آئی کہ قریش کی تکفیر یا تو آپکو جہوٹلائنگی۔ یا ساحر و مجنون
ٹھہرائنگی۔ پس حقتعالی نی اسطرح حضرت کو مستعد و سرگرم کیا۔ کہ پتھرون کو حضرت کیلیئی نرم کیا۔ حضرت
جسطرف تشریف لیجاتی تہی سنگریزی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبَ اللهِ کہکر حضرت کو طرح طرح کی بشارتین سناتی تہی۔ اور منقول ہی کہ دوسری بار سمانی تہی
جبرئیل امین نی سکۂ پیمبری کو مروج کیا۔ اور مع ستر ہزار ملائکہ کی آکر سلطانِ سریر رسالت کو تاج
نبوت سی متوج کیا۔ اور عزت و کرامت کی کرسی کو حضرت کی واسطی نصب کیا۔ اور لوائی حمد
دستِ مبارک مین دیا۔ اور کہا کہ اس کرسی پر جلوس فرمائی۔ اور حمد الہی بجا لائی۔ پہلی جو شخص حضرت
پر ایمان لایا۔ اور سابق الاسلام کہلایا۔ عورتون سی ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری اور مردون
سے امیر المومنین حضرت علی مرتضی تہی۔ اور جو کچھ حدیثِ مشہور مذکور کُنْتُ نَبِیًّا الحدیث کی
ہوا سے مسطور ہوا۔ اوس سی اس امر کا بہی کما حقہ ظہور ہوا۔ کہ حضرت قبل بعثت بہی اپنی
نبوت سی آگاہ اور ملتِ بیضا پر جسکو وحی و الہام جانتی تہی عمل کرتی تہی۔ اور اوسیکی موافق طاعت
و عبادت خدائی عز و جل کرتی تہی۔ اوسی کے مطابق محاسن آداب سی مودب تہی۔ اور مکارم
اخلاق سی مہذب تہی۔ ہان قبل بعثت اوسکی تبلیغ کی مامور نہ تہی۔ مگر خود بنفسِ نفیس اوسپر عمل
کرنیمین معذور نہ تہی۔ اگر یہ امر صورت پذیر نہوگا۔ تو شقوق مفصلۂ ذیل سی گزیر نہوگا۔ یا تو حضرت
مدت بعثت تک مکلف نتہی جو جی چاہتا تہا کرتی تہی۔ یا مکلف تہی۔ اور اس صورت مین یا اونکی انبیائی
کرام علیہم السلام کی اقتدا کرتے تھی۔ یا استحسان و اجتہاد و رائی و تخمین و قیاس سی استنباط

احکام کرتی تھی - اگرچہ بعض اہل اسلام ان صورتون کے قائل ہین مگر عند التحقیق یہ باطل ہین شق اول خلاف واقع ہے
اور ضرورت عقل و نقل اوسکی واقع ہے - کیونکر ہو سکتا ہے کہ تمام ذوی العقول سے پیشتر تکلیف
سے مشرف ہون - اور جو تمام مخلوقات سے اشرف ہون - وہ ایک مدت دراز محض غیر مکلف ہون -
اور متواترات سے ہی کہ حضرت قبل بعثت بھی صفات حسنہ سے موصوف تھی - اور زہد و تقوی مین مشہور و
معروف تھی - اور طاعت و عبادت الٰہی مین جیسا کہ چاہیے مشغول و مصروف تھی - اور شق دوم پر اس سبب سے
کہ مقتدی مقتدی سے اور ہادی مہتدی سے افضل ہوتا ہی اون پیغمبرون کی شریعت پر حضرت عمل کرتے
تھے - حضرت سے افضل ہونا لازم ہوگا - تو پہر حضرت کا افضل النبیین اور اشرف المرسلین ہونا جو
ضروریات دین سے ہی کیونکر ثابت و قائم ہوگا - اور تیسرے شق کی کچھہ بنیاد نہین - اور وہ سبب احتمال
خطا کی قابل اعتماد و اعتداد نہین - عصمت کی منافی ہی - اور اثبات عصمت انبیا کا جو کتب کلامیہ
مین کما ینبغی عمل مین آیا ہی - اوسکی نفی مین کافی و وافی ہی - اور بعد بعثت یہ امر اظہر من الشمس و ابین
من الامس ہی - اسلئے کہ آپکا دین مبین تمام شرائع سابقہ کا ناسخ ہی - چنانچہ یہ امر بخوبی ذہن میں
اہل اسلام کی راسخ ہی - اور بعد بعثت کے حضرت کی طرف اجتہاد اپنا کا بطلان و فساد دو کئی آیتون سے بھی
مستفاد ہی - چنانچہ آیہ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ کا بھی
یہی مفاد ہی - اور یہ آیت بھی اسی قبیل سے ہے وَمَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا
اَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوحَىٰ اِلَيَّ وَمَا اَنَا اِلَّا نَذِيرٌ
مُّبِينٌ ۝ اور یہ آیت بھی قُلْ لَا اَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَا اَقُولُ لَكُمْ اِنِّي مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوحَىٰ اِلَيَّ ۝ یہی شمائل
سراپا فضائل سبحان اللہ کیسا وہ بدن معطر اور جسم منظم تھا - جو سراپا روح مجسم تھا ۔ از فرق
تا قدم ہمہ جان ست آن نہال ۔ گویا ز آب چشمۂ حیوان بر آمدہ ۔ اور ما شاء اللہ عجب شان و شوکت
اور خوشا سطوت و صولت تھی کہ نظرون مین حضرت کی عظمت اور سینون مین اونکی مہابت تھی - قامت
با استقامت معتدل - اور موافق بعض روایات کے کچھہ طرف بلندی کی مائل جس سے سرو آزاد
پا بگل ۔ سرو چون دید آن سہی بالا ۔ گفت سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَىٰ ۔ اور اوسکی مقابل شمشاد

مخجل - طوبی منفعل - ع نخل قدش کہ از چمن جان بر آمدہ * شاخ گلے بصورت انسان بر آمدہ * جو
شخص اوس نہال نے سایہ کی ظل ظلیل عاطفت سے نہال ہوا - زبان حال سے بہی اوسکا مقال ہوا ع قا
است این بالا الف یا سرو یا نخل مراد * یا مگر گلدستہ باغ جنان آراستہ این * سر انور اوس سرور کا بزرگ
معدن کمالات سترگ - ع یہ سر ہی سر سر خداوندی کی سرکار * جو سر سری دیکہی وہ محبت سے ہو سرشار
جس سر کو سراسر ہوا اس سے سر کار * سردار نہین ہی وہ سزاوار سر دار * موی عنبرین گیسو جنہین
شکن نہ چین - غیرت مشک چین - اور مطابق روایت کی بیچیدگی اونکی راستی مین بحد اعتدال بیمثل و بیمثال
جیسے سنبل پریشان حال - شب یلدا کو انفعال - ع افتادہ بروی چو مہش زلف بتاب آسا *
سبحان قدیر جعل اللیل لباسا * جو اوس زلف مسلسل کی سلسلہ مین اسیر ہوکر بند تعلق سے آزاد
ہوا - سنبل اور ادیہ مضمون اوسکو یاد ہوا - زلف تو زنجیر یا قلاب یا مشک ختن * سنبل تر یا سمن یا عنبر
سارا است این * بال اگر کبہی نرمہ گوش حق نیوش سے گذر جاتے تھے - تو حضرت اونکو درمیان سے
دو حصہ کر کر دونو طرف لٹکاتے تھے - رنگ اوس ابرو رنگ عالم کا سرخ و سفید - نور و ضیا مین رشک
ماہ و غیرت خورشید - اور بنا بر بعض روایات کے گندم گون - جیسے آدم شیدا اور آدم زاد مفتون - ع
ہین گرچہ زمانہ کی نئی رنگ نئی ڈہنگ - ہر روز دکہاتا ہی نئی رنگ کی نیرنگ * اس رنگ کی ہمرنگ نگی
اونسے بہت رنگ - اور ہوگئے اپنے رنگ سے کی دانش و فرہنگ * ایسے رنگ کا اوسنے نہ سوچا کوئی ہمرنگ
خود رنگ اوڑا ہوش اوڑی عقل ہوی دنگ * چہرہ انور انجمن حسن کا صدر - جسکی آب و تاب کے
سامنے آفتاب بیتاب - اور بدر بقدر رشک تابش کی تاب لائی نہ تاب آفتاب کی * گر ہو مقابل اوس رخ
تابان کی تاب کے * ع مہ شد تمام تا چو رخ او شود نشد * کاہید باز تا خم ابرو شود نشد * اور
خوبی مین فرد جسکے مقابل صفا مین آئینہ گرد - اور نزاکت مین گرمی گل کا بازار سرد - ع بہر نظارہ
گل روی تو در چمن * گل بر طرف شاخ درختان بر آمدہ * پیشانی نورانی کشادہ - آفتاب مین مہتاب
سے زیادہ - جبین مبین پر عرق کی قطرے مانند گوہر تر - اور خوشبو مین مشک اذفر سے بہتر - ایسے خوشنما جیسے
گل تر پر شبنم یا جرم قمر مین اختر - ع قطرے عرق کے اونکی جبین مبین پہ ہین * تارے جڑے ہین جرم مین

یا ماہتاب کی ہی اوس جبین سی تر عرقِ انفعال ہین ؛ شبنم کی قطری یہ نہین گل پر گلاب کے ؛ ابروی مقدس
باریک و کشیدہ و مقوس - بنا بر اختلاف روایات کے دونون مین باہم اتصال یا انفصال - مگر بہرحال
ہر ایک غیرتِ محرابِ کعبہ و رشکِ ہلال - جو اس محراب مین خم ہوا ہی اوسکا ذکر و شغل ہیم ہوا ہے
یا رب این طاق ہست یا محراب یا قوسِ قزح ؛ یا ہلالِ عید یا ابروی ماہ ست این ؛ آنکھین اوس انسان
العین اور عین الانسان کی سیاہ - حورِ عین و آہوی چین سی باج خواہ - جس انسان کو اوس عینِ مروت کا
معاینہ مد نظر اور نصب العین ہوا - اس مضمونِ پسندیدہ کا ادا کرنا اوسپر فرضِ عین ہوا - ؎ چشم تو جادو ست
یا آہوست یا صیادِ خلق ؛ یا دو بادام سیہ یا نرگسِ شہلاست این ؛ رخسار پر بہار نرم و ہموار
چمن پر گل صدقی ہمہ تن نثار - آب و تاب مین فرد جسکے سامنی چاند ماند سورج زرد - جو شخص اس عارض کی محبت کا
مفروض ہوا - عارض ہونا اس معروض کا اوسپر لازم و مفروض ہوا - ؎ عارضست این یا قمر یا لالۂ حمرا ست این
یا شعاعِ شمس یا آئینۂ دلہاست این ؛ اوس مخزنِ حق بینی کی بینی پاک تابناک باریک و کشیدہ - دریا سے
کچھ بلند نہایت پسندیدہ - اوسکی ضو شمع کی لو سے ؎ شمع کو از بس لگی ہی بینی روشن کی لو ؛ ایسی سبب سے
زینتِ محفل ہے اوسکی لو کی ضو ؛ دہن مبارک - نہ نہایت کوچک چشمۂ آبِ حیات جسکی بات بات
اوس دہانِ گہر فشان کی دُرِ غرر سی جسکا کان جواہر زواہر کی کان ہوا - اس بیت ادا سی رطب اللسان ہوا
؎ حقہ لعل ہست یا سر چشمۂ آبِ حیات ؛ یا دہن یا میم یا طوطی شکر خاست این ؛ لآلیِ متلالی دندان
بیبہا مین گوہر بی بہا سے دو چندان - کشادہ و براق سفیدی مین طاق - نزاکت مین شہرۂ آفاق ؎ ہو آب
آب دُر ابد اسکی ؛ گر ہو مقابل اوس دُرِ دندان کی آب کی ؛ ریش مطہر گھنی لور ہموار اور برابر - چہرۂ
انور پر ایسی زیبا جیسی ہالہ گردِ قمر - یا حاشیۂ مصحفِ مجید پر تفسیرِ اطہر ؎ وہ ریش ہی ہالہ جو ہی
رخِ ماہِ منور ؛ تفسیر ہی وہ رخ ہی اگر مصحفِ اطہر ؛ اوس مالک الرقاب کی گردنِ معلی - مانند گردن
تصاویرِ نقرہ ساز مصقل و مجلی - اور بنا بر دوسری روایت کی مثل ابریق سیمین کی سپید نچے سی ایسی
روشن کہ گویا مطلا - ؎ مدح مین جو لوگ تہی گردن فراز ؛ وصف مین گردن سے گردن جہم سوئی
سینۂ معرفت گنجینہ اور شکم لطافت توام باہم مانند لوحِ سیم سادہ - ایک دوسری زیادہ

بالون سے صاف - صورتِ آئینہ تشرف - مگر مانندِ جوہرِ آئینہ کی نازک بالون کا ایک سیاہ باریک خط سینہ کے
درمیان سے تا ناف - ع آن سینہ بصفا غیرتِ آئینہ * الہام خزینہ معرفت گنجینہ * آدمِ یگانہ زمانہ کا
شانہ صفا کا شانہ - دونو کا درمیان کشادہ شجاعت و قوت کا نشانہ ع وہ کونسی ہی شان جو شانہ مین نہین
اس شان کا شانہ تو زمانہ مین نہین ہی * ساعدِ دستِ حق پرست دراز - بیکسون کا دستگیر بیچارونکا کارساز - کفِ
انگشت پُر گوشت و کشاد - گہر ریزی مین ابرِ نیسان جسکا خانہ زاد - ع از کفِ او کین دو جہان جوعی داد و ست
حاتم و کی کے نشو و شمار * عظامِ عظام مفاصل گنده دعوی قوت و شجاعت کے دلائل - کفِ قدم میمنت
توام گوشت سی مالامال - جسکو ثبات مین نہایت کمال - خوبی مین بیمثیل و بیمثال ع موسیٰ مین کہان الیسن
وہ اپنا یدِ بیضا * دیکہین تو مقابل ہو وہ اُنکی کفِ پا سے * بالجملہ تمام اعضائے زیبا - معتدل اور قوی اور خوشنما
اور نہایت دلکش و دلربا تہے - اور مظہرِ صنائع بدائع حضرت جلّ و علا - اور خوبی مین یکتا - اور جمال مین ہمتا
ع ہر وجہ سی یکتا ہو کسطرح وہ سرور * لاریب بلا واسطہ معلول احد ہے * مثل اوسکا تو واجب ہی کو
ممکن بہی ہوئے * ہان وحدتِ علت میری دعوی کی سند ہے * بیشک وہ حسنِ خداداد دیدنی تہا نہ شنیدنی
بس ایک جلوۂ نورِ خدا سرا پائے نبی ہمتا سی پیدا تہا ع وہ حسن وہ جمال - عجیب و غریب تہے * بس خاتمہ
کہ خدا کی حبیب تہی * جو شخص وہ حسن و جمال دیکہتا تہا حیران ہوتا تہا - اور کبہی زبانِ حال سی ہر عضو کی
دلربائی پر اس فرد سی جو خوبی مین فرد ہے تر زبان ہوتا - ع ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم * کرشمہ
دامن دل میکشد کہ جا اینجاست - اور کسی وقت بسبب نا متناہی ہونے دقائقِ محاسن کے گلشن جمال کی سیر
سیر ہو کر ان بیتون سی جو مضمون بلبند گا گہر مین رطب اللسان ہوتا تہا ع دامانِ نگہہ تنگ و گلِ حسنِ تو
بسیار * گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد * در بزم وصالِ تو بہنگامِ تماشا * نظارہ ز جنبیدنِ مژگان گلہ دارد

اور کسی دم حالِ وجد و حالت مین تضمین رنگین سی عذب البیان ہوتا تہا ع نہ در دلِ سینہ گنجی نہ بدین می درا
همہ جلوۂ خدائی ہمہ شانِ کبریائی * نہ شریک با سوائی نہ ز ماسوا جدائی * ہمہ تن تمام جانی ہمہ نور در قبائی
تو بطور از رخ خود چو نقاب بر کشائی * ز کلیم دل ربائی بجمالِ دلربائی * تو بعرش گر خرامی بادائی دلستانی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی * جو بیس معجزے جسم شریف سی متعلق تہے پہر اسی پہ قیاس کرنا

حالتِ وجد و حالت

کہ حضرت نفس نفیس کسقدر خوارق عادات سی متخلق تھی پہلا معجزہ یہ ہی کہ پیشانی نورانی سی ہمیشہ نور تابان ہوتا تہا۔ اور مانند ماہتاب جبین مبین کی شعاع سی ہر دیوار و در درخشان ہوتا تہا۔ اور جو شخص شب تاریک مین حضرت کی زیارت سی بہرہ ور ہوتا تہا حضرت کے رخ انور سی ایک نور مثل ماہ تابان کی نظر مین اوسکی جلوہ گر ہوتا تہا۔ منقول ہی کہ عائشہ کی ایک سوئی گم ہوئی۔ جسوقت حضرت نی دولتخانہ مین تشریف شریف ارزانی فرمائی۔ تو حضرت کی چہرہ کی روشنی سی وہ سوئی ہاتہ آئی۔ ؎ کیا ذکر اونکی رخکی پہلا آفتاب کا ٭ ایک ذرہ آفتاب ہی جسکی جناب کا ٭ اور جس وقت دست حق پرست۔ جسکی مقابل ید بیضا پست بلند کرتے تہی تو حضرت کی تابدار اونگلیون سی دستہ شمع روشن کی جلوی نظر آتی تھی ؎ ید بیضا ضیا مین اونگلیون کا تہا تلک پہونچا ٭ کل آئی اونکو جیب بہرا جو پنجہ پنج شاخہ کا ٭ دوسرا معجزہ یہ ہی کہ خوشبو حضرت کی جسم شریف سی ایسی آتی تہی۔ جس سی رستی بستی تھے۔ گلی گلی مہک جاتی تہی چنانچہ حضرت جسوقت کسی راہ سی گذر فرماتی تہے۔ تو لوگ اوسی خوشبو سی اوسکا پتہ لگاتی تہی۔ اور عرق حضرت کا خوشبو مین ایسا کامل تہا۔ کہ اور عطرون مین شامل ہوتا تہا۔ یعنی اس درجہ اطیب تہا کہ اور عطر ذکی عطریت بڑہانے کا سبب تہا۔ ؎ خوشبوی جسم پاک سی کوچی مہکتی تہی ٭ جائی عرق گلاب کے قطری ٹپکتی تہے ٭ منقول ہی کہ ایک ڈول پانی حضرت کی روبرو پیش کیا۔ اور اوسمین سی حضرت نی ایک چلو پانی سی مضمضہ فرماکر اوسی ڈول مین ڈالدیا۔ اوس کلی سی بکلی پانی خوشبو مین مشک اذفر سی بہتر ہوگیا تیسرا معجزہ یہ ہی کہ حضرت کا جسم شریف ایسا لطافت قرین صفا آئین۔ نور آگین تہا۔ کہ جب دہوپمین کہڑی ہوتی۔ یا راہ چلتی تو سایہ نہین تہا۔ ؎ تنش را بود جان پاک مایہ ٭ ندید از جان کسی بر خاک سایہ ٭ ؎ یہ بہی رفر جو اوسکی سایہ نتہا ٭ کہ رنگ دوئی وہان سمایا نتہا ٭ چوتھا یہ ہی کہ جو شخص حضرت کے ساتہ چلتا تہا۔ اور ہمراہی کا شرف پاتا تہا۔ ہر چند کشیدہ قامت ہوتا تہا۔ مگر حضرت کا قامت با استقامت بقدر ایک سر و گردن کی اوس سی بلند نظر آتا تہا۔ ؎ عجب امت کا والی تہا کہ ہر والی سی والا تہا ٭ عجب تہا قامت بالا کہ ہر بالا سی بالا تہا پانچوان ؏ یہ ہی کہ ابر سر انور پر سایہ کرتا تہا۔ اور حضرت کی ساتہ ساتہ پہرتا تہا ؎ شہنشاہ دین تہا وہ عالیجناب ٭ ہمیشہ رہا سر پہ چتر سحاب ٭ چھٹا یہ ہی کہ کوئی پرندہ سر انور پر ہوکر پرواز نکرتا تہا

اور کوئی جانور جیسی مکھی اور مچھر جسم اطہر پر قدم نہ دہرتا تہا اور بالای سر پرند نہ ماری تہا پر کوئی ⁂ پشتہ
مگس نہ بیٹہتا تہا جسم پر کوئی ⁂ **ساتوان** یہ ہی کہ رویت حضرت کی پس و پیش یکسان ہوتی تہی ۔ اور پس پشت
کی ہر چیز مثل اشیاء مقابلہ کی حضرت پر عیان ہوتی تہی سو ہو سراپا نور مثل شمع جو روشن نفس ⁂
پیش و پس سی دیکہنی مین کیا ہی اوسکی پیش و پس ⁂ **آٹہوان** یہ ہی کہ حضرت کی خواب و بیداری ایک
کیفیت پر جاری تہی ۔ اور باوجود اسکی کہ حضرت سوتی تہی مگر قوتین اور حواس ادراک و احساس
سے معطل نہوتی تہی ۔ اور آوازِ ملائکہ کی سماعت اور اونکا مشاہدہ فرماتی تہے ۔ اور لوگونکی
مافی الضمیر پر اطلاع پاتی تہی سو مثل آئینہ تہا وہ قلب منیر ⁂ منعکس تہا اوسمین ہر ما فی الضمیر ⁂
نوان یہ ہے کہ بدبو مشام والا مقام تک پہنچاتی تہی ۔ اور اوس دماغ عالی تک راہ نپاتی تہی
سو بدی سی بعد تہا اوس پاک ذات کو پیا تنک ⁂ کہ بوی بد کی رسائی نہتی دماغ تلک ⁂ **دسوان**
یہ ہی کہ جس کنوئین مین حضرت آب دہان برکت نشان ڈالتی تہے پر آب ہوتا تہا ۔ اور جس مریض پر
ملتی تہے صحت و شفا سی کامیاب ہوتا تہا ۔ چنانچہ خیبر مین امیر خیبر گیر ذاتی کی لعب و رحیم چشم سی
فورا شفا پائی ۔ اور وہان کی سخت و دشوار لڑائی مین (اعنی فتح) فتح و نصرت اوس کرار غیر فرار کی ہاتہ آئی
سو کیونکر بیان ہو جیسا دہن کا لعاب تہا ⁂ آب حیات جس سی خجل ہو وہ آب تہا ⁂ اور دست
مبارک جس طعام تک پہونچاتے تہی ۔ برکت اوسمین ظاہر ہوتی تہی اور تہوری کہانی سی بہت
لوگون کو سیر فرماتی تہی ۔ چنانچہ خندق مین جب جابر انصاری کے طعام قلیل سی دست اقدس
مس ہوا ۔ ایک بزغالہ اور جو کا ایک صاع سات سو آدمیون کو بس ہوا سو وہ مبارک ہاتہ جس کہانی
ہوتا تہا ماس ⁂ ہوتی تہی افزایش اوسمین نہایت بیقیاس ⁂ **گیارہوان** یہ ہی کہ وہ افصح
العرب والعجم سب لغتون کو سمجہ لیتی تہی ۔ اور سب زبانون مین باتین کہہ دیتی تہی سو کیون نہ بات
اونکی بہلا غیرت نبات ⁂ کیا بات اونکی بات کی ہو وحی جنکی بات ⁂ **بارہوان** یہ ہی کہ ریش
شریف مین سترہ بال سفید تہی ۔ جو چمک مین مثل خورشید تہی سو ریش شریف سیاہ مین چند سفید
بال تہی ⁂ ایک سر مو نہین ہی فرق صاف فلک پہ ہلال تہی ⁂ **تیرہوان** یہ ہی کہ پشت اوس

ت پناہ عالم کی مہرِ نبوت سی مزین تھی جو آفتاب سی زیادہ پُر روشن تھی ؎ مہر سی پر نور تھی یا سپہرِ
پر ضیا مُہرِ نبوت سی جو مُہر ؛ اور مہرِ نبوت کا یہ اسلوب تھا کہ دو سطرین تھین قلمِ قدرت سی پہلے
مین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور دوسری مین مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مکتوب تھا۔ چودہوان ۔ یہ ہی کہ
اصابعِ منفیض منابع سی اسقدر آب روان ہوا کہ ایک گروہِ کثیر سیراب ہو کر اوس دریای فیوض کی مدح و
ثنا سے تر زبان ہوا ؎ ابر کو نسبت بھلا کیا اوسکی دستِ جود سی ؛ اونگلیو مین جب ہو عالم
ابرِ دریا بار کا ؛ پندرہوان یہ ہی کہ جس وقت انگشتِ مبارک سی چاند کی طرف اشارہ کیا۔
فوراً اعجاز سی دو پارہ کیا ؎ دو نون شد دو نیم از حلقۂ ماہ ؛ چہل را ساخت شصت او دو پنجاہ
اسی طرح جس وقت آفتاب کی رجعت کا قصد فرمایا۔ تو بعد قریب غروب ہونیکی واپس آیا۔ اور اتنا
لمبا ہوا کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب نی وقتِ فضیلت مین نمازِ عصر کو ادا کیا۔ اور پہر آفتاب بہ
دفعہ غروب ہو گیا ؎ پنجہ اوس کا کیون نہ پہیری پنجہ خورشید کو ؛ دو کری جب ایک اونگلی کا اشارہ چاند کو ؛
سولہوان یہ ہی کہ سنگریزی دستِ حق پرست مین تسبیح ادا کرتی تہے۔ اور لوگ سنا کرتی تہے
؎ کیا ہوا منکر اگر کوے سفیہِ سنگدل ؛ دال ہی اوسکی نبوت پر کلام احجار کا۔
ستر ہوان یہ ہی کہ حضرت ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ اور آلایش خون وغیرہ سی پاک اور پاکیزہ تولد
کی جانب سی متولد ہوئے۔ اور پہر منہ طرف کعبہ کی کر کے ساجد ہوئے ؎ ہوا پیدا کیا سجدہ جو
ساجد ہو تو ایسا ہو ؛ ولادت سی عبادت کی جو عابد ہو تو ایسا ہو ؛ اور سجدہ سی فارغ ہو کر دستِ
حق پرست طرف آسمان کی اوٹھایا۔ اور حق تعالی کی وحدانیت اور اپنی رسالت کا اقرار فرمایا۔ اور بعد
ولادت ایک بوی خوش جو بوئے مشک اذفر سی بہتر تہی حضرت سی لائح و فائح ہوئی۔ اور جہانکو
معطر کیا۔ اور ایک نور حضرت سی ساطع و لامع ہوا اور مشرق و مغربِ عالم کو منور کیا ؎ نور سی اوسکی
جہان روشن ہوا ؛ بو سی اوسکی خاکدان گلشن ہوا ؛ اٹھارہوان یہ ہی کہ حضرت ہمیشہ
احتلام سی محفوظ و مامون رہی۔ اور شیطانی احلام سی سالم و معصوم رہے ؎ بس جو شخص بھلا
موردِ الہامِ خدا ہو ؛ ابلیس جو تلبیس کری اوسکی تو کیا ہو ؛ اونیسوان یہ ہی کہ فضلہ حضرت کے سی

بوی مشک آتی تہی - اور کوئی اوسکو دیکہتا نہین تہا بلکہ حکمِ خدا سی زمین اوسکو اپنی اندر چہپا لی
نگلجاتی تہی
سے معطر کیسی خوشبو نسے وہ جسم مطہر تہا ۞ کہ فضلہ جو جدا ہوتا تہا مثلِ مشکِ اذفر تہا ۞
بیسوان یہ ہی کہ وہ شہسوار براقِ آسمان رفتار جن چوپاؤن پر سوار ہوتی تہی - قوی اور
جوان اور خوش رفتار اور راہوار ہوتی تہی سے جس اسپ و شتر پر ہوئی وہ سوار ۞ ہوا تیز
رفتار اور راہوار ۞ **اکیسوان** یہ ہی کہ حضرت ایسی قوی تہی کہ قوت مین کوئی شخص آپکی برابری
اور زور مین ہمسری نکر سکتا تہا سے ہر زبردست پیش زورش زیر ۞ بود در جنب او چو زرد
شیر ۞ **بائیسوان** یہ ہی کہ تمام مخلوقات حضرت کی احترام کی رعایت بجالاتی تہی - اور حضرت جس
شجر و حجر پر گذر فرماتی تہی سب حضرت کو سلام کرتی تہی اور واسطی تعظیم کی خم ہوجاتی تہی
اور طفولیت مین یہ سامان تہا کہ ملۂ ماہان حضرت کا گہوارہ جنبان تہا سے جو عقل سی بے بہرہ ہین
مثلِ شجر و سنگ ۞ ان سب پہ جب اوس شاہ کی تعظیم ہو لازم ۞ انس و ملک و جن جو ہین ذی عقل و مکلف ۞ پہر انپہ نکیون
آپکی تسلیم ہو لازم ۞ **تئیسوان** یہ ہے کہ زمینِ نرم پر حضرت روانہ ہوتی تہی - اور مطلق نقش پا نہوتے تھے - سے
مور زیر پا ان تحر سلیمان رود ۞ بر زمین نرم چون مطلق نہ نقش پا شود ۞ اور کبہی حضرت سخت پتہر پر روا ہوتی تہی اور
قدم میمنت شیم کی نشان نمایان ہوتی تہی سے تہی طبیعت مین یہ نرمی جب وہ شاہ سرفراز ۞ سخت پتہر پر قدم رکہتا تہا ہوتا تہا
گداز ۞ **چوبیسوان** یہ ہی کہ حقتعالی نے حضرت کی ہیبت دلون مین ایسی ڈالی ہی کہ
باوجود تواضع اور انکسار و شفقت و مرحمت کی ہر شخص حضرت کی مواجہہ مین آنکہہ جہپکتا تہا
اور چہرۂ انور کو نگاہ بہر کر دیکہہ نسکتا تہا اور جو کافر و منافق کہ حضرت کو دیکہتا تہا کانپتا تہا
اور ڈرتا تہا - اور دو مہینی کی راہ سی حضرت کا رعب کافرون دلونمین اثر کرتا تہا سے اللہ
نے بخشا تہا عجب رعب نظر مین ۞ تہا آنکہہ ملایکانہ مقدور بشر مین ۞ اور سوا ان معجزات
کی اور معجزات سرورِ کائنات کے بیشمار و لا انتہا - اور لا تعد اور لا تحصی ہین - تفصیل اونکی بطرز
اجمال نہ تعسر و اشکال ہی - بلکہ متعذر و محال ہے - اس درجہ معجزات متواتر و متوالی ہوتے
تہی کہ حضرت کی افعال و اقوال کمتر معجزات سی خالی ہوتی تہی - تمام معجزات سی اعلی و افضل

اور حمدہ و اکمل قرآنِ مجید اور فرقان حمید ہی جسکا اعجاز دائم ہی اور قیامِ قیامت تک قایم
ہے۔ وجوہ اوسکی اعجاز کی کثیر ہین۔ علمِ کلام کی کتابونمین تحریر ہین۔ اونکی علاوہ اوسمین صاف
دعوی ہی کہ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ یعنی اگر
تمکو قران کی خدا کیطرف سی نازل ہونمین شک ہو تو آؤ۔ ایک سورہ مثل اوسکی بنالاؤ۔ وقت
بعثتِ رسولِ اخر الزمان سی الی الآن بیشمار کفار نے حضرت کی نبوت سی انکار کیا۔ اور کفر پر اصرار
کیا۔ اور طرح طرح کے مزخرفات مین کتابین تصنیف کرکے اپنی خبثِ باطن کا اظہار کیا
مگر مثل قرآن کے ایک سورۂ قصیرہ کی ایک سورہ بہی کبہی نہ طیار کیا۔ حالانکہ بعض سورے
قرآن مجید کے اتنے اخصر ہین کہ اونمین سوای بسم اللہ کے تین آیتین مختصر ہین۔ خصوصًا عرب جو
کہ ماخذ فن ادب و اہلِ زبان تہے۔ اور زمانِ برکت نشانِ رسولؐ وصحابہ مین علم فصاحت و
بلاغت و معانی و بیان مین ہمہ دان اور یکتای زمان تہے۔ ان لوگون نے باوصف شدت
حمیت کے قرآن مجید کی معارضہ سی فرار کیا۔ اور عاجز ہوکر جدال و قتال اختیار کیا۔ جسکے سبب
سے نہایت ذلیل وخوار ہوئی کہ اونمین سی اکثر تو فی النار ہوئی۔ راہی دار البوار ہوئی۔ اور اونکے
اہل وعیال قید بندگی و کنیزی مین گرفتار ہوئے۔ اور بعضے وطن آوارہ اور غریب الدیار ہوئے
بھر کیف۔ قولِ مشہور آخِرُ الْحِیَلِ السَّیْفُ اونکی عجز سی کاشف ہی۔ چنانچہ ہر عاقل
اس سی واقف ہی اگر وہ لوگ مثلِ قرآن کے ایک سورہ بنانی پر قادر ہوتے۔ بالضرور اس
امر پر مبادر ہوتے۔ اور افعالِ فتنہ انگیز اونسی نہ صادر ہوتے۔ اور ایک سورہ بنا کر
دلکی حسرت نکالتے اور ان بلاؤن کو اپنی سر سی ٹالتے۔ اور آپ کو طرح طرح کی مصیبتون مین
نہ ڈالتے۔ اسلئے کہ جو طریق اسہل و اقرب ہی۔ بنسبت مشکل و اصعب کی اختیار کرنا اسکا
عقلاً و عرفًا اولی و انسب اور احری و اصوب ہے۔ اور یہ احتمال کہ مثل قرآن کسینے بنایا ہوگا۔ مگر وہ مشہور
اور منقول نہین۔ صرف وسوسہ اور محض سفسطہ ہی کہ ہرگز ہرگز قابلِ قبول نہین مسیلمہ
کذاب نے اگرچہ کچہ بکا۔ مگر مثلِ قران کی ایک آیت بہی نہ بنا سکا۔ کہان اوسکی خرافات

کہان آیاتِ کتاب ہدایت آیات اینَ الثریا مِنَ الثریٰ واینَ الدُّر مِنَ الحصیٰ

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ اس تقریر سی اعجاز قران کی تحقیق ہوئی۔ اور اس آیہ
کریمہ کی تصدیق ہوئی۔ قُل لَئِنِ اجتمعتِ الجِنُّ والانسُ علیٰ اَن یاتوا بمثل
ھٰذا القراٰنِ لا یاتونَ بمثلہٖ ولو کانَ بعضُہم لبعضٍ ظہیراً ع قرآن بہی
معجزہ ہی جناب رسول کا ؛ ہی اوسمین آب و رنگِ رسالت کی پہول کا ؛ لبریز ہی تمام خبرہای غیب سے ؛
خالی ہے مثل ذاتِ خدا عیب و ریب سی ؛ ہے وہ فصاحت اوسمین کہ جو لاجواب ہی ؛ لاریب
یہ کتاب خدا کی کتاب ہی ؛ اور معجزات سے حضرت کی ایک اخبار بالغیب ہی۔ جسمین کچہ شک ہی نہ ریب
ہی۔ اوسکی بہی اتنی مقدار ہی۔ جسکا حصر و شمار دشوار ہے۔ اگر روایتین اوسکی مجملاً لکہی جاوین
تو ایک کتاب ضخیم مین نسماوین۔ اور اسمین کئی قسمین ہین۔ ایک وہ کہ جسکو پیشین گوئی سی تعبیر کرتی ہین
ہم بعض کو اوسمین سی اشارۃً تحریر کرتے ہین۔ چنانچہ اہلبیتِ عصمت و طہارت کی مظلومیت۔ جناب امیر و
حسنین علیہم السلام کی شہادت۔ اور مفصلاً شہادت کی کیفیت۔ بنی امیہ کی ہزار ماہہ حکومت۔ بنی عباس
کی سلطنت۔ کفار کی دوامِ دولت۔ حضرت امیر کا ناکثین و قاسطین و مارقین سی جدال و قتال۔ سلاطین
عجم کی سلطنت کا انقراض و زوال۔ حضرت عمار یاسر کا گروہ باغی کی ہاتہ سی شہید ہونا۔ اور حضرت ابوذر
کا مظلوم و مدینہ منورہ سی شہر بدر و طرید ہونا۔ حضرت امام رضا علیہ آلاف التحیۃ والثنا کا فریب مامون
نہ مامون ہونا۔ اور آخر کار مظلوم و مسموم شہید ہو کر خراسان مین مدفون ہونا۔ اہلبیت و صحابہ کے
اکثر واقعات۔ طرح طرح کی اور کوائف و حالات۔ یہ سب امور قبل ظہور حضرت نے بیان فرمائی۔ اور اپنی اپنی اوقات
و ازمان مین مطابق بیان کے ظہور مین آئی۔ اور اسی قبیل سی یہ ارشادِ صداقت انبیاد ہی جو خیبر مین فرمایا
کہ کل اوس شخص کو علم عطا کرونگا۔ جو کرار غیر فرار ہی۔ اور اوس پر فتح کا اس حصار کی انحصار ہے۔
اور حضرت کردگار و رسول پروردگار اوسکو دوست رکہتی ہین۔ اور وہ بہی خدا اور رسول کا دوستدار ہے
پہر دوسری روز حضرت امیر صغیر و کبیر دست گیر مسکین و یتیم و اسیر۔ کرار غیر فرار۔ صاحب ذو الفقار شاہ
دلدل سوار۔ کشائندہ قلعہ خیبر کشندہ مرحب و عنتر۔ فاتح بدر و حنین مقتدائی خافقین مجاہد

مخاطب اَنْتَ مِنّی بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ - مقصد اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ
وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمْ رَاکِعُوْنَ - امام المشارق والمغارب - مظہر العجائب والغرائب
مفرق العساکر والکتائب - مخزن ... والمفاخر والمناقب - غالب کل غالب - مطلوب
کل طالب - امیر المومنین - یعسوب الدین - قائد الغر المحجلین علی ابن ابیطالب - علیہ وآلہ
الاطائب - سلام اللہ الملک الواہب - کو وہ علم ظفر پرچم - اور رایت فتح آیت - اونشان
نصرت نشان کرامت فرمایا - اور موافق ارشاد کے وقوع مین آیا - دوسری صورت یہ ہی کہ امور
گذشتہ کو حضرت بتا دیتے تہے - چنانچہ جو باتین منافق اپنے گہروںمین کہتے تھے - اور جن اشغال مین
مین صحابہ اپنے مکانونمین مشغول رہتے تہے - حضرت اونکو جتا دیتے تہے تیسرے صورت یہ ہی کہ بعض
وقایع دور دور شہرون مین واقع ہوئی - اور حضرت فی الفور اوس پر مطلع ہوئے اور اوسیوقت اوسی طرح اصحاب
اور اونکی کیفیت سے خبردار کیا - چنانچہ حضرت جعفر طیار اور زید اور عبد اللہ بن رواحہ کی شہادت
بادشاہ عجم کی ہلاکت - نجاشی بادشاہ حبشہ کی دنیا سے رحلت - اسیطرح اور حوادث کی
کیفیت - باوصف بعد مسافت یہ واقعات اپنے اپنے اوقات مین ہی سرور کائنات پر منکشف
ہوئی اور حضرت ذی اخبار سے اور لوگ بہی اوس سے واقف ہوئی - پہر جب تحقیق ہوئی - تو حضرت کی اخبار
صدق آثار کی تصدیق ہوئی - چوتھی صورت یہ ہی کہ حضرت مافی الضمیر سے آگاہ ہوجاتے ہی
چنانچہ اگر شخص جسواسطے حوائج کے خدمت سراسر برکت مین آتے تہے - بیان حاجت سے پہلے اونکا
جواب باصواب حضرت ارشاد فرماتے تھے - اور اونکی حاجت برلاتے تہے - اور ایک معجزات سے
ماجرا معراج کا ہے - جو نہایت عمدہ معجزہ بزم رسالت ذی سراج وہاج کا ہی جس سے حضرت
ایسے مدارج پر فائز اور ایسے معارج پر عارج ہوئے - جو تحریرا اور تقریرا دائرہ امکان سے باہر
خارج ہوئی - عقلاً و نقلاً جیساکہ چاہئے معراج جسمانی کا ثبوت ہی - اور منکروںکا ہر شبہ
اَوْھَنُ مِنْ بَیْتِ الْعَنْکَبُوْتِ ہی - اصل معراج جسمانی - اور حالت بیداری مین عروج
آسمانی - آیات متکاثرہ قرآنی - اور اخبار متواترہ رسول ربانی سے آشکار ہی - اسیواسطے

اوسکا اعتقاد ضروریات دین مین شمار ہی - اور اوسکا انکار شعار اسلام سے برکنار ہے
اور منکر معراج داخل زمرۂ کفار ہی - اور جس شخص کو معراج مین صرف صعود روح کا اعتقاد
ہے - اوسکی عقیدہ مین فتور عقل بین بنا ہی - اور فلاسفہ کے اقوال واہیہ پر اوسکو اعتماد
اور اونمین کے بعض مزخرفات پر اوسکی بنیاد ہی - اور اسطرح جس کا یہ خیال خام ہی - کہ معراج خیر الانام
محض واقعۂ خواب اور رویا فی المنام ہے - اور منشاء اوہام یا تو اجرام فلکی کا امتناع خرق و
التیام ہے - جسکا التزام خرق اجماع اہل اسلام اور التیام فلاسفہ لیام ہی - معہذا دلیل
امتناع خود ناقص و ناتمام ہی - اور اوسمین اہل کلام کو الکلام کلام ہی - چنانچہ اوسکا نقض
و ابرام مصنفات علمائے اعلام مین بتفصیل تمام زیب ارقام ہی - اور یا حرکت معراج کی
سرعت مین حیرت و مدہوشی ہی - جسمین دیدہ و دانستہ شعاع بصر سے چشم پوشی ہی - ہر بصیر
خبیر ہی کہ یہ شعاع ایک لحظہ مین کہانسی کہان - اور ایک لمحہ مین زمین سے تا آسمان جاتی ہے
اور اس سے یہ بات کہ ایسی حرکت سریعہ ممکن الوقوع بلکہ اکثر الوقوع ہے خوب سمجھہ مین آتی ہے
پس ظاہر ہوا کہ معراج کی جملہ امور ممکن و مقدور ہین - اور سب ممکنات حضرت قادر مطلق سے
جائز الصدور ہین - وہ ہر ممکن پر قادر ہی - اور ہر ایک اوسی سے صادر ہی - اور وقوع ایسی امور
عجیبہ کا اوسکی قدرت کاملہ سے کچہ بعید ہے نہ نادر ہے - بہر حال حالات معراج مین کسیطرح
امتناع ہی نہ استحالہ ہی - اور قرآن و حدیث مین اوسکا حوالہ ہی - پس مسلمانونکو تصدیق اوسکی
ضرور ہے ولا محالہ ہی - بلکہ معراج سید ابرار - بتعدد و تکرار - اور دربار دربار حضرت
باریمین چند بار بار - اخبار و آثار سے آشکار ہی - اور سیر کائنات کا عروج سموات و مشاہدہ
عجائبات و ملاحظہ آیات بینات بکرات و مرات روایات سے ظہور مین کالشمس فی وسط النہار
ہے - مگر یہ حدیثین متفرق ہین - اسلئے حسب ارشاد اخوند مجلسی رح کی اونمین تین احتمال مستطرق
ہین - ایک یہ کہ حضرت مکہ معظمہ مین دو مرتبہ معراج کی رتبہ قصوی سے ممتاز ہوئے ہون - اور
وبیس مرتبہ مدینہ منورہ مین اس درجہ علیا سے سرفراز ہوئے ہون - دوسرا یہ ہے کہ معراج مین

دو مرتبہ عرشِ پاک تک وصول ہوا ہو۔ اور باقی صرف افلاک تک معراج کا حصول ہوا ہو۔
تیسرا یہ ہی کہ معراج دو مرتبہ جسمانی ہوئی ہو۔ اور باقی روحانی۔ اب کچھ معراج کی کیفیت
جسطرح کہ اخبارِ معتبرہ سی معلوم و مفہوم ہوتی ہی۔ بسبیل اختصار مرقوم ہوتی ہے۔ کہ ایک
شب جو شب ہو مین منتخب تہی۔ اور تمام لیالی سی عالی اور بحید خیر و برکت کا سبب تہی۔ وہ شب
اسدرجہ برکات بہری ہوئی۔ کہ شہرت اوسکی شہرہ شہر ہوئی۔ اور اوسی کی بدولت لیلۃ القدر
خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ہوئی۔ اوسکی سواد کو روشنی اسقدر بہرہ کہ اوسکی ہمرنگی سی سیاہی دوات
کا نام روشنائی ٹہرا۔ کور سواد اوسکی سواد سی روشن سواد ہوئی۔ مرضِ کور سوادی دور ہوا۔
اور سواد عالم اوسکی بیاض کی بدولت نور و ضیا سی معمور ہوا۔ وصف اوسکی بیاض کا بیاض میں
نہ آئی۔ بلکہ دفتر و نمین بہی نسمائی سے شد از سبو حیان گردون صلا دہ۔ کہ سُبْحَانَ الَّذِي
أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ ؛ شبِ وصل ستالی شد نائبہ ہجر ؛ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؛
جبرئیل امین بحکم رب العالمین خدمتِ سید المرسلین میں آئے۔ اور ایک براق ساتہ لائے۔
سبحان اللہ کیسا براق برق آسا براق۔ مشی مین مشاق۔ طاقت بین طاق۔ عرش پرواز
گام مشتاق۔ سرعت مین شہرۂ آفاق۔ سراسر اعجاز۔ عرش پرواز۔ شوخ طناز۔ خوش انداز۔
خوش گام خوش لگام۔ خوشخرام خوش انجام۔ نمونۂ قدرتِ قادرِ بیمثال۔ چارپایہ اور صاحب بال
عالی ہمت بلند اقبال۔ دور رو۔ تیز رو۔ جیسی برق۔ عرقِ خجالت مین غرق۔
اور بُعد غرب و شرق۔ اوسکی دو قدم کا فرق۔ توصیف مین اوسکی میدانِ خیال تنگ۔ اور
توسنِ دانش و فرہنگ لنگ۔ اوسکی ہر چال و ہال نیا رنگ و ڈہنگ۔ اور بموجب
حدیث تمام چوپایون سے خوشرنگ۔ اور اوسکی سرعت مین ہوش مدہوش۔ عقل
دنگ۔ السریع السیر۔ کہ اوسکی سیر کے مقابل طیرانِ طیر خیر۔ بلکہ اوسکی
ہمراہی سے مرغان اولی اجنحہ کی حالت غیر۔ ملال اوسکا نعل ہی۔ جو آسمان کی پاس بطور
نقطہ ہے۔ اور فلک اعظم اوسکے کاوہ کی اقصر دایرہ کی مرکز کا نقطہ ہی۔ خود صاحب معراج

انبیاکی سرتاج تمام انبیا سی جنکا نور مقدم - اور ظہور موخر ہوا - فرماتی ہین کہ حکم الہی سی براق
میرا مسخر ہوا - جو بہشت کی چوپاؤن سی ایک معتدل القامت چوپایہ ہی - اور اسی تیز رفتاری
مین یہ بلند پایہ پایا ہی - کہ اگر خداوند عالم اوس کو جولان پر مامور کرے - تو تمام دنیا اور
مقامات آخرت پر بالجملہ ایک مرتبہ مین مرور کرے - منقول ہی کہ جسوقت وہ شہسوار براق
کسی پہاڑ پر چڑہتی تہے - تو براق کے ہات گہٹتی تہی اور پانون بڑہتی تہی اور جب نیچی کو ملبسی اُترتے
تو اوسکی ہات بڑہتی تہے - اور پاؤن گہٹتی تہے - اور بنابر دوسری روایت کی جبرئیل و میکائیل و
اسرافیل بامر ملک جلیل براق لیکر بارگاہ رسالت پناہ مین نازل ہوئی - اور اوسوقت کی خدمت
بجا لانے
گذاری ہر ایک کو شرف حاصل ہوئی - کوئی لجام خوش خرام تہاما مگر نیک انجام خجستہ فرجام ہوا -
اور ایک رکاب سعادت انتساب تہامی سی کامیاب و فایز المرام ہوا - اور کسینی گوشہ زین زینت گزین
و لباس تقدس اساس اوٹہایا - اور شرف بیقیاس پایا ہے

کیونکر بیان ہو وہ تجمل وہ احتشام — حاضر ہوئی سوار حضرت وہ خوشخرام
وہ نوجہان جسکے دو گامہ کا ایک گام — چارونطرف تمام ملائک کا اہتمام

پکڑے کوئی رکاب تہا بنے کوئی لجام
کوئی لباس و زین کو اوٹہائی باحترام

اس شانکی بیان مین خرد کند دست — وہ ست اسکہ جو مضمون چست ہی خوب
مصرع جو یہ پڑہین تو مناسب اور در ست — خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست

بس دیکہکر یہ شان رسالت پناہ کی
تہی ہر طرف بلند صدا واہ واہ کی

براق اضطراب مین آیا - جبرئیل نی اوسکی مونہ پر ایک طمانچہ لگایا - اور کہا ای براق ساکن اور مطمئن ہو
اسلئے کہ کوئی پیغمبر تیری پشت پر نہ سوار ہوا ہے نہ سوار ہوگا - بس یہ رکوب برکت اسلوب
تیری واسطے مایۂ عزت و افتخار ہوگا - غرض براق سواری رسول باری سی بہرہ مند ہوا - او

اور وہان سے کچھ بلند ہوا - جبرئیل حضرت کی ہمراہ اتی تہے - اور آیات زمین و آسمان حضرت کو ملاحظہ
کراتی تھے + حضرت فرماتی ہین کہ ناگاہ اثنا ے راہ مین ایک منادی نے داہنی طرف سے اور پہر دوسرے
منادی نی بائین طرف سے مجھکو آواز دی - مینے اونکو کچھ جواب ندیا - اور اونکی طرف مطلق توجہ نکی
پھر ایک عورت جو مکشوف الذراعین تہی - اور تمام دنیا کی اوس پر زیب و زین تہی - میرے روبرو
آئی - اور زبان پر یہ گفتگو لائی - کہ اگر نظر کیمیا اثر کی توجہ پاون - تو کچھ معروض عرض مین لاؤن
مینے اوسکی طرف بالکل التفات نکیا - اور اوسکو کچھ جواب ندیا - بعد اوسکی تہوڑی راہ طی کرکے
مینے ایک امر جگر گداز کا ادراک کیا جسنے مجھکو مضطرب و خوفناک کیا - پھر ایک جگہہ جبرئیل نے مجھکو
ٹھہرایا - اور اونکی کہنی سے وہان مین نماز بجا لایا - جبرئیل نے پوچھا آپ اس مقام کو پہچانتے ہین - اور اس
شہر کا نام جانتی ہین - مینے انکار کیا - تب جبرئیل نے اسطرح اظہار کیا - کہ طیبہ یعنی مدینہ طیبہ اس
شہر کا نام ہے - اور یہی آپ کی ہجرت کا مقام ہے - یہان سے پھر مین براق پر چڑہا - اور جسقدر چلا
جاتا تہا آگے بڑہا - ایک اور مقام پر جبرئیل نے کہا - یہان قیام کیجے - اور نماز کا اہتمام کیجے - مینے وہان
نماز ادا کی - جبرئیل نے اوس مقام کا نام بتانیکی استدعا کی - مینے کہا اے جبرئیل امین مین واقف نہین ہون
جبرئیل نے کہا یہ مقام پر نور کوہ طور ہے - یہان بڑی بڑی کام انجام ہوئے - خداوند علیم اور حضرت
کلیم ہمکلام ہوئے - اسکی بعد مین پھر سوار ہوا - اور روانگی پر طیار ہوا حسب مشیت ایزدی کچھ مسافت
طی کی - جبرئیل کی کہنی سے ایک اور جگہہ نزول ہوا - اور مین وہان بھی نماز مین مشغول ہوا - جبرئیل نے
نام مقام استفسار کیا - مینے لاعلمی کا اظہار کیا - جبرئیل نے کہا اعالی فہم یہ خانہ لحم ہے - اور مقام دلکش
دلکشا - نواح بیت المقدس مین حضرت عیسی کا مولد و منشا ہے - یہان سے روانہ ہوکر مینے
بیت المقدس مین قیام کیا - اور براق کو اوسی جگہہ جہان پہلے پیغمبر اپنی سواریان باندہتے تھے
حلقہ در سے باندہ دیا - اور جبرئیل کے ساتہہ پہلو بہ پہلو مسجد مین گیا - وہان ابراہیم اور موسی اور
عیسی علیہم السلام اور انبیاے کرام کو دیکہا کہ خداوند عالم نے ان حضرات کو میرے احترام کے واسطے جمع کیا تہا
پہر وہان اقامت ہوئی - اور نماز تیاری جماعت ہوئی - میرے اعلانون یہ مضمون تہا کہ جب حاضرین نماز جماعت

ادا کرینگے - تو جبرئیل کی اقتدا کرینگے - مگر جس وقت صفونکی ترتیب ہوئی - اور شروع نماز کی نوبت
ہوئی - جبرئیل نے میرا بازو پکڑ کر مجھکو امام کیا - اور مینے ان حضرات کی امامت پر اقدام کیا - اور یہ گفتگو
از راہ مباہات اور افتخار ہے - بلکہ سچی بات اور امر واقعی کا اظہار ہے - اسکے بعد ان پیغمبرونکے
امتون کا خزینہ دار میرے پاس تین کاس لایا - دیکھا تو کسی مین دودہ کسی مین شراب اور کسی مین پانی
پایا - اوسوقت ایک ہاتف کی آواز آئی کہ اگر پانی کی طرف توجہ فرمائے تو اسمین ایک بسر ہو غرق
ہوگا کہ اسکی امت بھی غرق ہوگی اور خود بھی غرق ہوگا - اور اگر شراب اسکی دلخواہ ہوگی - اور
اوسکی طرف رغبت کی نگاہ ہوگی - تو خود اور امت بھی گمراہ ہوگی - اور اگر شیر کو پسند کریگا - تو آپ
کو اور امت کو ہدایت سے بہرہ مند کریگا - غرض مینے کاسہ شیر لیا - اور اوسمین سے کچہ پیا - تب جبرئیل نے یہ
خوشخبری سنائی - کہ اب آپنے ہدایت پائی - اور آپ کی امت بھی راہ راست پر آئی - پھر جبرئیل نے پوچھا
کہ اتنی مسافت جو آپنے طی فرمائی - اسمین کیا کیا چیز آپنے دیکھی اور سنی مین آئی - مینے راستہ مین
دو منادیون کا یا محمد کہنا - اور اونکے جواب سے اپنا خاموش رہنا اور عورت کا نمودار ہونا اور مجہسے
اجازت گفتار کا طلبگار ہونا اور اپنی چشم پوشی اور اوسکے جواب مین خاموشی اور آواز ہولناک کا آنا - اور اوسسے اپنا ڈرنا بتفصیل
جبرئیل سے اظہار کیا - تب جبرئیل نے اسطرح مجکو حقیقت حال سے خبردار کیا - کہ جنہون نے آپکو راہ مین
پکارا تہا - پہلا داعی یہود اور دوسرا داعی نصارا تہا - اگر آپ اونکی طرف التفات فرماتے - بیشک
آپکی امت کے لوگ یہودی و نصرانی ہوجاتے - اور وہ عورت جو آپ کے سامنے جلوہ نما تہی - وہ صورت
دنیا تہی - اگر آپ اوس سے کچہ کلام و گفتار کرتے - آپ کی امتی دنیا کو دین پر اختیار کرتے - اور جس
آواز نے آپکو ڈرایا تہا - اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ستر برس ہوئے کہ مینے ایک پتہر کو کنار جہنم سے گرایا تہا -
اسوقت زمین جہنم پر اوسنے قرار پایا تہا - راوی کہتے ہین کہ اس بات نے حضرت پر ایسا اثر کیا کہ آپ
اوس روز سے کبھی خندان نہوئے - یہانتک کہ دنیا سے سفر کیا - حضرت فرماتے ہین کہ پہر مین اور جبرئیل
صاعد ہوئے - یہانتک کہ آسمان دنیا پر وارد ہوئے - وہان ایک فرشتہ کا مقام ہے - اسمٰعیل
جسکا نام ہے - وہ خطفہ کا صاحب ہے - جسکی باب مین آیہ کریمہ الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ

شہاب ثاقب ہے - یعنی جسوقت کوئی شیطان کچہ دریافت کرنیکو وہان کان لگاتا ہی - وہ
اوسکو تیر شہاب سے فوراً بہگاتا ہی - اور فرشتے جو اوسکی محکوم مین ستر ہزار ہین - اور انمین سے ہر ایک کی
ستر ستر ہزار فرمانبردار ہین - صاحب خطفہ نے کہا ای جبریل تمہاری ساتہ کون ہی - جبرئیل نی کہا محمدؐ
جو زینت دو کون ہی - پوچہا کیا رحمۃ للعالمین تبلیغ رسالت پر مامور ہوا - جبریل نی کہا ہان جہان
اونکے ظہور سے معمور - اور نور سے پرنور ہوا - یہ سنکر دروازہ کہول دیا - اور طرفین نی مدیہ تسلیم و دعاے
مغفرت ایک نے دوسری کو پیشکش کیا - اور اوسنی مجہسے کہا کہ برادر صالح اور پیغمبر
صالح پوچہا جبریل سے یون چرخ کے دربان نے کہ من ؛ قال جبریل معی محمد حسین و حسن
قال واللہ لقد جا بوجہ لحسن ؛ اوسنے کہہ پہر کہولدیا قفل در چرخ کہن ؛ گفت شوقیکہ بدل داشتم ای شاہ زمن
دل من داند و من دانم و داند دل من ؛ گاہ انکہونسے لگاتا تہا دا گہہ دامن ؛ اور کبہی کہتا تہا
قدمونپہ جہکاکر گردن ؛ مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
وَتَلَقَّتْنِي الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى دَخَلْتُ سَمَاءَ الدُّنْيَا - اور بشوق تمام فرشتون نے
مجہسے ملاقات کی - اور خندان و شادان سیری مدارات کی - مگر مینی ایک فرشتہ دیکہا کہ کوئی زمانہ
اوس سی زیادہ بلبند نہ کیا تہا - کراہت اوسکی چہرہ سے واضح - اور غضب اوسکی بشرہ سے مترشح
مانند اور فرشتون کی اوس نی بہی رسم دعا کی ادا کی لیکن وہ خندان نہوا - اور کچہ اثر بشاشت کا
اوس سے نمایان نہوا - مینی جبریل سے پوچہا کہ اسکا نام کیا ہی کہ جسکی دیکہنی سے خوف معلوم ہوتا ہی -
جبریل نے کہا بجا ہی جو آپ اس سی ڈرتے ہین - کہ ہم سب اس سی خوف کرتے ہین یہ مالک
جہنم کا خزینہ دار ہی - خندہ سی بیزار ہی - اور جبسے بحکم خداوند جبار جہنم پر اسکا اقتدار و اختیار ہے
دشمنان پروردگار اور عاصیان بدکردار پر غضب اوسکا روز افزون ہوتا ہی - اگر کبہی کسیکی
ساتہ دہان خندہ سی آشنا کرتا - البتہ آپ کی ساتہ بہی یہ طریقہ ادا کرتا - مینی اوسکو سلام کیا - اوسنی
جواب سلام دیکر مجہکو بہشت کا مژدہ دیا - اور چونکہ جبرئیل ملکوت اعلی مین امین و سردار ہین -
اور تمام ملائکہ اونکی مطیع و فرمانبردار ہین - مینی اونسی کہا کہ مالک کو حکم کرو کہ مجہکو جہنم دکہلاوے

تو اوسکا کچھ حال مجھپر منکشف ہوجائی - حسب الامر جبرئیل کی مالک نے جہنم کا ایک پردہ دور کیا
اور ایک دروازہ کہولدیا - ناگاہ ایک شعلہ جہنم سی بڑہا - اور آسمانکی طرف چڑہا - اسطرح پر کہ اوس
سی نہایت شدت سی مین حذر کرتا تہا کہ مجھہ تک نہ آئی - اور ڈرتا تہا کہ کہین مجکو نہ لیجائی - مینی
جبرئیل سی کہا کہ مالک سی کہو اب اس شعلہ کو نہ بلند کری - بلکہ واپس کر جہنم کا دروازہ بند کری -
مالک نے اوس شعلہ کو واپسی کا امر کیا - وہ اوسی وقت اپنی جگہہ پر آگیا - وہان سی جب مین آگے
بڑہا - تو ایکمرد بزرگ گندم گون کو دیکہا - جبرئیل سی پوچھا یہ کون عالی مقام ہین - جبرئیل نی کہا آپکے
باپ آدم علیہ السلام ہین - ناگاہ مینی دیکہا کہ اونکی اولاد اونکو دکھلاتے ہین - اور وہ دیکھکر اسطرح
فرماتی ہین - ایک روح ہی زیبا و خوشنما - اور نیک بدنی ایک نسیم ہی خوشبو اور روح افزا - حضرت نے
اس آیت کی تلاوت کی کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ مینی حضرت آدم کو سلام کیا
اور اونکی لیی استغفار کیا - اونہون نی جواب دیا - اور کہا ای فرزند شائستہ - اور پیغمبر بائستہ -
اور زمان مقبول کے رسول تو خوب آیا - مرحبا - پہر وہان سی بڑہکر ایک فرشتہ دیکہا کہ ایک مجلس مین
بیٹہا تہا - اوسکی ایسی شان تہی کہ تمام دنیا اوسکی دو زانو کے درمیان تہی - ہاتہ مین اوسکی ایک
لوح نور تہی - اور اوسمین کچھ چیز مسطور تہی - دیکہا تو مثل مرد اندوہگین برابر اوس لوح پر اوسکی
نظر ہے - اور چپ و راست سی اوسکو بالکل غرض نہین ہے - مینی جبرئیل سی اوسکو دریافت کیا - جواب دیا
کہ یہ ملک الموت ہی کار پرداز فنا و موت ہے جو قبض ارواح مین مشغول ہی - یہی اوسکا معمول ہی جبرئیل سی استدعا
کرکے مین اوسکی پاس گیا - اور سلام کیا - اوسی جواب دیا - جبرئیل نے کہا یہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین
ہے - صلواۃ - مرحبا دیکر کہنی لگا کہ آپکو خوشخبری سناتا ہون - کہ مین تمام نیکیان آپکی امت
مین پاتا ہون - مینی کہا حمد ہی خدا کی جسنی اپنی نعمت اپنی بندون کو عطا کی - اور یہ ہر طرحکی نعمت
پروردگار کا مجھپر فضل و رحمت ہی - پہر جبرئیل نے کہا کام اس فرشتہ کا بیحد و بیشمار ہی - تمام فرشتونکی
کام سی دشوار ہی - مینی کہا کیا جو کوئی مرتا ہے - یہ آپ ہی سب کی روح قبض کرتا ہے - جبرئیل
بولے - ہاں - مینی کہا اے ملک الموت لوگ کہین ہون تم خود اونکی پاس جاتی ہو اور اونکو اپنی ملاحظہ

کھا ہان بسبب اوس چیز کے جو خدا نے میری قابو مین کی ہے ۔ اور مجھکو قدرت دی ہے
میری نزدیک تمام عالم مثل درہم ہی جسکو تم مین سے کوئی اپنے ہاتھ مین دہرے اور جسطرح چاہے
اولٹ پلٹ کرے ایسا کوئی مکان نہین جسکے رہنے والونکو ایک دن مین پانچ مرتبہ اپنے روبرو
نکرتا ہون اور ایک ایک کی جستجو نکرتا ہون اور جسوقت کوئی مرتا ہے اور اوسکا خاندان گریہ زاری
کرتا ہے تو مین اونسے کہتا ہون تم کیون زار زار روتے ہو اور کسلئے بیقرار و اشکبار ہوتے ہو
اسواسطے کہ مین تمہاری طرف پھر آونگا اور پھر آونگا یہانتک کہ ایک ایک کو مرگ کی چاشنی
چکھا دونگا ۔ مینے کہا اندوہ کے واسطے مرگ کافی ہے اور آدمی کے درہم برہم کرنیکو بھی وافی ہے
جبرئیل نے کہا جو کچھ بعد مرگ خوف و خطر ہے مرگ سے بہت بدتر ہے جب وہان سے گذرا تو
ایک گروہ دیکھا کہ پاکیزہ گوشت کے اور گوشت مردار بدبو کے خوان بھرے اونکے پاس دہرے تھے
اور بدبو گوشت کو کھاتے تھے اور پاکیزہ گوشت کو ہاتھ نہ لگاتے تھے ۔ مینے جبرئیل سے پوچھا
تو کہا یہہ کچھہ لوگ آپ کی امت کے ہین جو حرام سے پیٹ بھرتے ہین ۔ اور حلال کو ترک
کرتے ہین ۔ پھر مینے ایک فرشتہ عظیم الخلقۃ دیکھا جسکا نصف بدن آگ کا اور نصف برف کا
تھا اور نمونہ حق تعالے کی صنعت شگرف کا تھا نہ آگ سے برف کو ضرر نہ برف سے آگ کو کچھہ خطرہ
آواز بلند سے کہتا تھا کہ تسبیح و تنزیہ کرتا ہون اوس خداوند جل شانہ کی جسنے آتش کی حرارت
برف کے پگھلانے سے اور برف کی برودت آگ کے بجھانے سے روکی الٰہی ایسے خداوند جسنے
برف و آتش مین باہم الفت پیدا کی اور اپنے مومن بندون کے دلونمین ایک دوسرے کی
محبت عطا کی ۔ مینے جبرئیل سے دریافت کیا تو جواب دیا کہ یہ فرشتہ مومنین اہل زمین کا سب
فرشتونسے زیادہ خیر خواہ اور دوستدار ہے اور جسروز سے حق تعالی نے اوسکو پیدا کیا ہے مومنین کے
حق مین اسکو اسی دعا سے سروکار ہے اسکے بعد دو فرشتے دیکھے جو آسمان مین ندا کرتے تھے
یَقُولُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا وَاَعْطِ كُلَّ مُمْسِكٍ خَلَفًا
یعنی ایک کہتا تھا کہ اے خداوند جو شخص تیری راہ مین خرچ کرے اوسکو عوض عطا فرما ۔ اور دوسرا

لکھتا تھا کہ جو کوئی اساک کرے اوسکے مال کو معرض تلف مین لا پھر کچھہ لوگ دیکھے۔ جنکے
اونٹ کیسے ہونٹ تھے فرشتے اونکی پہلو سے گوشت کترتے تھے اور اونکے منہ مین دہرتے تھے
جبرئیل سے اونکو استفسار کیا۔ جبرئیل نے اسطرح اونکی حال سے خبردار کیا۔ کہ یہہ زشت خو
چشمک زن اور مومنین کے عیب جو ہین پھر اور لوگ دیکھے۔ جنکے سر پتھرونسے کوٹے جاتے تھے
جبرئیل نے وقت استعبار اسطرح اخبار کیا کہ یہہ وہ ہین جو بغیر نماز عشا پڑہے سو رہے ہ
وہان سے بڑہا تو ایک گروہ دیکھا۔ کہ اونکے منہ مین آگ ڈالی جاتے تھے اور دُبر کی راہ سے
باہر آتی تھی۔ مینے جبرئیل سے پوچھا کہ اونہون نے کیا کیا ہے۔ جسکی یہہ سزا ہے۔ جبرئیل نے
کہا کہ ان یتیمون نے ناحق یتیمونکا مال کہایا ہے۔ اوسیکا یہہ نتیجہ پایا ہے۔ چنانچہ حق تعالٰی نے
فرمایا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ
نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۔ پھر وہان سے روانہ ہوکر کچھہ آدمی دیکھے۔ جو اوٹھنا چاہتے تھے
لیکن بزرگی شکم کے سبب سے اوٹھہ نہ سکتے تھے۔ مینے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون بدکردار ہین ؟
جواب دیا کہ یہہ ذلیل و خوار سود خوار ہین۔ چنانچہ قرآن مجید سے اونکے اطوار آشکار ہین۔ اور مثل
آلِ فرعون کے صبح و شام آتش دوزخ پر پیش کئے جاتے ہین جسکے مصیبت مین گرفتار ہین۔ اور شدتِ عذاب سے
قیامِ قیامت کی آرزومند و طلبگار ہین۔ آگے چلکر پھر کچھہ عورتین دیکھین جو پستانونسے لٹکتی ہین۔
مینے جبرئیل سے استعلام کیا۔ جواب مین اسطرح اعلام کیا۔ کہ یہہ زنان زانیہ۔ فسق و فجور کی
بانیہ ہین جنہون نے زنا کی۔ گہر مین شوہرونکی بنا کی۔ اولادِ زنا کو شوہرونکی اولاد ٹھہرایا۔ اور
شوہرونکا مال اونکو میراث مین دلوایا۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کا غضب اوس عورت پر سخت ہے
جو ایسی کم بخت ہے۔ کہ اوس فرزند کو جسے زنا سے جنا ہو نسب مین ایک جماعت کی داخل کرے
اور اوسکو اونکے محرمون اور وارثون مین شامل کرے۔ پھر وہانسے آگے جاکر کچھہ فرشتے دیکھے
جو حق تعالٰی نے جسطرح چاہا پیدا کئے تھے۔ اور اونکی منہ جسطرف چاہا کئے تھے۔ ہر طبقہ اونکے
بدنکا ہر طرف سے حق تعالٰی کی تسبیح و تحمید مین مختلف منہ اونسے مشغول تھا۔ اور حمد و شکر الہی مین

بلند آواز ہونا۔ اور خوف خدا سے رونا۔ اونکا معمول تھا۔ مینے اونکو جبرئیل سے پوچھا۔
جواب دیا۔ کہ جس روش پر آپ ملاحظہ کرتے ہین۔ اسیطرح اونکی خلقت ہے۔ اور روز پیدائش سے
اون دو فرشتون مین جو ہم پہلو ہین مطلق نہ حرف ہے۔ نہ حکایت ہے۔ اور خشوع اور تذلل
اور خوف خدا مین اوقات بسر کی ہے۔ نہ اوپر کو سر اوٹھایا نہ نیچے نظر کی ہے۔ مینے
اشارہ سے رسم سلام ادا کی۔ اونہون نے صرف جواب سلام پر اکتفا کی۔ اور نہایت
خشوع کی سبب سے کسی اور بات سے زبان مطلق نہ آشنا کی۔ تب جبرئیل نے اون سے کہا
کہ یہ محمد رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سید المرسلین ہین۔ خاموش نہ ہو۔ اور اونسے کچھہ بات کہو
یہ سنکر تسلیم و تعظیم بجالائے۔ اور میرے لئے اور میری امت کی واسطے خیریت کی خوشخبری سنائی
پھر دوسرے آسمان پر عیسیٰ و یحییٰ دو خالہ زاد بھائی دیکھے۔ جو آپسمین نہایت مشابہ تھے۔
تیسرے آسمان پر یوسف کو دیکھا کہ سب آدمیونکا حسن اونکی حسن کے مقابل ماند تھا۔ گویا
تارونمین چودھوین رات کا چاند تھا۔ چوتھے آسمان پر ادریس کو پایا۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے
وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اونکے باب مین ارشاد فرمایا۔ پھر ایک فرشتہ دیکھا جو کرسی پر
بیٹھا تہا۔ ستر ہزار فرشتے اوسکے تابع و محکوم تھے۔ اور یہ سب ستر ستر ہزار فرشتونکے
متبوع و مخدوم تھے۔ مینے گمان کیا کہ یہہ سردار ہے۔ تمام فرشتونمین زیادہ بزرگوار ہے۔ ناگاہ جبرئیل نے
للکار کر اوسکو اوٹھنے کا حکم کیا۔ وہ اوسیوقت کھڑا ہوگیا۔ اور اسی حال پر وہ دائم رہیگا
اور قیام قیامت تک حالت قیام پر قائم رہیگا۔ جب پانچوین آسمان پر چڑھا۔ تو وہان
ایک پیر مرد کو دیکھا جسکی آنکھہ بڑی تھی۔ اور اوسکی سی عظمت کہین میری نظر نہ پڑی تھی
اور بہت سی امت کو اوسکے گرد مجتمع پایا۔ جنکی کثرت سے مجکو تعجب آیا۔ جبرئیل سے پوچھا
تو یون بتایا۔ کہ یہہ ہارون ہے۔ امت جسپر شیدا و مفتون ہے۔ حضرت صادق سے
منقول ہے کہ جناب رسالتمآب نے ارشاد فرمایا کہ جب شب معراج مین پانچوین آسمان پر
پہنچا تو علی بن ابیطالب کی تصویر کا مشاہدہ کیا۔ کہا اے میرے حبیب جبرئیل یہہ صورت جلیل و جمیل کسکی ہے

اور کس وجہ سی اسکو پیدا کیا ہے ۔ جواب دیا کہ ای محمد ملائکہ نے خواہش کی ۔ اور جناب
باری میں گزارش کی کہ ای پروردگار بنی آدم دنیا مین مشاہدہ سے خورشید جمال علی کے جو تیری حبیب کا بھی
حبیب و جانشین ہے ۔ اور اوسکا وصی اور امین ہے ۔ صبح و شام کامیاب ہے کامگار ہین ۔ توہم
اسیطرح اس سعادت سے سعادتمند ہونے کی آرزومند و امیدوار ہین ۔ فرشتونکی دعا کا تیر ہدف
اجابت پر آیا ۔ اور حق تعالے نے اپنے نور قدس سے حضرت علی کی صورت کو خلق فرمایا ۔
پس یہ صورت نقدس اساس فرشتونکے پاس ہے ۔ کہ شب و روز اوسکی زیارت سے شرف
پاتے ہین ۔ اور ہر صبح شام اوسکی مشاہدہ سے تمتع اوٹھاتے ہین ۔ پھر حضرت صادقؑ نے
فرمایا کہ جب ابن ملجم ملعون کے ضرب سے حضرت حیدر کرار کا سر انور فگار ہوا تو اوس صورت
مقدس مین بھی اوس ضرب کا نشان نمودار ہوا ۔ جنہوں آسمان پر موسیٰ کو دیکھا ۔ قد اونکا
بلند اور رنگ گندمی تھا ۔ بال اونکے اتنے لانبے تھے کہ اگر دو پیراہن زیب بدن فرماتے اونسے بھی
باہر نکل آتے ۔ وہ کہتے تھے کہ بنی اسرائیل کو خدا کے نزدیک کل بنی آدم سے میری زیادہ
گرامی ہونیکا اعتقاد ہے ۔ حالانکہ یہ ٩ فرد عند اللہ مجھسے گرامی و اکرم العباد ہے ۔ ساتوین آسمان پر ٩ یعنی حضرت کی طرف اشارہ ہے
ایک فرد کو دیکھا ۔ جنکی ڈاڑھی اور سر کے بال سفید تھے اور کرسی پر بیٹھا تھا ۔ جبرئیل سے مینے
دریافت کیا یہ کون ہے ۔ جو ساتوین آسمان پر قرب الٰہی سے شرف اندوز ہے ۔ اور
دروازے پر بیت المعمور کے کرسی پر رونق افروز ہے ۔ جواب دیا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام ہے
اور یہ آپکی اور آپکی پرہیزگارونکا مقام ہے ۔ حضرت نے یہ آیہ تلاوت فرمایا ۔ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ
بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ یعنی ابراہیم کے پیرو اور یہ پیغمبر اور جو لوگ اس پیغمبر کے ساتھ ایمان لائے ہین
یہ سب گروہ ابراہیم کے قرب کا زیادہ سزاوار ہی ۔ اور اللہ مومنونکا مددگار ہی ۔ حضرتؐ نے
ان سب پیمبرونکو سلام اور اونکے لئے مغفرت کی دعا کی ۔ اون حضرات مین بعضون نے حرف
جواب پر اکتفا کی ۔ اور بعضون نے جواب کی ساتھ مرحبا کہا ۔ اور حضرتؐ کی اور حضرت کی زبان

برکت انشا انکی مدح و ثنا کی - اور حضرت نے مثل آسمانِ اول کے باقی آسمانونپر بھی ملائکہ
خشوع دیکہے - اور کمال خضوع کے ساتہہ تحمید و تقدیس الٰہی مین رجوع دیکہے - حضرت فرماتے ہین
کہ ساتوین آسمان پر مینے نور کے دریا دیکہے - جنکی روشنی چمکتی تھی - اور اونکی چمک سے آنکھہ
جھپکتی تھی - اور وہان عجیب عجیب امر پائے - ظلمت و برف کے دریا دیکھنے مین آئے - جسوقت
دیکھنے سے ان امور عجیبہ کے مجھپر خوف طاری ہوتا تھا - جبرئیل کے زبان پر یہہ کلمہ جاری
ہوتا تہا - کہ اے محمد دل اپنا شاد کیجئے - اور اپنے خداوند کی یاد کیجئے - جسنے آپکو ان کرامتونسے
بزرگی عطا فرمائی - حضرت کہتے ہین کہ مینے حق تعالے کی تائید سے اون عجائب کے دیکھنے کے
اور ان غرائب کے ادراک کی توانائی پائی - پھر جبرئیل نے کہا کہ اے حضرت جو امور آپ کے
ملاحظہ سے گذرتے ہین - آپ اونکو بڑا شمار کرتے ہین - حالانکہ اگر آپ ربالعزت کی عظمت کو
مشاہدہ فرمائین - تو اوسکو اس درجہ زاید پائین کہ اوسکے مقابل یہہ چیزین ناچیز دکہائین -
اور بڑے نہ گنے جائین - عظمت نامتناہی الٰہی پر کماحقہ آگاہی نہونے سے آپ ان چیزون کی عظمت کے
قائل ہین - اور بیشک درمیان خالق البریات اور اوسکی مخلوقات کے نوے ہزار حجاب حائل ہین
یہانتک کہ جو محل صدور وحی رب الارباب ہے - اور مخلوقات سے جو اولو الالباب ہین - انمین بھی اسی
قدر حجاب ہین - اور جو مقام صدور وحی رب جلیل ہے - اوس مقام سے سب مین زیادہ
نزدیک مین ہون - اور اسرافیل ہے - اور میرے اور اوسکی درمیان چار چیزونکا ایک
ایک حجاب ہے - پہلا حجاب نور - دوسرا حجاب ظلمت - تیسرا حجاب ابر - چوتہا حجاب آب ہے
حضرت فرماتے ہین کہ عجائبِ مخلوقاتِ الٰہی سے جنکو مینے دیکھا - ایک خروس تہا - جسکے
پانون زمین کے ساتوین طبقہ سے مماس - اور سر عرش الٰہی کے پاس تہا - اور دونو بازو
اوسکے جسوقت کہل جاتے تھے - مشرق و مغرب سے باہر نکل جاتے تھے - اور اوس فرشتہ کی
تسبیح یہہ تھی - کہ پروردگار میرا منزہ و مبرا ہے ادراکانِ ادراک سے شان اوسکی اعظم و اعلیٰ ہے
وقتِ صبح اپنے بازو کہولتا ہے اور ایک کو دوسرے پر مارتا ہے - اور تسبیح کی آواز بلند کرتا ہے - اور السطح

پکارتا ہی۔ سُبحان اللہ الملک القدوس سبحان اللہ الکبیر المتعال لا اِلٰہ
الا اللہ الحی القیوم۔ اور جسوقت اوسکی آواز بلند ہوتی ہے زمین کے مرغ بھی اپنے بازو ایک
دوسرے پر مارتے ہین۔ اور حق تعالی کی تسبیح آواز بلند سے بجالاتے ہین۔ اور جب وہ خاموش
ہوتا ہی تو وہ بھی چپ ہوجاتے ہین۔ خروس عرشی کے دو نو بازو سفید اور زیر بازو کی پر اخضر ہین
اور اوس سپیدی اور سبزی کی توصیف اور باہم انکی خوشنمائی کی تعریف دونون امکان سے
باہر ہین۔ پھر مین جبرئیل کے ساتھہ گیا یہانتک کہ بیت المعمور کی اندر آیا۔ اور دو رکعت
نماز بجالایا۔ اور اپنے ساتھہ ایک جماعت اپنے اصحاب کی دیکھی۔ جنمین سے بعضون کی
پوشاک سفید اور بعضون کی پوشش کہنہ اور کثیف تھی۔ عمدہ لباس والے بیت المعمور مین
داخل ہونے شروع ہوے۔ اور جنکی پوشش کثیف تھی وہ داخل ہونیسے ممنوع ہوے۔ بیت المعمور سے
باہر قدم رکھا۔ تو دو نہرونکو دیکھا۔ جنمین ایک کا نام کوثر۔ اور دوسریکا نام نہر رحمت تھا۔
نہر کوثر سے مینے پانی پیا۔ اور نہر رحمت مین غسل کیا۔ اور تا دخول بہشت برین۔ یہہ دو نو نہرین
میرے ساتھہ تھین۔ اور پھر دیکھے دونون طرف اپنے اور اپنے اہلبیت اور ازواج طاہرہ کی مکانات
دیکھے۔ اور مینے ایک لڑکی دیکھی۔ جو بہشت کی نہرونمین غوطہ کھاتی تھی۔ اوس سے اوسکا نسب
مینے دریافت کیا کہ تو کسکی لڑکی ہے جو ایسی خجستہ اختر ہے۔ جواب دیا کہ مین کنیز زید بن حارثہ کی
دختر ہے۔ جب مین پھر آیا۔ تو زید کو یہہ مژدہ سنایا۔ اور خاک بہشت کی مشک اذفر۔
اور طائر شتر کی برابر۔ اور انار دلو بزرگ کی ہمسر پائے۔ اور بہشت مین ایک درخت دیکھا۔
جو اسقدر بڑا تھا۔ کہ اگر کوئی پرندہ اوسکے جڑ مین چھوڑا جاے۔ تو ممکن نہین کہ سات سو
برس تک بھی اوسکی دور کی دورہ سے فراغت پائے۔ اور بہشت مین ایسا کوئی کاخ نہین جسمین
اوسکی شاخ نہین۔ مینے جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہہ درخت کیسا ہی۔ جواب دیا کہ یہہ طوبی ہے کونسا
جسکی باب مین طُوبیٰ لھُم وحُسنُ مآب ارشاد رب الارباب ہی۔ اور جب بہشت کے
عجائب اور ساتون آسمان کے غرائب مشاہدہ کرنے سے مینے فراغت پائی۔ وہ دریا جو دیکھے

اونکی استفسار کی نوبت آئی - جبرئیل نے کہا کہ وہ حجب کی سرادق ہین - اور وہ ایک
مصلحت کی لئی حاجب و عائق ہین - یعنی اگر ان درمیان کا حجاب مرتفع ہو جائے تو عرش کا نور
نیچی کی چیزونکو جلا کر خاک مین ملائے - پھر وہان سی آگے بڑہکر سدرۃ المنتہیٰ تک آیا - اور اوسکا
ہر پتا ایک بڑی گروہ پر سایہ گستر پایا - اور بنابر بعض روایات کی جب حضرت نی قدم آگے بڑہایا -
تو جبرئیل نے ساتہہ سی ہاتہہ اوٹہایا - اور مراسم اعتذار بجالایا ؎ بگفتا فراتر مجالم نماند
بماندم کہ نیروی بالم نماند - اگر یکسر موی برتر پرم - فروغ تجلے بسوزد پرم - اللہ اللہ ؎
معراج اوس مکان مین ہوی لامکان پر ✤ جبرئیل کا گذر بھی نتہا جس مکان پر - الغرض
جب حضرت سدرۃ المنتہیٰ سے تجاوز ہوئی تو ویسے مرتبہ مین ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے رتبۂ اعلیٰ پر فائز ہوے - اور اپنی پروردگار کے مناجات کے
قابل ہوے - اور فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی کے مدارج عالیہ آپ کو حاصل ہوے
؎ بلوٗنگہہ قاب قوسین شد ✤ سخن سنج بارب کونین شد - جناب باری نے ارشاد فرمایا
اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ یعنی جو کچھ رسول پر اوسکے پروردگار کی
طرف سی نازل کیا گیا وہ اوس پر ایمان لایا - حضرت فرماتے ہین کہ مین اپنی طرف سی
اور اپنی امت کی جانب سی معرض عرض مین لایا - وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ یعنے
اور سب مومن خدا پر اور اوسکے فرشتون پر - اور اوسکی کتابون پر - اور اوسکے رسولون پر ایمان
لائی کہتی ہین کہ ہم سب رسولونکے برابر تصدیق کرتے ہین - نہ کسی کی رسالت مین شک
نہ اونکی باہم تفریق کرتے ہین پھر یہی کہا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ یعنی ہمنی کلام خداوند علام کے سماعت کی - اور اوسکی اطاعت کی - اے پروردگار
ہم تیرے بخشش چاہتی ہین - اور اوسکی ضرورت ہی - اور تیری ہی طرف سبکی بازگشت - اور
صیرورت ہی ✤ پھر حق تعالےٰ نی فرمایا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا

مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی اللہ تعالے ہر نفس کو بقدر اوسکی طاقت کے
تکلیف فرماتا ہے - اور ہر نفس اپنی نیکی کی جزا اور اپنی بدی پر سزا پاتا ہی - پہنی عرض کی
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا یعنی اے پروردگار ہمارے اگر ہم سے
نسیان وخطا ظہور پائے - اور فراموشی کی یا خطا کی راہ سے کوئی گناہ عمل مین آئے تو ہم اسپر
کہ تو ہمسے مواخذہ نفرمائے - حق تعالے نے فرمایا کہ مین تم سے مواخذہ نہین کرتا پھر
عرض کیا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا یعنی اے پروردگار ہمارے بار گران کی تکلیف سے ہمکو سبکبار کر - جیسا ہمسے
پہلے لوگونکو گرانبار کیا تھا - ہمکو اوسطرح نہ گران بار کر - حق تعالے نے ارشاد کیا کہ مین
نے ایسا بار تمپر نہین ڈالا پھر نبی کہا - رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ
یعنی اے پروردگار ہمارے جس چیز کے اوٹھانیکی ہمکو طاقت نہین وہ ہمسے مت اوٹھوا - اور ہمسے
درگذر کر - اور ہمارے گناہونکو بخش - اور ہمپر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے - بندہ نواز
اور کافرونکے گروہ پر ہمکو نصرت عطا کر - حق تعالے نے فرمایا تجھے اور تیری امت کو
مین نے دیا - جو کچھ تو نے طلب کیا - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا - کہ حق تعالے نے
کسی پیغمبر کو ایسا گرامی نہین رکھا تھا - جیسا کہ حضرت کو گرامی رکھا - اور یہ خصلتین آپکو عطا
فرمائین - اور سب حاجتین آپ کی روا فرمائین - پھر حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ اے پروردگار
تو نے اپنے پیغمبرون کو عطا و فضائل سے مشرف فرمایا - مجکو اس عطا سے معزز فرمایا - حق تعالے
نے فرمایا کہ اون چیزون سے کہ ہی تجھکو عطا کین یہ دو کلمے ہین - جو میرے عرش کے خزینون سے ہین
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ حضرت نے
فرمایا کہ حاملان عرش الہی نے کہ ایک دعا مجکو تعلیم کی جو ہر صبح و شام میرا وظیفہ ہے - اور
اسطرح پر وہ دعا شریف ہے اَللّٰهُمَّ إِنَّ ظُلْمِيْ أَصْبَحَ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَذَنْبِيْ

اَصْبَحَ مُسْتَجِيْرًا بِمَغْفِرَتِكَ وَفَقْرِيْ اَصْبَحَ مُسْتَجِيْرًا بِغِنَاكَ وَوَجْهِيَ الْبَالِيْ اَصْبَحَ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِي الَّذِيْ لَا يَفْنٰى

حضرت فرماتے ہیں کہ پھر میں نے سنا کہ ایک فرشتہ نے جسکو پہلے کسی نے آسمان میں نہ دیکھا تھا اذان کہی
پھر میں مقتدی ہوا اور وہاں ملائکہ نے میرے پیچھے نماز پڑہی۔ جسطرح پیغمبروں نے بیت المقدس میں
میری اقتدا کی تھی۔ اور نماز سے فارغ ہو کر میں انوار محبت الٰہی میں گھر گیا۔ اور سجدہ میں گر گیا۔ حق تعالیٰ نے
مجکو پکارا اور فرمایا کہ جو پیغمبر کہ تجھسے پہلے ہو گزرے تھے۔ انپر پچاس نمازیں میں نے واجب کی تہیں۔ اسیقدر تجھپر اور تیری امت پر
واجب کیں جب اون نمازوں کے وقت آئیں تو تو اور تیری امت انکو بجا لائیں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ جب میں واپس چلا
اور اثنای راہ میں ابراہیم علیہ السلام اور اور انبیاء کرام سے ملا تو مجھسے کچھ کسی نے نہ پوچھا۔ تاآنکہ
جسوقت موسیٰ کے پاس پہنچا۔ تو اس باب میں اونہوں نے استفسار کیا۔ میں نے پچاس نمازوں کے
وجوب کا حال آشکار کیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ای محمد تمہارا پروردگار غنی ہے۔ اور عبادت
عبادتسے مستغنی ہے۔ اور آپ کی امت پچھلی امت ہے۔ اور پچھلی امتونسے بہت ضعیف ہے۔ اسقدر
نمازوں کی تکلیف انکے حق میں گران ہے اور قابل تخفیف ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی طرف پھر جائیے۔
اور تخفیف کے لئے معرض عرض میں لائیں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میں واپس پھرا۔ اور سدرة المنتہیٰ کو
پہنچکر سجدے میں گرا۔ اور عرض کیا کہ ای پروردگار پچاس نمازیں ہمپر دشوار ہیں۔ تیرے فضل سے
ہم تخفیف کے امیدوار ہیں۔ اس دعا نے درجۂ قبول میں جگہہ پائی۔ حق تعالیٰ نے دس نمازوں کی
تخفیف فرمائی۔ جب میں واپس آیا۔ حضرت موسیٰ نے استدعائے تخفیف کے لیے پھر فرمایا۔
میں نے دوبارہ سدرة المنتہیٰ کے قریب سجدہ کر کے درگاہ باری میں تضرع وزاری کی۔ اور تخفیف کی
خواستگاری کی۔ تب خداوند رحمٰن نے دس نمازونسے اور ہماری سبکباری کی۔ مگر وقت ملاقات
حضرت موسیٰ نے پھر وہی گفتگو زبان پر جاری کی۔ اسیطرح جب میں حضرت موسیٰ کے پاس آتا تھا
اونکو استدعای تخفیف پر مصر پاتا تھا۔ اور اونکے کہنے سے طرف درگاہ الٰہ کے واپس جاتا تھا
اور میری دعا سے خداوند بے نیاز نماز کی تخفیف فرماتا تھا۔ یہانتک کہ پانچ نمازیں باقی رہیں۔ لیکن

حضرت موسیٰ نے اسپر بھی وہی باتین کہین - تب مین کہا کہ ای موسیٰ اس سے زیادہ تخفیف کی
استدعا سی مین شرم کرتا ہون - اور ان پانچ نمازون پر صبر کرکے انکو اور اپنی امت کو انکے
ادا کرنے پر مستعد و سرگرم کرتا ہون - حق تعالے نے ارشاد فرمایا - کہ جب تو نے پانچ نمازون پر
صبر کیا - تو مین تجھکو اور تیری امت کو ان پانچ نماز و نمیر پچاس نمازونکا ثواب دیا - اور ہر نماز
ایک درجہ پائیگی - کہ قبول ہونیمین دس نماز کے برابر شمار مین آئیگی - مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنی تیری امت مین سے جو شخص ایک نیکی عمل مین لائیگا - دس نیکیونکا
ثواب پائیگا - اور اگر نیکی کا قصد کریگا - اور عمل مین نہ لائیگا - اوسکے واسطے بھی ایک نیکی کا اجر
لکھا جائیگا - اور اگر گناہ کا قصد کریگا - اور اوس سے صورت پذیر نہوگا - تو اوسپر کچھ
تحریر ہوگا - اور اگر گناہ کو عمل مین لائیگا - تو اوسپر ایک گناہ لکھا جائیگا - حضرت صادق نے
فرمایا کہ حق تعالے نے موسیٰ ابن عمران کو اس امت کی طرف سے جزای خیر دے - کہ انپر احسان کیا -
اور انکی بارگران کو سبک اور تکلیف کو آسان کیا - المختصر ؎ دران شب شد احکام
دین را حدود ✤ مقرر بفرمان رب ودود ✤ بصوم و باقات خمس صلواۃ ✤ بہ ایام حج و
نصاب زکوۃ ✤ جابر انصاری سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول نے ارشاد کیا - کہ جب مین
معراج کو گیا - تو ہر آسمان کے دروازے پر مین دیکھا - کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ - لکھا تھا - اور جب مین نور کے حجابونمین
پہنچا - تو ہر حجاب مین یہی مرقوم پایا - اور جسوقت عرش پر پہنچا - تو عرش کے ہر رکن پر بھی یہی
لکھا ہوا نظر آیا - ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے - کہ حضرت سید المرسلین نے جناب
امیر المومنین علی سے ارشاد کیا - کہ جب مین شب معراج ساتوین آسمان پر - اور وہان سے
سدرۃ المنتہی پر اور وہان سے نور کے حجابونمین گیا - تو حق تعالے نے اپنی مناجات سے
مجکو معزز و مکرم کیا - اور اس ضمن مین اس مضمون سے بھی شاد و خرم کیا - کہ ای محمد علی میرے
دوستونکا امام و پیشوا ہے - اور جو شخص میرے حکم پر چلے اوسکے لئے نور و ضیا ہے - اور وہ کلمہ ہے

کہ پرہیزگارونکو بھی لازم کیا ہے۔ جو شخص علیؑ کی فرمانبرداری کرے اوسنے میری اطاعت کی۔ اور
جو کوئی اوسکے نافرمانی کا مرتکب ہو۔ اوسنے میری معصیت کی۔ اے محمد جب واپس جانا علیؑ کو
یہہ خوشخبری سنانا۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ جسوقت حضرت رسول خدا نے زمین پر تشریف شریف
ارزانی فرمائی۔ جناب امیرؑ کو یہہ خوشخبری سنائی۔ جناب امیرؑ نے کہا کہ اے سرور امجاد یہہ تو
ارشاد ہو۔ کہ آیا میری قدر اسقدر ہے کہ ایسے مقام میں میری یاد ہو۔ حضرتؐ نے فرمایا۔ ہاں
اے علیؑ حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کر۔ اور شکر خدا ادا کر۔ جناب امیرؑ نے شکر خدا کیا۔ سجدہ شکر
ادا کیا۔ حضرت رسول خدا نے کہا کہ اے علیؑ اب تم سن کیفیت اپنی علو درجات کی۔ کہ حق تعالیٰ نے
تیری ذات پر فرشتونسے مباہات کی۔ منقول ہے کہ شب معراج جس وقت فرشتون نے جناب
خیر الانام علیہ وآلہ الآف التحیۃ والسلام کو سلام کیا۔ اور اوسکے ساتھ ہی یہہ کلام کیا۔ کہ آپکی
بھائی علیؑ کے حال سراسر کمال کی کیا کیفیت ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ اونکا حال قرین خیریت ہے
فرشتون نے کہا کہ جسوقت آپ اونسے ملاقات فرمائیں۔ تو اونکو ہمارا سلام پہنچائیں۔
حضرتؐ نے فرمایا تم علیؑ کو جانتے ہو۔ اور اونکو پہچانتے ہو۔ فرشتون نے کہا اے حضرت بھلا
کسطرح ہم اونکو نہ پہچانتے حالانکہ حق تعالیٰ نے اونکو یہہ رتبہ والا دیا ہے۔ کہ روز الست
آپکی نبوت کا اور علیؑ کے ولایت کا ہمسے عہد و پیمان لیا ہے۔ اور ہم آپ پر اور اونپر درود
بھیجتے رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کہتے ہیں۔ سامعین اگر ملائکہ کے
سلام کا حال سماعت فرمائیں۔ تو تعجب میں نہ آئیں۔ اسواسطے کہ حضرت حیدر کرار اور ائمہ اطہار نے
ایسا بلند پایہ پایا ہے۔ کہ ان حضرات کو خود خداوند سلام فرماتا ہے قرآن مجید میں ارشاد
فرمایا ہے۔ جہان یہ آیہ آیا ہے۔ سَلَامٌ عَلٰی آلِ یٰسِیْن ۔ یسین بھی خیر الانام کا ایک
نام ہے۔ چنانچہ اہلسنت کی بعض تفسیروں میں بھی اس مقام میں یہی زیب ارقام ہے۔ اور روز قیامت
خداوند جل وعلا مالک یوم جزا اہل محشر کو ٹھیرائیگا۔ اور اونسے پاس الاولیا جناب علی مرتضیؑ کے
ولایت کا سوال فرمائیگا۔ چنانچہ قرآن مجید میں جو آیہ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ہے

حسبِ تقریرِ صاحبِ صواعق اوسکا یہی مضمون ہے۔ مومنین کسقدر خوشی کا مقام ہی! کہ
تمہارے امام امیر المومنین علی علیہ السلام کا کیسا احترام ہے۔ اور رب العالمین اور ملائکہ
مقدسین کو حضرت کی اکرام مین کیا کیا اہتمام ہے۔ اور ہر ظاہر کہ ذاتی کمالات کی سوا اسکی
کوئی اور علت نہین۔ پس با اینہمہ جو شخص حضرت کا مخالف ہو اوسکا کچھہ دین وملت نہین۔
اور جو حضرت کا محبِ صادق ہو اوسکو کسی چیز کی کمی اور قلت نہین ہے ؎ طوبیٰ کوثر بہشت وسیب ورمان۔ وہ کیا ہی
جو جنید کی دولت مین نہین۔ الغرض جسطرح معجزاتِ سرورِ کائنات بیحد و بی نہایت ہیں۔ اسیطرح اوسکے کمالات بیعدد بیحساب ہیں
یہہ تو ممکن نہین کہ کوئی جیسا کہ چاہیے وصفِ سلطانِ حجازی کرے۔ یا اس میدان مین
عقل کا تازی تازی ترکتازی کرے۔ اور شہسوارِ ذہن جانبازی کرے۔ یا اس اوج پر
طائرِ نظر بلند پروازی کرے۔ یا اس تقریر مین خامہ بریدہ زبان زباندازی کرے۔ یا
اس چمن مین عندلیب زبان نغمہ پردازی کرے۔ اور بلبل ناطقہ ترانہ سازی کرے۔ اور یہہ
نہین ہو سکتا کہ خلافِ دابِ آداب انداز ہو۔ اور یہہ ذکر مطلق قلم انداز ہو۔ پس یہی بہتر ہی
کہ ہم حفظِ آداب کرین۔ اور تبرکاً کچھہ نعتِ جنابِ رسالتمآب کرین۔ اور اکتسابِ ثوابِ بیحساب
کرین ؎ لکھہ ای کلک اب نعتِ خیر الانام ✽ علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام ✽ منعیبِ علی
نائبِ کردگار ✽ سرِ لشکرِ انبیای کبار ✽ وہ ہی مرکزِ عالمِ کن فکان ✽ وہ ہی باعثِ صحتِ
جسم و جان ✽ چلے حکم کے ساتھہ اکثر درخت ✽ ہوئی نقش پا بر سرِ سنگِ سخت ✽ کیا جسنے
ماہ دو ہفتہ کو دو ✽ بلائی نہ کیون عمرِ رفتہ کو وہ ✽ بھلا کسکو نسبت ہی اوس شاہ سی ✽ کہ لی
اوسنے بیعت ید اللہ سی ✽ مراتب ہون اوسکے بیان مجھسے کیا ✽ کہ ہین اوسکی امت ملک کل انبیا
وہ لاریب محبوبِ معبود ہی ✽ وہی خلقِ آدم سی مقصود ہے ✽ ہوئی اوسکی قد سے لسی قدرِ چرخِ
فلک اوسکو ہونہ کی آگے ہی خم ✽ یہہ تو بیان ہو چکا کہ کل انبیا از آدم تا عیسیٰ بلکہ تمام دنیا
اور مافیہانے حضرت کی بدولت دولت وجود پائی ہے۔ یعنی حضرت کا وجود ذی جود
سبکے وجود کے علت غائی ہے۔ حدیثِ قدسی۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

اس باب میں آئی ہے۔ وَلَنِعْمَ مَا قِیْلَ ؎ بندونسی کلامِ ایزدِ پاک لکھا + معبودِ اپنے ما عبدناک کہا + دیکھی جو نبی کی خاکساری حق نے + لولاک لما خلقت الافلاک کہا تقریرِ کمالِ مَوْلِیِ ذُوالجلال مین زبان لال ہے۔ اوسکی تحریرِ خامہ کی کیا مجال ہے۔ تو بہر توصیفِ کمال بہر حال محال ہے۔ صفاتِ کمالیہ مین حضرتؐ کو ایسا کمال حاصل ہوا۔ کہ حضرتؐ کی طرف منسوب ہوکر خود کمال حدِّ کمال پر واصل ہوا۔ جن کمالونسی فرداً فرداً تمام انبیائے کرام علیہم السلام کامل ہوے۔ وہ کمال تمام و کمال سرورِ کائنات کی کمالاتِ بیغایات مین شامل ہوے۔ ؎ حسنِ یوسف لبِ عیسیٰ یدِ بیضا داری + انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + اسکا شاہد وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ۔ کلامِ ربِّ العالمین وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ۔ ور اسپر دلیل وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ قولِ اصدق القائلین ہے وَکَفٰی بِہٖ دَلِیْلًا + آیہ یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا مین حضرتؐ کی کیسی کیسی مناقبِ جلیلہ اور مراتبِ جزیلہ حق تعالےٰ نے ذکر کیے ہین۔ اور شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر کیا کیا لقب دیے ہین مَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی حضرتؐ کی کلامِ ہدایت التیام کی توصیف ناطق ہے۔ جسکا یہ منطوق ہے کہ حضرتؐ کا ارشاد عینِ وحیِ خدا ہے اور اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ حضرتؐ کی خلقِ عمیم کی ثنا و تعریف مین فائق ہے جس سے ثابت ہے کہ حضرتؐ کا خلق بڑا ہے ؎ رب دو جہانست ثنا خوانِ محمدؐ + اللہ چہ شانست زہے شانِ محمدؐ

ممکن بخرد نیست کنند حصر صفاتش
نور یکہ نشد تابِ تجلاش ہوئے ا
دہ وجہ وسیع است کہ صد عرشِ معلےٰ
منظرِ جاہش نتوان دم زدن از خجل

مانا بوجوب آمدہ امکانِ محمدؐ
سر بر زدہ از چاکِ گریبانِ محمدؐ
جا کردہ بیک گوشۂ داماں محمدؐ
رضوان ہست کہیں خادم دربانِ محمدؐ

منطوق

فرماندہیِ ملکِ بقا ہست مسلم
نہ کرۂ افلاک باین منزلت و جاہ
سوئی بسرِ طور چہ میخواست ہمی خواست
بے ساختہ شد گوشِ جہان کانِ جواہر
تا منکرِ جاہش نزند دم دمِ عویش

ہر ہر کہ بود بندۂ فرمانِ محمد
گوئی ست سر اسیمہ بچوگانِ محمد
پروانۂ نگہتِ شمعِ شبستانِ محمد
از معجزہِ لعلِ لبِ خندانِ محمد
قرآن بود اعجاز نمایانِ محمد

در روزِ ازل مزرعِ امیدِ خلائق
کامد دو جہان زآنکہ خور خوانِ محمد
از گرمیِ خورشیدِ قیامت نہراسد
زیرا کہ منم بلبلِ بستانِ محمد
صد شکر کہ از روزِ ازل تازہ دماغم
کایشان ہمہ ہستند دل و جانِ محمد
ہستند ہمہ نامِ خدا یک انسان

سیراب شد از چشمۂ احسانِ محمد
جز ذاتِ خداوندِ جہان کیست کہ گوید
آنرا کہ بود سایۂ دامانِ محمد
اعجاز بیان گشتہ ام از مینِ ثنائش
از نکہتِ گلہای گلستانِ محمد
در دیدۂ اربابِ یقین آمدہ ہر یک
لختِ دل و نورِ نظر و جانِ محمد

نازم بکرم گستریِ دستِ سخائش
حیکہ بود در خورِ شایانِ محمد
از ندحت آتش رخِ ایمانِ من است
دا شد برخ من درِ فیضانِ محمد
ای صلِّ علے مرتبۂ عترتِ اطہار
سر تا بقدم نورِ خدا شانِ محمد

بفحوای عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا حضرت کے لئے مقامِ محمود موعود ہے۔ اور بمضمونِ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى حضرت کی رضا و خوشنودی معبود و مقصودِ رب ودود ہے علَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے مراتبِ علومِ رسولِ ایزدِ قیوم معلوم ہوتی ہیں اور حدیثِ اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبِيْ سے مدارجِ آدابِ جنابِ رسالت مآب مفہوم ہوتے ہیں وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سے حضرت کی ذکر کے بلندی و رفعت واضح و فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ سے طبیعت کے نرمی و لینت لائح ہے۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب سے منقول ہے۔ کہ ایک یہودی کے کچھہ دینار جناب رسولِ خدا پر قرض آتے تھے۔ اور بوجہ عسرت کے حضرت اونکو ادا کرنے میں تاخیر فرماتے تھے۔ یہودی نے تقاضا کیا۔ حضرت نے جواب دیا۔ ای یہودی میری پاس کچھہ نہیں کیا کروں۔ کیا انسے نہ

قرض ادا کروں - یہودی نے کہا ای محمدؐ جب تک آپ میرا قرض ادا نکرینگے مین آپ سی
جدا نہونگا - فرمایا اگر یہی مرضی ہے تو مین تیرے پاس بیٹھا رہونگا - پس حضرتؐ نے
اوس یہودی کے پاس تشریف شریف رکہی - یہانتک کہ نماز پنجگانہ وہین پڑہی اور
اصحاب جناب رسالتمآب یہودی کو تہدید کرتے تھے - اور طرح طرح کی وعید کرتی تھے
حضرتؐ نے اصحاب کی طرف دیکہا اور کہا کہ یہہ کیا ہی - جو یہودی کے ساتھہ عمل مین لاتی ہو
اور کسلیئے اوسکو ڈراتے ہو - عرض کی ای رسول خدا ایک یہودی اور آپ کی قید کرے ہمین
اوسکی خوشنودی - حضرتؐ نے اونکو اسطرح سمجہایا - کہ خدای عزوجل نے کسی ذمی وغیرہ پر
ظلم کرنے لئی ہمکو مبعوث نہین فرمایا - پس جسوقت دن چڑہا یہودی نے کلمۂ شہادت
پڑہا - اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اور عرض کیا کہ کچھہ اپنا مال مینے راہ خدا مین دیا - ای حضرت بخدا یہہ گستاخی اور بی ادبی
آپ کے ساتھہ مین اس سبب سی عمل مین لایا تہا - کہ مینے آپ کی صفت جو توریت مین ہے
اوسکو آزمایا تہا - اس سبیئے کہ آپ کی صفت مینے توریت مین پڑہی ہے کہ محمد عبد اللہ کی
بیٹے مکۂ معظمہ جنکی جاے ولادت ہی - اور مدینۂ منورہ مقام ہجرت ہی - اور وہ
بدخلق اور سخت دل اور درشت کلام نہین - اور چلاّنے سی اور فحش کلام زبان پر
لانیسی اونکو کچھہ کام نہین - اور مین گواہی دیتا ہون - کہ خدا کے سوا کوئی معبود حق
نہین - اور آپ رسول خدا ہین اسمین شک یا شبہہ مطلق نہین - اور یہہ مال میرا حاضر ہے
لیجئے - اور حکم خدا اسمین جاری کیجئے - اور وہ یہودی بہت دولتمند تہا - مال و نعمت سی
خرسند تہا - اسی حدیث مین جناب امیرؑ نے ارشاد کیا ہی - کہ تکیہ حضرتؐ کا چرمین تہا
جسکی اندر لیف خرما کے سوا اور کچھہ نہین تہا - اور اسی حدیث مین کا مضمون تحوان
ابیات مین موزون ہے ❊ ہی امیر المومنین سے یہہ خبر ❊ ایک عبا مین کرتے تھے
حضرتؐ بسر ❊ دنکو اوسکو اوڑہتے تہے وہ جناب ❊ راتکو کرتی تہی اوسکا فرش خواب

ایک دن حضرت کی بجوده عبا + اہل خدمت نی بچھادی تھی ولا + صبح اوٹھکر خادمونسی
یہہ کہا + رات بھر مین خواب راحت مین رہا + ہو سکی شب کو نہ مجھسے بندگی + پھر
عبادت بری بچھانا مت کبھی ہمارات مجکو بکہ آسائش ہوی + نفس کو تزئین و آرائش
ہوی + اس حدیث شریف مین جو توریت کی بشارت سے اشارت جناب رسالت
مرتبت کی نسبت منقول ہوے۔ نہایت مفصل ہے کسیطرحکا اسمین اجمال نہین
اور سواے ذات بابرکات سرور کائنات کی اور کسیکا احتمال نہین اسیطرح حضرت کی
بشارتین کثرت سے پہلی پیمبرون کی کتابون مین مذکور ہین۔ اور اکثر اونمین سے
علم کلام کے کتب مین منقول و مسطور ہین۔ چنانچہ جناب غفران مآب طاب ثراہ نے
کتاب مستطاب عماد الاسلام مین بحاس بشارتونکے تحقیق کی ہے۔ اور عہد
عتیق و جدید کی کتابون سے جو حکم سے نصاریٰ کے مترجم ہوے ہین
اون کے تطبیق کی ہے۔ اس رسالہ مین تبرکاً چند بشارتونکا بیان ہوتا ہے
جس سے حضرت کی نبوت کا حال بخوبی عیان ہوتا ہے **پہلی**
بشارت احتجاج طبرسی مین منقول ہے کہ مامون رشید نے ایک
مجلس اس غرض سے منعقد کی۔ کہ علماے یہود و نصاریٰ وغیرہما حضرت
امام رضا علیہ التحیۃ والثنا سے مناظرہ کرین۔ پس جناب امام ہمام علیہ
السلام نے جاثلیق سے خطاب فرمایا۔ اے نصرانی کتاب شعیا پیغمبر کے
نسبت تیرے علم کے کیا کیفیت ہے۔ جواب دیا کہ مین اوسکو حرف
حرف جانتا ہون۔ حضرت نے فرمایا۔ آیا تو جانتا ہے کہ یہہ اونکا کلام ہے
یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَأَیْتُ صُوْرَۃَ رَاکِبِ الْحِمَارِ
لَابِسًا جَلَابِیْبَ النُّوْرِ وَرَأَیْتُ رَاکِبَ الْبَعِیْرِ
ضَوْءُہٗ مِثْلُ ضَوْءِ الْقَمَرِ یعنی اے قوم سوار حمار کی صورت کو

بہنے دیکھا ہے جو نور کی چادرون سے متلبس ہے۔ اور شتر سوار کو مینے دیکھا ہے جسکی روشنی مثل نور قمر ہے۔ پہلی سواری حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف اشارت ہے۔ اور دوسرے سوار سے ہمارے پیغمبر کی بشارت ہے۔ پس اوس نصرانی نے اقرار کیا کہ بیشک اشعیا نے ایسا لکھا ہے۔ اور باوصف بہت سی تحریفون کے حال کے ترجمونسے ابتک اس بشارت کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ کتاب نبوت اشعیا کی اکیسوین فصل مین مذکور ہے۔ وَنَظَرْتُ فَارِسَيْنِ رَاكِبَيْنِ اَحَدُهُمَا رَاكِبُ حِمَارٍ وَالْآخَرُ رَاكِبُ جَمَلٍ لِيَسْتَمِعُوا اَسْمَاعًا كَثِيرَةً یعنی دیکھا مینے دو سوارونکو ایک سوار دراز گوش دوسرا سوار شتر تو لوگ بہت سے نصیحتین سنین۔ اس عبارت مین وجود فائض الجود حضرت مسیح علیہ السلام اور جناب محمد مصطفیٰ کی ایک کھلی ہوئی بشارت ہے اسواسطے کہ شتر کی سواری عرب کا معمول و مرسوم ہے۔ اور اسی کلام کے آخر مین مرقوم ہے۔ وَاَقْبَلَ رَاكِبٌ مِنَ الْاِثْنَيْنِ وَاَجَابَ فَقَالَ سَقَطَتْ بَابِلُ الْعُظْمٰى وَكُلُّ اَصْنَامِهَا وَمَصْنُوعَاتُ الْاَيْدِي الَّتِي بِهَا انْسَحَقَتْ اِلَى الْاَرْضِ یعنی حضرت اشعیا نے فرمایا کہ مین ایسا دیکھتا ہون کہ ان دونون سوارون مین سے ایک کہتا ہے کہ بابل عظمیٰ اور اوسکے

تمام بت گر گئے۔ اور جو چیزین لوگون نے اپنی ہاتون سے بنائی تہین یعنے تصویرین اور بت ریزہ ریزہ ہوگئے۔ اور احتجاج مین یہہ بہی لکہا ہے کہ حضرت امام رضا نے راس الجالوت یہودی سے فرمایا آیا تجھکو معلوم ہے۔ جو خبر محمد مصطفی کے اور اونکے امت مرحومہ کے توریت مین مرقوم ہے۔ کہ اِذَا

جَاءَتِ الْاُمَّةُ الْاَخِيْرَةُ اَتْبَاعُ رَاكِبِ الْبَعِيْرِ يُسَبِّحُوْنَ الرَّبَّ جِدًّا جِدًّا تَسْبِيْحًا جَدِيْدًا فِي الْكَنَائِسِ الْجُدُدِ فَلْيَفْزَعْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِلَيْهِمْ وَاِلٰى مَلِكِهِمْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُهُمْ فَاِنَّ بِاَيْدِيْهِمْ سُيُوْفًا يَنْتَقِمُوْنَ بِهَا مِنَ الْاُمَمِ الْكَافِرَةِ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ ه

یعنی جسوقت پچہلا امت کے لوگ شتر سوار کے پیرو جو ہین نئے عبادت خانون مین نئی نئی طرح سے پروردگار کی بہت بہت تسبیح کرتے ہین ظہور کرین تو چاہیئے کہ بنی اسرائیل اونکے طرف اور اون کے بادشاہ کی طرف رجوع ہون۔ تو اونکی دلکو اطمینان ہو۔ البتہ اونکے ہاتون مین تلوارین ہین جنسی روے زمین کے کافرون سے بدلہ لیتی ہین راس الجالوت نے تصدیق کی ظاہر ہے کہ بت شکنی اور جہاد دین سید المرسلین کے ساتہہ مخصوص ہین جنکا قوت ید اللہی سے جیساکہ چاہیئے تہا ظہور ہوا۔ اور یہہ بشارت نہایت واضح اور جلی ہے

دوسری بشارت

احتجاج مین منقول ہے کہ جسوقت راس الجالوت یہودی نے حضرت

امام رضاؑ سے کہا کہ آپ محمدؐ کی نبوت ثابت کریں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ نبوتِ محمدؐ کی موسیٰؑ بن عمران نے گواہی دی ہے ای یہودی آیا تو نہیں جانتا کہ موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو وصیت کی اور فرمایا۔ سَیَاتِیْکُمْ نَبِیٌّ مِنْ اِخْوَتِکُمْ فَبِہٖ فَصَدِّقُوْ وَمِنْہُ فَاسْمَعُوْا یعنی عنقریب ایک پیغمبر تمہارے بھائیوں میں سے تمہاری طرف آئیگا۔ تم اوسکی تصدیق کیجیو۔ اور اوسکی باتوں کو سُنیو۔ آیا بنی اسرائیل کی بھائی بنی اسمٰعیل کے سوا تو جانتا ہے۔ یعنی بنی اسرائیل کے بھائی سوا بنی اسمعیل کے نہیں ہیں۔ راس الجالوت نے کہا ہاں یہ موسیٰؑ کا قول ہے اور اَلنُّبُوَّۃُ فِی الْعَرَبِ وَبَنِیْ قَیْدَارَ جو اوسی فصل میں لکھا ہے۔ اس کی تائید کرتا ہے اس سے نبوتِ خاتم الانبیا کا بخوبی ثبوت آشکار ہے اسلیئے کہ اجدادِ امجادِ احمدِ مختار سے ایک بزرگوار کا نام قیدار ہے

تیسری بشارت

توریت کے سفر اول میں جسکا نام سفر الخلیقہ ہے اور اوسکا عربی ترجمہ سنہ ۶۰ اء میں جامس بادشاہِ براطنہ کے حکم سے چھاپا گیا ہے اسطرح لکھا ہے۔ وَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَکَ فِیْ اِسْمٰعِیْلَ وَھَا اَنَا مُبَارِکٌ فِیْہِ وَاُثْمِرُہٗ وَاُکَثِّرُہٗ جِدًّا جِدًّا وَیُوْلَدُ اِثْنٰی عَشَرَ شَرِیْفًا وَاَجْعَلُ مِنْہُ اُمَّۃً عَظِیْمَۃً اور جوادِ ساباطی کے رسالہ میں بجائے اثنی عشر

شریفًا کے اثنی عشر ملکًا ہے یعنی تیرا قول بابین
اسمعٰیل کے بیٹے سنا - مین اوسکو مبارک اور برومند کرتا ہون
اور اوسکو بہت بہت نسل کی کثرت دیتا ہون - اور بارہ بزرگ
یا بادشاہ اوسکے اولاد مین پیدا ہوئے ہین - اور اوس سے ایک
بڑی امت پیدا کرتا ہون - اس عبارت مین وجودِ ذی وجودِ دوازدہ
امام علیہم السلام کی بشارت ہے - چنانچہ جوادِ ساباطی نے جو علماے
اہلسنت سے ہے اسکا اعتراف کیا ہے - اور اس سے سیّد الانبیا کی
نبوت بھی ثابت ہے کما ہو الظاہر -

چوتھی بشارت

انجیلِ یوحنا کی چوتھی فصل مین جہان حضرت عیسیٰ کے ساتھ ایک عورت کے
ہمکلام ہونے کا ذکر ہے وہان لکھا ہے - قَالَتْ لَهُ الْمَرْأَةُ یَا
سَیِّدِیْ اِنِّیْ اَرٰی اَنَّكَ نَبِیٌّ آبَاءُنَا سَجَدُوْا
فِیْ هٰذَا الْجَبَلِ وَاَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْمَكَانَ الَّذِیْ
یَنْبَغِیْ اَنْ یُسْجَدَ فِیْهِ هُوَ بِاُوْرِشَلِیْمَ قَالَ لَهَا
یَسُوْعُ اَیَّتُهَا الْمَرْأَةُ صَدِّقِیْنِیْ اَنَّهُ سَتَاْتِیْ
سَاعَةٌ لَا فِیْ هٰذَا الْجَبَلِ وَلَا فِیْ اُوْرِشَلِیْمَ
یَسْجُدُوْنَ لِلرَّبِّ ٥

یعنی ایک عورت نے حضرت عیسیٰ سے کہا ای حضرت مین اعتقاد
کرتی ہون کہ تم پیغمبر ہو - ہمارے باپ دادے اس پہاڑ مین پرستش کرتے تھے
اور تم کہتے ہو کہ اورشلیم مین جو ایک مقام ہے وہان پرستش کرنا چاہئے مکان
حضرت عیسیٰ نے اوس سے فرمایا ای عورت میری بات یقین کر کہ عنقریب

ایک وقت آئیگا کہ نہ اس پہاڑ مین پروردگار کی پرستش کرینگے نہ اورشلیم مین
انجیل کے فارسی ترجمہ مین لکہا ہے یعنی زن با دگفت حضرت فہمیدم
کہ پیغمبری پدران ما درین کوہ پرستش مینمودند و شما میگوئید کہ در اورشلیم
مقامی ست در انجا پرستش بنماید عیسیٰ با دگفت کہ اے زن سخن مرا
باور کن کہ وقتی ست کہ درین کوہ و نہ در اورشلیم پدر خود را خواہند پرستید
خاتم الانبیا کی عہد کرامت مہد مین جو تحویل قبلہ کے بیت المقدس سے
طرف کعبہ معظمہ کے واقع ہوئی حضرت عیسیٰ نے یہہ اوسکی خبر دی ہی
اور حضرت کے نبوت پر ایک دلیل روشن ہے۔

پانچوین بشارت

انجیل یوحنا کی پانچوین فصل مین جہان حقیت عیسیٰ کے شہادت کا
بیان ہے اسطرح لکہا ہے۔

لَكِنِ الَّذِي يَشْهَدُ لِي آخَرُ وَاَنَا اَعْلَمُ اَنَّ
شَهَادَتَهُ الَّتِي شَهِدَ بِهَا لِاَجْلِي حَقٌّ ہے

یعنی ایک اور ہے جو میرے حق مین گواہی دیگا۔ اور مین جانتا ہون
کہ جو گواہی کرده میرے حق مین دے گا حق ہے انجیل کے فارسی
ترجمہ مین مرقوم ہے دیگرے ہست کہ در حق من شہادت میدہد
ومیدانم کہ آن شہادت کہ در حق من میدہد راست ست جناب ختم المرسلین کی جو نبوت
حضرت عیسیٰ کی شہادت دی ہے یہہ اوسکی طرف اشارہ ہے
اور یہہ شہادت قرآن مین جا بجا مذکور ہے جیسی اس آیت مین
قُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ

عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ
وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی وَعِیۡسٰی وَالنَّبِیُّوۡنَ
مِنۡ رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ
لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝

چھٹی بشارت

انجیل متی کے تیسرے باب مین جو حضرت یحییٰ کے کلمات پر مشتمل ہے ساتوین صفحہ گیارہوین فقرے مین مرقوم ہے۔ مین توبہ کے واسطے تمکو پانی سے غسل دیتا ہون لیکن جو میرے بعد آتا ہے مجھسے زیادہ توانا ہے اسقدر کہ مین اوسکے نعلین اوٹھانے کی قابل نہین وہ تمکو روح القدس سے اور آگ سے غسل دیگا۔ اور انجیل لوقا کے چھبیسوین صفحہ سولہوین فقرہ مین اسطرح لکھا ہے۔ یحییٰ نے پہلے سے ان سبکو کہا کہ مین تو تمہین پانی سے اصطباغ دیتا ہون لیکن مجھسے قوی تر آتا ہے کہ مین جسکے جوتونکا تسمہ کھولنے کے لائق نہین۔ وہ تمہین روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا انتہی بلفظہ۔ جناب ختمی المرسلین نے جو گناہون پر حدین اور تعزیرین مقرر فرمائین جیسے جلانا مار ڈالنا سنگسار کرنا اور حضرت جبرئیل کی تائید سے جو ہدایت فرمائی یا نفوس کو پاک اور ارواح کو طاہر اور بواطن کو آراستہ کیا اس عبارت مین اوسیکی طرف اشارہ ہے۔

ساتوین بشارت

جناب رضا علیہ آلاف التحیۃ والثنا نے راس الجالوت سے فرمایا کہ انجیل مین

لکھا ہے اِنَّ ابنَ البَرَّۃِ ذَاهِبٌ وَالفارِ قلیطا جاءٍ مِن بَعدِہٖ وَھُوَ یُخَفِّفُ الآصارَ وَیُفَسِّرُ لَکُم کُلَّ شَیءٍ وَیَشہَدُ لِی کَمَا شَہِدتُ لَہٗ اَنَا جِئتُکُم بِالاَمثالِ وَھُوَ یَاتِیکُم بِالتَّاوِیلِ ۔ یعنی زنِ نکوکار کا بیٹا جانیوالا ہے اور فارقلیطا اوسکے بعد آنیوالا ہے۔ اور وہ گرانیونکو سبک کریگا۔ اور تمہارے واسطے ہر چیز کی تفسیر فرمائیگا۔ اور میرے لئے گواہی دیگا۔ جسطرح کہ مینے اوسکے لئے گواہی دمی۔ اور مین تمہارے پاس امثال لایا ہون اور وہ تمہارے پاس تاویل لائیگا آیا تو اسکی تصدیق کرتا ہے۔ رأس الجالوت نے جواب دیا ہان مین اسکا منکر نہین۔ اور اسی حدیث مین لکھا ہے کہ جناب امام ہمام علیہ السلام نے جاثلیق سے خطاب فرمایا کہ آیا تو جانتا ہے کہ انجیل مین مرقوم ہے اِنّی ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّی وَالفارِقلیطا جاءٍ وَھُوَ الَّذِی یَشہَدُ لِی بِالحَقِّ کَمَا شَہِدتُ لَہٗ وَھُوَ الَّذِی یُفَسِّرُ لَکُم کُلَّ شَیءٍ وَھُوَ الَّذِی یُبدِی فَضَائِحَ الاُمَمِ وَھُوَ الَّذِی یَکسِرُ عَمُودَ الکُفرِ

یعنی حضرت عیسٰی نے لکھا کہ مین طرف اپنے پروردگار کی جانیوالا ہون اور فارقلیطا آنیوالا ہے۔ اور وہ ایسا ہے کہ میرے لئے سچی گواہی دیگا جسطرح مینے اوسکے واسطے گواہی دی۔ اور ہر چیز کی تمہارے لئے

تفسیر کریگا اور فضیحتین استون کی اوسکے اختیار مین ہین اور وہ عہود کھڑکو توڑیگا۔ جاثلیق نے اقرار کیا اور شارح مقاصد کے کلام سے اسکی تصدیق ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ چودہوین صحاح مین انجیل کی لکہا ہی

إِنِّي أَطْلُبُ لَكُمْ مِنْ أَبِي يَهَبُكُمْ وَيُعْطِيكُمْ فَارْقَلِيطًا آخَرَ لِيَكُونَ مَعَكُمْ إِلَى الْأَبَدِ وَالْفَارْقَلِيطُ رُوحُ الْحَقِّ وَالْيَقِينِ

یعنی مین اپنے پدر سے خواستگاری کرونگا کہ ایک فارقلیط اور تمکو عطا فرماے تو تمہارے ساتھ ہمیشہ رہے اور فارقلیط روح حق و یقین ہے۔ اور پندرہوین مین اسطرح مرقوم ہے۔

فَأَمَّا فَارْقَلِيطُ رُوحُ الْقُدُسِ الَّذِي يُرْسِلُهُ أَبِي بِاسْمِي هُوَ يُعَلِّمُكُمْ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ

یعنی فارقلیط روح القدس ہی جسکو میرا پدر رہبری نام سی بہیجیگا وہ تمکو تمام چیزین تعلیم کریگا اور ان سبکی تصدیق و تحقیق اوس سی ہوتی ہے جو انجیل یوحنا کے چودہوین باب مین اسطرح عربی عبارتین لکہا ہے کہ

أَنَا أَسْأَلُ أَبِي فَيُعْطِيكُمْ مُسَلِّيًا آخَرَ لِيَثْبُتَ مَعَكُمْ إِلَى الْأَبَدِ

یعنی مین اپنے باپ سے سوال کرونگا کہ تمکو ایک تسلی دینے والا دوسرا عطا فرمائے تاکہ تمہارے ساتھ ہمیشہ تک ثابت رہے اور شفاعت کرنیوالا اور واسطہ اور تسلی دینے والا اور بزرگ کیا ہوا لفظ فارقلیط کے معنی ہین جنکا معنی احمد و محمد مرجع ہے۔ اور فارسی انجیل مین لکہا ہی وہن از پدر خواہم خواست کہ او تسلی دہندۂ دیگر بشما خواہد داد

وتا ابد با شما خواہد ماند اور اسی باب مین مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰ فرمود من
این سخنہارا چونکہ نزدیک شما بودم بشما گفتہ ام لیکن آن تسلی دہندہ
یعنی روح القدس کہ پدر اورا باسم من خواہد فرستاد شمارا
ہر چیز خواہد آموخت و ہرچہ من شمارا گفتم بیاد شما خواہد داد اور
دو تین سطر کے بعد لکھا ہے وحالا از وقوع بشما خبر دادم تا گر چون
وقوع یابد باور کنید دیگر بسیار با شما گفتگو نخواہم کرد زیرا کہ رئیس
این جہان می آید اور یہہ ایک صریح بشارت ہے اسلیئے کہ جو صفتین
اس مین بیان ہوئین ہین مصداق اونکا سوائے ذات بابرکات
سرور کائنات کے کوئی اور نہین۔ نبوت عیسیٰ کی تصدیق تحریف
متعارف الہیہ کی تفسیر تکالیف کی تخفیف تمام احکام حلال و حرام کی تعلیم حضرت سے واقع ہوی
اور حضرت عیسیٰ کا قول کہ رئیس اس جہان کا آتا ہے اس
امر کی دلیل ہے کہ ہمارے پیغمبر پہلے پیغمبرون سے اشرف
وافضل ہین۔ اور حضرت عیسیٰ کا یہہ کلام کہ وہ تمہارے ساتھہ
ہمیشہ تک رہیگا اس بات کا اثبات کرتا ہے کہ ہمارے
پیغمبر پر نبوت ختم ہوی اور حضرت خاتم الانبیا ہین جیسا کہ قرآن مجید مین
آیا ہے۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝

آٹھوین بشارت

پندرہوین باب تینتیسوین ٣٣ صفحہ مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ فرمود چون

آن تسلی دہندہ کہ من از جانب پدر بشما خواہم فرستاد یعنی روح
راستی کہ از طرفِ پدر می آید در بارہ من شہادت خواہد داد وشما
نیز شہادت خواہید داد زیراکہ از آغاز شما با من بودہ اید؛
مثل سابق یہ عبارت بھی نبوتِ حضرتؐ کی بشارت ہے اور لفظِ
پدر جو اس عبارت مین اور پہلے عبارتو نمین حق تعالے پر اطلاق
کیا گیا اوس سے پرورد گار مراد ہے اس لیئے کہ ابوت حقیقی
جو عوارضِ جسمانی سے ہے حق مین حق متعال کی محال ہے
اور اس دعوے کے ثبوت کو حضرت عیسیٰ کا یہہ قول جو انجیل
یوحنا کے بیسوین فصل مین مذکور ہے کافی ووافی ہے؛

انی صاعد الی ابی الذی ھو ابوکم و الھی
الذی ھو الھکم - یعنی حضرت عیسیٰ نے کہا کہ مین
صعود کرتا ہون طرف اپنی باپ کے جو تمہارا بھی باپ ہے اور
طرف اپنی معبود کے جو تمہارا بھی معبود ہے - اور فارسی
ترجمہ مین اسطرح لکہا ہے کہ عیسیٰ بمریم گفت کہ مرا دست بگزار
زیراکہ ہنوز نیز د پدرِ خود نرفتہ ام بلکہ بنزدِ برادران بروو بآنہا
بگو کہ من نزد پدر خود و پدرِ شما و خدای خود و خدای شما بالا میروم
اور مثل اسکے انجیل مین بہت واقع ہوا ہے -

نوین بشارت

شرح مقاصد مین لکہا ہے فی السادس عشر اقول لکم

حقاً حقاً إنّ انطلاقي عنكم خيرٌ لكم فإن
لم انطلق عنكم إلي لم يأتكم الفارقليط
وإن انطلقتُ ارسلته إليكم فإذا جاء
هو يفيد العالم ويدينهم ويوبخهم ويوقفهم
على الخطيّة والبرّ ثم قال إذا جاء روح الحق
واليقين يرشدكم ويعلّمكم ويدينكم بجميع
الخلق لانّه ليس يتكلّم بدعة من تلقاء
نفسہ ۞ اسکی تصدیق اوس سے ہوتی ہے جو انجیل یوحنا کے
باب ۱۶ صفحہ ۲۱۳ بین اسطرح مرقوم ہے لیکن بشما راست میگویم
که شمارا مفید ست که من بروم واگر نروم آن تسلی دہندہ نزد شما
نخواہد آمد اما اگر بروم اورا نزد شما خواہم فرستاد چون او بیاید جہانرا
بگناہ وصدق وانصاف ملزم خواہد ساخت زیرا که بر من ایمان نمی
آرند بصدق زیرا که بنزد پدر خود میروم و شما مرا دیگر نمی بینید بانصاف
زیرا که بر رئیس این جہان حکم جاری شدہ است و دیگر خبرہای بسیار
دارم که شما بگویم لیکن حالا نمی توانید متحمل شد اما چون او یعنی روح راستی
بیاید او شمارا بتمامی راستی ارشاد خواہد نمود که او از پیش خود سخن نخواہد گفت

بلکہ ہر انچہ می شنود خواہد گفت و شمارا باینده خبر خواہد داد و او مرا اجلال خواہد داد کہ او انچہ از آن منست خواہد یافت و شمارا خبر خواہد داد اور اس بشارت کی یہ عبارت لِاَنَّہٗ لَیْسَ یَتَکَلَّمُ بِدْعَۃً مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ جسکی جگہہ فارسی مین یہ عبارت ہے کہ از پیش خود سخن نخواہد گفت بلکہ ہر انچہ می شنود خواہد گفت قرآن مجید کے اس آیت کی مطابق ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی جو جناب ختم المرسلین کے وصف مین نازل ہوئی ہے اور باقی جواوصاف اس بشارت مین مذکور ہین حضرت مین بخوبی تحقق تھے

دسوین بشارت

رویت یوحنا رسول انجیلی کے دوسری فصل کے آخر مین مرقوم ہے وَالظَّافِرُ الَّذِیْ یَحْفَظُ اَقْوَالِیْ وَاَعْمَالِیْ اِلَی التَّمَامِ فَاَنَا اُعْطِیْہِ سُلْطَانًا عَلَی الْاُمَمِ وَیَرْعَاھُمْ بِعَصًا حَدِیْدٍ وَکَاٰنِیَۃِ الْفَخَّارِ یَسْحَقُھُمْ کَمِثْلِ مَا اَخَذْتُ اَنَا مِنْ اَبِیْ وَاُعْطِیْہِ زُھْرَۃَ الصُّبْحِ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُذُنٌ فَلْیَسْتَمِعْ مَا یَقُوْلُ الرُّوْحُ فِی الْکَنَائِسِ

اور فارسی ترجمہ مین اسطرح لکہا ہی وہر کسکہ غالب آید و تا انجام اعمال مرا نگہدارد ویرا اقتدار بر قبائل خواہم داد کہ برانہا بعصای آہنی حکمرانی

خواہد کرد کہ لنجو کو زہا خرد میشوند بنوعیکہ من از پدرِ خود یافتہ ام و من
او را ستارۂ سحری خواہم داد ہر کسکہ گوش دارد بشنود کہ روح بکلیسا ہا
چہ میگوید اور یہہ ایک بشارت ظاہر ہے اسلئے کہ جناب سید المرسلین
جانب رب العالمین سے مامور تھے کہ مشرکون اور کافرون پر تلوار سے
جہاد کرین اور جوادِ سا باطی نے با وصف تسنن کے کہا ہے کہ زہرۃ الصبح
اور ستارۂ سحری سے حضرت امام مہدی صاحب الزمان علیہ السلام
مراد ہین اسواسطے کہ ساتوین ہزار کے پہلی صدی کی پہلی دہای کے
پہلی برس کے پہلی تاریخ کی صبح کو ظہور فرماینگے۔ اور جناب سید العلما علیین
مکان علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہین کہ ممکن ہے کہ جناب
صاحب العصر علیہ السلام کو باعتبار ولادت باسعادت کے ستارۂ سحری
کہا ہو جو ماہ شعبان کی پندرہوین تاریخ کے صبح کو واقع ہوی ہے
بالجملہ جب خاتم الاوصیا کی بشارت ہوی تو خاتم الانبیا کی بدرجہ اولے
بشارت ہوگی۔

بشارت گیارہوین۔

روبت یوحنا کے تیسری فصل مین لکہا ہے اَلظَّافِرُ الَّذِی یَلْبَسُ
اَلْبَیَاضَ وَلَا یُمْحٰی اِسْمُہٗ مِن سِفْرِ الْحَیَاۃِ وَاَنَا اَعْتَرِفُ
بِاِسْمِہٖ قُدَّامَ اَبِی وَقُدَّامَ مَلَائِکَتِہٖ
اور انجیل کی فارسی ترجمہ مین اسطرح پر ہے و ہر آنکہ غالب آید
بجامۂ سفید ملبّس خواہد گشت و نام او را از کتاب محو نخواہم نمود بلکہ بنام
وی نزد پدرِ خود و فرشتگان اقرار خواہم نمود اس بشارت مین نبیِ موعود کا

سفید لباس پہنا اور اوسکے نبوت کا ہمیشہ رہنا دو تو منصوص ہین - اور یہہ
دو نو امر ہمارے پیغمبر کے ساتھہ مخصوص ہین - کیونکہ سفید لباس اسلام مین
رائج رہا ہے - اور حق تعالی نے آپکی شان مین ولکن رسول اللہ وخاتم
النبیین کہا ہے -

بارہوین بشارت

اوسی فصل مین مرقوم ہے اَلظَّافِرُ اَجْعَلُهُ عَمُوْدًا
فِي الشَّكْلِ الْاِلٰهِيّ وَلَا يَخْرُجُ اَيْضًا
خَارِجًا وَاَكْتُبُ عَلَيْهِ الْاِسْمَ الْاِلٰهِيّ
وَاِسْمَ مَدِيْنَةِ اِلٰهِي الَّتِيْ هِيَ اُوْرُشَلِيْمُ
الْجَدِيْدَةُ النَّازِلَةُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِ
اِلٰهِيْ الَّذِيْ هُوَ الْاِسْمُ الْجَدِيْدُ
اور فارسی ترجمہ مین اسطریق پر ہے و ہر انکہ غالب آید من
اورا در ہیکل خدای خود ستون میسازم کہ دیگر بیرون نخواہد
رفت و بروی اسم خدای خود و اسم شہر خدای خود را کہ
اورشلیم نو است و از آسمان از نزد خدای من نازل میشود

واسمیم تو خود را خواہم نوشت دونو ترجمون کے اختلاف سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ کرنے والون نے تصرف کیا ہے
بہرحال بعد فقرہ **واکتب علیہ الاسم الاعلی** لکھے
ممکن ہے کہ طرف مُہرِ نبوت کے اشارہ ہو اور نیا اور شلیم کعبہ
معظمہ ہے اور حجر اسود کا بلکہ کعبہ مشرفہ کا آسمان سے اوترنا
اہل اسلام کی روایتون مین منقول ہے۔ آمالی مین جناب شیخ
صدوق علیہ الرحمۃ نے عبداللہ بن سلیمان سے جس نے
انبیائے سابقین کی کتابین پڑھی تھین ایک حدیث نقل فرمائی ہے
اوسکے اکثر مضامین کا حاصل مناسب مقام سمجھکر یہان درج
کیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مین نے انجیل مین پڑھا ہے کہ ای
عیسے خبر دے اون لوگون کو جو تیرے روبرو حاضر ہین
کہ مین خدای دائم ہون مجکو زوال نہین اور نبی امی کی تصدیق کرو
جو شتر اور پیراہن اور تاج یعنی عمامہ اور نعلین اور عصای چوب
رکھتا ہے اوسکی دونو آنکھین سیاہ ہین۔ اور پیشانی کشادہ ہے
یا صاف ہے اور رخسار روشن ہین اور ناک باریک ہے اوسکی
دانت کچھہ کچھہ ایک دوسرے سے جدا ہین اوسکی گردن گویا
ابریق نقرہ ہے خنز گردن گویا ہمرنگ طلا ہے اوسکے سینہ سے
ناف تک مانند ایک خط کے باریک بال ہین اسکے سوا اور
بال اوسکے شکم اور سینہ پر نہین اوسکا رنگ گندمی ہے اوس کے
کفِ دست وکفِ پا پر گوشت ہین۔ اور جسوقت کسی طرف
متوجہ اور ملتفت ہوگا اوسکا تمام بدن اوسی طرف پھر جائیگا

اور جب کسی مجمع مین آئیگا تمام اہل مجلس پر غالب آئیگا اور جسوقت راہ چلیگا اوسکے پانو زمین سی اسطرح جدا ہونگی
جیسی تہہری جدا ہوتی ہین۔ اور جسطرح پانی بلندی سے نشیب زمین کیطرف رواں ہوتا ہی اوسکی عرق کی قطری پیشانی پر مثل مروارید کی
نمایان ہونگی اور مشک کی خوشبو اوس سی دماغون مین پہونچیگی۔ نہ مثل اوسکی اون لوگونمین دیکہا جو پہلی
گذری اور نہ مثل اوسکی اون لوگونمین دیکہینگی جو اوسکی بعد پیدا ہونگی خوشبودار ہی عورتونکی نکاح کو بہت دوست
رکہیگا نسل اوسکی قلیل ہوگی بلکہ اوسکی نسل ایک دختر مبارکہ کی نسل مین منحصر ہوگی جسکی لیے بہشت مین ایک
مکان ہی جسمین تعب و محنت نہین آخر زمانہ مین اوس دختر کا متکفل ہوگا جسطرح تیری مانکا زکریا متکفل
ہوا تہا اور اوسکے دو فرزند ہونگی کہ درجہ شہادت پائینگی اور اوس پیغمبر کا کلام جو اوسپر نازل ہوگا قرآن ہوگا اور
اوسکا دین اسلام اور مین سلام ہون طوبے ہی اوس شخص کے واسطے جسکو اوسکا زمانہ نصیب ہو اور
اوسکی ایام دیکہی اور گوش قبول سے اوسکا کلام سنی عیسیٰ نے کہا اے پروردگار طوبی کیا ہی فرمایا
کہ ایک درخت ہی بہشت مین جسکو مینی اپنی قدرت کی ہاتہہ سی بویا ہے اور اوسکی شاخین بہشت مین
سایہ فگن ہین اور اوسکی بیخ رضوان ہے اوسکا پانی تسنیم سی ہے اور وہ ایک نہر ہے جسکی خنکی
مثل خنکی کافور کے ہی اور سوندہہ کا مزہ ہے جو شخص اوس نہر سے ایک جرعہ پئی اوسکو پہر کبہی
تشنگی عارض نہو عیسیٰ نی کہا اے خداوند مجکو اوس چشمہ سی پلوا حضرت رب العزة نی فرمایا کہ اوسمین سی
پینا ہر بشر پر حرام ہے جب تک کہ پیغمبر آخر الزمان اوسمین سی نہ پئی اور امتون پر اوسمین سی پینا حرام ہی
جب تک کہ اوس پیغمبر کی امت نہ پئین تجکو اپنی طرف اوٹہاتا ہون پہر تجکو آخر زمانہ مین بہیجونگا تو تو امور
عجیبہ اوس پیغمبر کی امت سی مشاہدہ کری اور دجال لعین کے مقابلہ مین تو اونکا مددگار ہو تجکو نماز کی وقت
بہیجونگا۔ تو تو اونکے نماز مین شریک ہو البتہ وہ امت مرحومہ ہی اس بشارت مین جو اوصاف مذکور
ہوئی ہین سوای خاتم الانبیا کی کوئی اونکا مصداق نہین اور جو کچہہ اہل اسلام کی روایتون مین آیا ہی کہ حضرت عیسی
صاحب العصر کی ظہور کے وقت نازل ہونگے اور امام وقت کی اقتدا
کرینگے۔

اس بشارت کا مضمون اخیر اوسکی تائید کرتا ہے ؎

ہم اب اس باب مین ایک بہت بڑی مشہور عالم غیر متعصب عیسائی مذہب گاڈفری ہگینس صاحب کی کتاب اپالوجی سے بے کم و کاست ترجمہ سے جسکا نام حمایۃ الاسلام ہے کچہ نگارش کرتے ہین اور پہلے مصنف کا داب گزارش کرتے ہین کہ جا بجا اپنی تسلیم و تصدیق کی ہوئی باتونکو مسلمانون کے مقولہ سے تعبیر کرتا ہے اور قرینہ اس کا یہ ہی کہ اون باتونکی نسبت کچہ رد و قدح اور نقض و جرح نہین تحریر کرتا ہو اس کتاب کے نمبر ۱۵۶ امین مقوم ہی مگر ایک اور عجیب اور نہایت ضروری دلیل ہے جو کہ عیسائیونکی ساتہہ برتاؤ مین آپ صلعم سے معاون ہوئی اور جسکو دوست و دشمن دونونے لکہا ہے مگر دشمن اوسپر کماینبغی توجہ نہین کرتے وہ یہ ہی کہ ایک روایت مشہور ہی اور انجیلی تواریخ مین مکتوب اور مذکور کہ عیسی نے اپنی رفع سے پیشتر اپنے مریدون سے اقرار کیا تہا کہ ہم تمہاری پاس ایک شخص کو کسی نہ کسی حیثیت مین بہیجنگے جسکو ہماری انجیل کے مترجم یونانی نے پیرکلیطاس لکہا ہی جس کا ترجمہ تشفی دہندہ ہے پہر نمبر ۱۵۰ امین لکہا ہی مسلمانون نے بیان کیا ہی اور اب بہی اون کا یہی قول ہے کہ یہہ شخص محمد ہی تہی جنکی نسبت مسیح نے پیشین گوئی کی تہی جسطرح کیخسرو کی پیشین گوئی اشعیا نے کی تہی کہ دونو کے نام لیدیئے گئے تہے اور مسلمان یہہ بہی کہتے ہین کہ عیسی نے جو آپ کا نام لیا تہا تو نہ اوس لفظ سے جیسا کہ زبان یونانی اور ہماری تواریخ انجیلی مین ہی یعنی پیرکلیطاس بلکہ اس لفظ سے پیرکلیوطاس جسکے معنی تشفی دہندہ کے نہین بلکہ محمود یا ممتاز کے معنی ہین جو عربی مین لفظ محمد کے معنی ہین اور عیسائیون نے انجیل مین ابتدا مین مجملہ دو لفظونکی دوسرا ہی لفظ تہا مگر سچ چہپانیکے لئے اوسکو تحریف کر دیا گیا اور عیسائی اس بات سے انکار نہین کر سکتے کہ اون کی کتب موجودہ حال مین تحریفین ہین یا اختلاف قرات ہوا ہے اور وہ یہ بہی کہتے ہین کہ اس عبارت کے چہپانیکے لئے تمام تحریرین دستی غارت کر دی گئین تحریرات دستی کے غارت ہوجانے کا انکار نہین ہو سکتا اور یہ وہ بات ہی جسکی نسبت جواب باصواب دینا مشکل ہی اور قدیمی کتابون کی نسبت تو یہ ہی کہ چہٹی صدی سے قبل کی ایک بہی موجود نہین

نمبر ۵۹ مین تحریر ہے مسلمان یہہ بھی کہتے ہین کہ یہہ مشہور بات ہی کہ بہت ہی
عیسائیونکو موجب پیشین گوئی کے ایک شخص کا انتظار تہا جس سی ثابت ہوتا ہی
کہ جو بناوٹ رومی پادریون اور پروٹسٹنٹ نے قوانین مذہبی کی اوس عبارت پر کرلی
وہ عام نتہی آسکی نظیر دوسری صدی مین مانٹینس ہی جو کہ ٹرٹولین کے نسبت پہلے
ہوا ہی اوسکو اوسکے پیرو شخص موعود سمجھتے تہے جس سے کہ اوسکے دشمنون کو
موقع ملا کہ اوسکی نسبت از راہ کینہ کے بے اصل بات مشتہر کردین کہ وہ روح القدس
ہونیکا دعوی باطل رکہتا ہے ایسی ہی اشخاص خصوصًا مانٹینس اس کے بدولت انجیلی
تواریخون مین جہوٹ ملایا گیا اور یہہ ماجرا محمد کے زمانہ سے بہت پہلی ہوا جنکا اصل تشفی دہندہ
ہونا بوجہہ آپ کی کامیابیون کی ثابت ہے اور مانٹینس کے زمانہ کے بعد مگر محمد کے زمانہ
سے بہت پیشتر منیس کو بہی اوسکی پیروون نے شخص موعود قرار دیا اور بانشو بوسوبر نے
ثابت کیا ہے کہ اوسکی پیرو بڑے عالم اور طاقتور فرقے تہے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ
اور سب کی بہ نسبت اوس زمانکو غالبًا بہتر سمجھتے تہے جسمین عیسی نے پیشین گوئی کی تہی
لیکن نتیجہ سے ثابت ہوا کہ منیس شخص موعود تہا نمبر ۱۶۱ مین مذکور ہے مگر مسلمان اس نے
برعکس یہ کہینگے کہ اگر خود عیسائیون کی دلیل پیش کیجائے تب بہی مطلب ثابت ہی کہ وعدہ تو
ایک تشفی دہندہ کا تہا پہر یہ کہنا کہ ظہور بارہ زمانہ آئندہ کا وہی شخص موعود ہی محض
فضول ہی اور درحقیقت محمد ہی اوس شخص کے مصداق ہین اور آپ کے سوا اور کوئی
ایسا نہین اور وہ یہ بہی کہتے ہین کہ حواریونکی قوانین اور خود عیسائیون کی کتاب سے کسیطرح
پر پایا نہین جاتا کہ روح القدس کا حواریون مین آجانا تشفی دہندہ موعود کا آجانا ہوا اور صرف
زبان سے ایسے دعوی کی تصدیق نہین ہوسکتی نمبر ۱۶۵ مین مسطور ہی مسلمانونکی دلیل کو
بابت ترجمہ لفظ پیرکلیوطاس بجائی پیرکلیطاس کے بڑی مدد اوس طرز کے وجہ سے
ملتی ہے جو کہ سینٹ جردم نے انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان مین کرنیکے اندر اختیار کیا تہا
جسمین بجائی لفظ پیرکلیوطاس کے لفظ لاطینی پیرکلی طاس لکہدیا تہا اس سے ثابت ہوتا ہی

کہ اوس کتاب مین جس سے کہ سینٹ جروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ پیریکلیوطاس تہا نہ
پیریکلیطاس اس وجہ سے مسلمانون کی اوس بیان کو بہت مدد ملتی ہے جو پرانے
تحریرات دستی کے غارت ہونیکے باب مین وہ کرتے ہین نمبر ۱۷ مین بیان کیا ہے
مگر مین علاوہ اس کے یہہ بہی کہتا ہون کہ اگر عیسیٰ کا استعمال کیا ہوا لفظ فارقلیط تہا اور یہ
کہ اس لفظ کے معنی ستودہ کے ہین جیسا کہ سیل صاحب کا قول ہے تو اوس کا ترجمہ اس لفظ
یونانی پیریکلیطاس مین غلط ہے یعنے اختلاف قرارت کے جہت سے اور لفظ مذکور
اوس لفظ سے بدلنا چاہئے جو ستودہ کے معنی رکہتا ہو اور جو واقع مین لفظ پیریکلیوطس
ہونا چاہئے نمبر ۷۲ مین ذکر کیا ہے مگر اس کا ترجمہ فارقلیط علم کی معنی لیکر نکرنا چاہئے
بلکہ اسم صفت کے طور پر کرنا چاہئے چنانچہ اہل اسلام بمعنی احمد کے لیتے ہین اگر یہہ لفظ
عیسی کا استعمال کیا ہوا زبان خالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہئے
جو اوسکے معنی اون زبانون مین تہے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے مشتق ہے
تو اوسکی وہی معنی چاہئین جو عربی مصدر کے ہین اور تب اوس کے معنے ستودہ
یا شخص ممتاز کے ہونگے نمبر ۸۴ مین مکتوب ہے مین ابہی بیان کر چکا ہون کہ وہ
طریق جس سے کئی فرقون کو تہوڑی ہی عرصہ مین زوال آگیا ثبوت کافی اس امر کا ہے
کہ اون لوگون نے اپنی افسرون کو شخص موعود فرض کر لینے مین غلطی کی اور وہ بتدریج
نیست و نابود ہوگئے مانٹی نس کو بچتہ پادریون نے اسلئے عیب لگایا ہے کہ اوسنے اپنی
آپ کو روح القدس کہا مگر یہہ بڑی خلاف بیانی ہے گو کہ اوسنے عیسی کی انجیل کو تسلیم کیا
لیکن ہماری چارون تواریخون کو سند جاننے سے انکار کیا اور کہا کہ شخص موعود روح
نہین بلکہ انسان ہے یہی بنا اوس جہوٹے الزام کی ہے جو اوسپر لگایا گیا ہے جیسا کہ
بخوبی ناس بوسوبر نے ثابت کیا ہے نمبر ۸۵ مین لکہا ہے مانٹی نس کے طور پر غالباً
محمد نے بہی آپکو شخص موعود خیال کیا بہت سے عجیب غریب معاملے آپ کے اعتقاد
کی تصدیق کرنے مین متفق ہین اول یہ کہ لفظ فارقلیط کے معنے وہی ہین جو لفظ احمد کے

ہین اور اسطرح سی آپنے اپنی تئین زبان ہنگی مین پیشین گوئی کیا ہوا بقید نام خیال کیا
ہوگا جیسا کہ کیخسرو کو پہلے بقیدِ نام اشعیا نے کہا تہا دوم یہہ کہ ضرورت ایک شخص کی
اون خرابیون کی تصحیح اور ترمیم کے لئی جو دینِ عیسوی مین ہو گئی تہین اور جن سے
دنیا مین خونکا ابلہ آگیا تہا بخوبی ظاہر تہی سوم یہہ کہ آپ کی کامیابی سے آپکو اپنی رسالت
کی صحت کا ثبوت معلوم ہوا ہوگا انخ نمبر ۱۹۳ مین مزبور ہی برنباس کی انجیلی تواریخ
کا جس سی وہ کہتے ہین محمدؐ نے قرآن مین اکثر نقل کی ہی مشرق مین بہت رواج تہا اوسمین
محمد کی آمد کی متواتر پیشین گوئی ہوئی ہی ڈاکٹر ریٹ کا قول ہی کہ محمدؐ کی کار برآری کے
لئی اوسمین تحریف کی گئی ہی یہہ ممکن ہی اور ہم کو اوس صورت مین تعجب بہی نہین ہوتا جبکہ
رومی اور پروٹسٹنٹ عیسائیون نے اپنی قدیمی اور حال کے متبرک نوشتون مین سخت بیغیرتی سی
ایسا ہی کچہ کیا ہی نمبر ۱۷۶ مین تسطیر ہی عہدِ جدید مین اسقدر پیشین گوئی محمدؐ کی نسبت ہی
مگر آپ کے پیروون کا قول ہی کہ عہدِ عتیق مین بہی آپ کی نسبت پیشین گوئی تصیدنام کیگئی ہی
پادری اور نہایت دیندار پارکہرٹ صاحب کا قول جو ایسے شاہد ہین جنکو شہادتِ دینی
منظور نہین اس لفظ حما کی مادہ کے نسبت یہہ ہی کہ یہ لفظ سب قسمون کی پاک چیزون
یعنی دونو قسمون کی عبادت سچی اور جہوٹی پر بولا جاتا ہی جنسے ہر فریق علی حسب مراتبِ خواہش
اور محبت رکہتے تہے دیکہو انٹر ال ہیگ دوم صفحہ ۲ اور آیگا مطلوب کل قومون کا
وبا دحمدہ خل بگوئیم اس مادہ سے مزعوم پیمبر محمد کا نام نکلا نمبر ۱۷۷ مین ترقیم کیا ہی
پارکہرٹ صاحب کی اس عبارت پر ایک مسلمان کہیگا کہ دیکہو عہد جدید اور نیز عہدِ عتیق مین
آپ کی نسبت پیشین گوئی بقیدِ نام کی گئی ہے اور اس پیشین گوئی کی جو نسبت عیسی مسیح
کے طرف کی گئی واقع مین غلط ہی اور جیسا کہ نام سے ظاہر ہی وہ اوس شخص کی نسبت
تہی جسکو خود عیسی مسیح نے اپنی رسالت تمام کرنیکے لئی بہیجا تہا اور انجیل لوقا کی باب ۲۴ درس
۲۵ مین لفظ ایّ گیلین (یعنی وعدہ) سے اوسیکے طرف اشارہ فرمایا تہا اور اس کے بابت
مین تمہاری خاص نہایت مشہور پادری پارکہرٹ صاحب کا حوالہ رکہتا ہون کہ اوس سی مراد

محمد ہین نہ عیسٰی یا روح القدس اور یہہ مراد اس سبب سے ظاہر ہی کہ پیشین گوئی مین محمد کا نام
موجود ہے اس مقام پر یہہ دعوی نہین کر سکتی کہ مسلمانون نے تحریف کی ہوگی نمبر ۱۵۴
مین رقم کیا ہے جس شخص کو دین محمدی کے طرف تہوڑی سی بھی رغبت ہو وہ باآسانی مان
لیگا کہ آپکے مسائل مین کوئی ایسی بات نہتی جو دین عیسوی اور موسوی کے مخالف ہو
یعنے کوئی ایسی بات نہتی کہ بنفسہ بلا توسط مخالف ہو موسی نے اپنی پانچ کتابون مین اقرار
کیا تہا کہ اللہ تعالی میری نسبت ایک بڑا پیغمبر بہیجے گا اسلیے پیغمبر یا کی وس قومون کیلیے
(جو اوسوقت تعداد مین بہت تہین اور عہد عتیق کی اور کتابونکو نہین مانتی تہین اور جو
شاید فتح کرنیوالے پیمبر کے جویاں تہے نہ روحانی مسیح کی) کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ
وہ محمد کو جو اسمعیل کی نسل سے تہے وہی پیمبر موعود کیون نہ سمجہتے اگر وہ معجزہ چاہتے تو فتوحات
اور شمشیر احمدی اوس کا جواب تہا کیونکہ شمشیر فتح کرنیوالے اور غیر مغلوب پیمبر کے بمنزلہ عصا
ہارون تہے جس سے کہ فتح دنیا کی آپکو حاصل ہوتی تہی یہود اور بنیامین سے فرق نہین
معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو اسقدر کامیابی حاصل نہوئی جیسے باقی سکنہ بنی اسرائیل مین ہوئی
کہ بالکل قومین آپکے مذہب مین کہپ گئین اگر آپکے پیرو نمین نہین کہپین تو پہر کیا ہوئین
نمبر ۸۶ مین بیان کیا ہی عیسائی اپنے آپ کو اندہا کرنیکے لیے اس خیال کو کہ محمد شخص
موعود تہے جسقدر چاہین مضحکہ مین ڈالین مگر اس سے یہہ حقیقت نہ بدلے گی کہ یہودی گروہ
شخص محمد کو ایسا ہی خیال کرتے تہے اور اب بہی خیال کرتے ہین ہمنے کتابون مین دیکہا ہی
کہ جب بہت ہزار مفسر قرآن کی تفسیر کر رہے تہے تو یہہ خیال نہین کیا جاسکتا کہ ہر ایک چیز جو
کہ اہل عرب کے ہنر اور دانائی سے ایجاد ہوسکی ہو نہ کہی گئی ہو یہہ متصور نہین ہوسکتا کہ لفظ
فارقلیط کے باب مین بحث کما حقہ نہوئی ہو اس سے انکار نہین ہوسکتا اور نہ کیا جائیگا
کہ دنیا کے معاملات کو ایک نہایت عجیب طور پر چلنے کے سبب عرب کے لیے ایک مصلح کی
حاجت تہی اور غالبا گروہ کثیر ان لوگون مین سے جو محمد کو مانتے تہے ہماری انجیل اور قوانین کے
لفظونکو بابت روح القدس کے کبہی نہین سنا ہوگا اور اگر سنا بہی ہوگا تو اونکی تصدیق ست،

انکار ہوگا مگر اونہون نے اگر تسلیم کبھی کیا ہو تو ایک مختصر جواب رغبت سے سننے والون کا
اطمینان کردیگا وہ یہہ ہی کہ تم کہتے ہو کہ عہد جدید مین ہدایت ہی کہ روح الصدق آویگی
یہہ درست ہی کہ روح الصدق آگئی مگر وہ محمدؐ مین آئی جنکو روح الصدق سے الہام ہوتا تہا
پس یہی تمہاری پیچیدہ عبارت کے صحیح معنے ہین اور صرف یہی درستی کے ساتہہ ہوسکتی
ہین انتہی اس شخص کی تقریر تحریر کرکے ہم چند صریح بشارتین تسطیر کرتے ہین کہ اہل انصاف
ملاحظہ فرمائین اور تقلید سے باز آئین اور لوازم تحقیق بجالائین اور اونکی خاتم الانبیاءؐ تطبیق
کرین اور حضرتؐ کے پیغمبر ہونیکی تصدیق کرین۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت حبقوقؑ پیغمبرنے
نبی عربی کے حجازی کے مبعوث ہونے کی اسطرح بشارت دی ہے اور کہا خدا سینا
سے نکلا۔ اور سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا۔ اوسکے دہنے ہاتہہ مین
شریعت روشن۔ ساتہہ لشکر ملائکہ کے آیا۔ (توریت کتاب پنجم باب ۳۳-۲) آئیگا اللہ
جنوب سے۔ اور قدوس فاران کے پہاڑ سے۔ آسمان وزمین کو زینت دی۔ اور آسمان زمین
اوسکی ستائش سے پر ہوگئے (کتاب حبقوق باب ۳-۳) اِن آیتون مین جو کوہ فاران سے
خدا کا ظاہر ہونا اور شریعت کا اوسکے ہاتہہ مین ہونا بیان ہوا وہ علانیہ محمد رسول اللہ کے مبعوث
ہونے اور قرآن مجید کے نازل ہونیکی کہ جو عین شریعت ہی بشارت ہی۔ یہہ بات عرب کے قدیم
جغرافیہ سے اور بڑی بڑی عالمون کی تحقیق اور تسلیم سے اور توریت کے محاورات سے بخوبی ثابت
ہوگئی ہے کہ مکہ معظمہ کے پہاڑون کا نام فاران ہی۔ حضرت سلیمانؑ نبی آخر الزمان کی مدح
وثنا سے اسطرح رطب اللسان ہوئے ہین۔ میرا دوست نورانی۔ گندم گون ہزارون مین سردار
اوس کا سر ہیرہ کا سا چمکدار ہی۔ اوسکی زلفین مسلسل شل کوے کے کالی ہین۔ اوسکی آنکہین ایسی
ہین جیسے پانی کے کنڈل پر کبوتر۔ دودہ مین دہلی ہوئین۔ نگینہ کے مانند جڑی ہین خانہ مین
اوسکے رخسار ہو ایسی ہین جیسے ٹٹی پر خوشبودار بیل چہائی ہوتی۔ اور چکلی پر خوشبو رگڑی ہوئی
اوسکے ہونٹ پہول کی پنکہڑیان جنسے خوشبو ٹپکتی ہی۔ اوسکے ہاتہہ مین سونے کے ڈہلے ہوئے
جواہر سے جڑے ہوئے۔ اوس کا پیٹ جیسے ہاتہی دانت کے تختی۔ جواہر سے لپی ہوئی۔

اوسکے پنڈلیان ہین جیسے سنگ مرمر کے ستون سونیکی بیٹہکی پر جڑی ہوئی - اوس کا
چہرہ مانند مہتاب کے - جوان مانند صنوبر کے - اوس کا گلا نہایت شیرین ہی اور وہ
بالکل محمد یعنی تعریف کیا گیا ہی - یہہ ہے میرا دوست - اور میرا محبوب - ای بیٹیو یروشلیم کے
کتاب تسبیحات سلیمان باب ۵ آیت ۱۰ الغایت ۱۶ اگرچہ اس مقام پر حضرت سلیمان علی نبینا
وعلیہ السلام نے خدا کی تسبیح اور مناجات کی ہی - مگر صاف معلوم ہوتا ہی کہ ضرور وہ ایک
کسی بڑی شخص قابل تعظیم وادب کے آنیکے متوقع ہین - اور اوسکی بشارت دیتی ہین - اور
اوسیکو اپنا محبوب بتاتے ہین - اور اپنی اوس محبوب کی شاعرانہ تعریف کرتے ہین -
اور پہر صاف بتاتے ہین کہ وہ میرا محبوب محمد ہی - محمد کے معنی تعریف کئی گئے کے
ہین پس حضرت سلیمان نے اپنی مناجات مین اپنے محبوب کی تعریف کرتے کرتے اوس کا
نام ہی لیدیا - اگر اوسکے معنی لو تو وہ بہی ایک لفظ تعریف ہی ورنہ وہ صاف صاف نام تو ہی
ہی - جبکہ حضرت یحیی پیغمبر ہوئی - تو یروشلیم سے یہودیون نے کاہنو اور لیویون کو
اون کے پاس بہیجا - تاکہ اونسے پوچہین کہ وہ کون ہین - چنانچہ وہ لوگ گئی اور اون سی
یہ گفتگو ہوئی - اوسنے یعنی حضرت یحیی نے اقرار کیا - اور انکار نکیا - اور اقرار کیا کہ مین کرستاس
یعنی عیسے مسیح نہین ہون - اور اونہون نے پوچہا اوس سے پہر کون - کیا تو الیاس ہی -
اور اوسنے کہا مین نہین ہون - تو وہ نبی ہی - اور اوس نے جواب دیا نہین - تب اونہون نے اوس سے
کہا کہ تو کون ہی تاکہ ہم جواب دیسکین اونکو جنہون نے ہمکو بہیجا ہی اپنی تئین تو کیا کہتا ہی - اوس نے
کہا مین ہون آواز اوسکی جو کہ جنگل مین چلاتا ہی سیدہا کرو رستہ خداوند کا جیسا کہ نبی اشعیا نے
کہا - اور وہ جو بہیجے گئے تہی - فروسے تہی - اور اونہون نے اوس سے پوچہا - اور اوس سے
کہا کہ تو کیون اصطباغ کرتا ہی جبکہ تو نہ کرستاس یعنی مسیح ہی - اور نہ الیاس - اور نہ
وہ نبی (یوحنا باب ۱ آیت ۲۰ الغایت ۲۵) ان آیتو نمین تین پیمبرون کا ذکر ہی ایک حضرت عیسے کا
اور دوسرے حضرت الیاس کا تیسرے اوس پیمبر کا جو حضرت عیسے کے سوا ہونیوالا تہا - یہودی
یقین کرتے تہی کہ الیاس مری نہین - بلکہ صرف انسانونکی نظر سے غایب ہوگئی ہین اور یہودیونکو

حضرت عیسے کی نسبت یہ یقین تہا اور اب بہی ہی کہ وہ کسی نہ کسی دن آئینگے - بالجملہ ان
آیتون سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ حضرت مسیح کے سوا ایک اور پیمبر کے آنے کی
بہی امید رکہتے تہے - اور وہ پیمبر ایسا مشہور تہا کہ نام کی جگہہ صرف اشارہ ہی اوس کے
بتانیکو کافی تہا جسطرح ہم مسلمان بہی پیغمبر کے نام کی جگہہ صرف آنحضرت اشارہ مین لکہتی
بولتے ہین - اور خاتم الانبیا محمد مصطفے ہی ایسی معروف و مشہور ہین - جنکے اذکار جمیلہ
اور اوصاف جلیلہ سے پہلے پیغمبرون کی کتابین معمور ہین - اور اونکی بشارتین انبیای کرام
کے صحیفونمین کثرت سے مذکور ہین - چنانچہ بطور مشتے نمونہ از خروارے کچہہ اس رسالہ
مین بہی مسطور ہین - جناب رسالت مآب کا اخلاق شہرۂ آفاق ہی - جس کا وصف تکلیف
مالایطاق ہے - اس دعوی کے ثبوت کو یہہ نکتہ کفایت کرتا ہی - کہ ایک راوی معتبر اسطرح
روایت کرتا ہے - کہ ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت سراپا برکت مین
عرض کی کہ ای امیر خلق رسول البشیر و نذیر تقریر کیجیے - اور مجکو مکارم اخلاق سرور آفاق
کی ثنا سنا دیجیے - حضرت امیر نے ارشاد کیا تو پہلے مجکو متاع دنیا کی ثنا سنا - اوسنے
عرض کی ای حیدر کرار متاع دنیا بے شمار ہی - اوس کا انحصار دشوار ہی - ناچار اوس کا
وصف میری اختیار سے برکنار ہے - جناب امیر نے فرمایا کہ جب تو توصیف سے متاع
دنیا کے جو بمجوای قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ قرآن شریف مین وصف قلت سے موصوف
ہوئی معذور و مجبور رہے - تو پہر جناب رسالت مآب کے خلق کی توصیف جو بمضمون اِنَّكَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ مصحف مجید مین بصفت عظمت مذکور ہوا ہے کس کا مقدور ہی - اسیطرح جو جناب
رسول خدا کے بڑی بڑی اوصاف ہین مشہر ہین اونکی واقف سبی تا قاف ہین - یہانتک
کہ انگلستان کے بعضے عالم عیسائی مذہب جو فی الجملہ تارک طریق اعتساف اور سالک
مسالک انصاف ہین - صاف صاف حضرت کے وصاف ہین - اور حضرت کے اوصاف
جمیلہ مین پابند اعتراف ہین - باوصف اس کے کہ ملت مین برخلاف ہین - اور دین محمدی
سے بر سر انحراف و اختلاف ہین - بعضون کے اقوال بطور مشتے نمونہ از خروارے

منشی چراغ علیصاحب کے تعلیقات کے بہید سے بلفظہ ہم معرض بیان مین لاتے ہین - اور

الفضل ما شهدت به الاعداء کا نقشہ دکہاتے ہین - (قول عمدۃ متکلمین انگلستان

طامس کارلئل) محمدؐ کا تمام حوصلہ یہی تہا کہ راستبازی سے دنیا مین گزران کرین - انکا شہرۂ

جمیل یعنے اونکے جان پہچان والون کا حسن ظن اونکے حق مین کافی تہا - وہ کہولت کے سن تک

نہ پہنچنے پائے تہے کہ اونکی تمام خواہشین منطفی ہوگئی تہین اور جو کچہ اس دنیا مین اونکا حصہ تہا

وہ یہی تہا کہ اوز بروز اونمین صلح اور آشتی بڑہتی جاتی تہی - توکیا اونہون نے اب طریقہ ہوسناکی

شروع کیا اور سب گذشتہ نیکنامی کو چہوڑ کے جس چیز سے متمتع نہو سکتے تہے اوسکی حاصل

کرنیکو دغاباز اور مزور بنگئے - حاشا مین اسکو ہرگز باور نکرونگا - منقول از لکچر ۲ صفحہ ۵۰ مطبع ۱۸۶۲ء

تحریر سر آمد مورخین انگلستان اڈورڈ گبن ہر ایک مذہب مین بانیٔ مذہب کی سیرت سے اوسکی

تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہے چنانچہ محمدؐ کی حدیثین بہت سی امر حق کی نصیحتین اور اونکے

افعال بہت سے نیکی کے نمونہ ہین اور اونکی ازواج واصحاب نے اونکی بہت سی خلوت اور جلوت

کے مآثر جمیلہ محفوظ کررکہے ہین (تاریخ روستہ الکبری باب ۵۰ جلد ۶) تقریظ افضل العلماء

ریورنیڈ جی ایم راڈویل - بلکہ دلیلون سے ثابت ہی کہ محمدؐ کے سب کام اس نیک نیتی کے تحریک سے

ہوتے تہے کہ اپنے ملک کے لوگونکو جہالت اور ذلت کی بت پرستی سے چہوڑاوین اور یہہ

نہایت مرتبہ کی خواہش اونکی یہ تہی کہ سب سے بڑی امر حق یعنے توحید الہی کا جو اونکی روح پر بدرجہ

غایت مستولی ہو رہی تہی اشتہار کرین - محمدؐ کی سیرت ایک عجیب نمونہ ہی اس قوت اور جیوہ کا جو

ایسے شخص مین ہوتی ہے جسکو خدا اور قیامت پر اعتقادِ کامل ہوتا ہو اسمین سے جو کچہہ نتیجہ نکالی

جاوین (اور وہ بہت اور اہم ہین) انکی ذات کریم اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ

اونکو اون لوگو نمین تصور کیا جاوی جنکو ایمان اور اخلاق اور اپنی ابنای جنس کے تمام حیات

دنیوی پر ایک اختیار حاصل ہے جو حقیقت مین بجز کسی بڑی اولوالعزم کے اور کسیکو نہین

ہوسکتا - دیباچۂ ترجمہ قرآن شریف ص ۲۳ مطبوعہ ۱۸۶۱ء

منقول از کتاب مجمع العلوم مؤلفہ ابراہام ریس

مسلمان مورخون سنے نبی عربی سکے صفات بدنی و عقلی کی ستائش مین بہت کچھ لکھا ہے اور گو ہم ہر ایک صفات خارق عادات کو تسلیم نہین کرتے تاہم اس امر کا اعتراف ضرور ہی کہ اونمین بہت سی قابلیتین جنمین سے بعض کا تذکرہ بھی ہوا ہے اور اکثر کمالات اور خواص ایسے جمع تھے جنسے وہ اپنے معاصرون سے رتبۂ عالی پر پہنچگئے اور جس امر کا اونہون نے عزم کیا تھا اوسکے لائق ہوگئے - انسائیکلو پیڈیا رلیس جلد ۲۲ سنہ ۱۹۱۶ء

ماخوذ از مجمع العلوم چیمبرس

اسلام کا وہ حصہ بھی جس سے اوسکے بانی سکے رای کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ مین موثر ہے یعنی قرآن سکے نصائح - یہہ نصائح کسی ایک دو یا تین سورتو نمین مجتمع نہین ہین بلکہ اسلام سکے عالیشان عمارت مین سلسلۃ الذہب سکے مانند مخلوط و ممزوج ہین نا انصافی - جھوٹ غرور سکشی کنبہ کشی تہمت سخریہ عداوت فضول خرچی طمع حرام کاری خیانت اور نفاق کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اونکو قبیح اور بیدینی تبلایا ہے - اور بمقابلہ اونکے خیر اندیشی نیفیر سانی عفت بردباری صبر و تحمل کفایت شعاری راست بازی عالی ہمتی حیا صلح پسندی حق دوستی اور ان سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیادِ امر الہی کو عمادِ پرہیز گاری حقہ اور مومن صادق سکے اصلی نشان قرار دئی ہین - چیمبرس انسائیکلو پیڈیا جلد ۶

مقولہ ڈاکٹر ای سپرنگر

محمد تیز فہم اور نہایت مرتبہ سکے عالی نظر تھے صاحب رائی صائب اور عالی مذاق تھی اور قرآن کی عبارت باہم متشابہ اور مضامین عالی اسکے عمدہ فضائل ہین - انکی خیال مین ہمیشہ خدا کا تصور رہتا تھا - انکو نکلتے ہوئی آفتاب برستے ہوئی پانی اور اوگتے ہوی روئیدگی مین خدا ہی کا ید قدرت نظر آتا تھا - اور غرشِ رعد اور آوازِ آب اور طیور سکے نغمہ حمد الہی مین خدا ہی کی آواز سنائی دیتی تھی اور سنسان جنگلو نمین اور پرانے شہرون کی خرابات مین خدا ہی سکے قہر سکے آثار دکھلائی دیتے تھے - (سیرت محمدی ص ۸۹)

ملتقط از کلام انربیل ولیم میور

چونکہ محمدؐ کو اپنی رسالت کا نہایت قوی اور مضبوط اعتقاد تہا اسلئے اونکی طرف سے اس دین کے
مواعظ مین بڑی قوت اور شدت ظاہر ہوتی تھی اور چونکہ فصاحت مین بہی آپکو کمال تہا۔ لہذا
انکا کلام عربی زبان مین نہایت خالص اور بغایت ناصحانہ تہا۔ اونکی ملکہ زبان آوری نے
روحانی حقیقتون کو عالم تصویر بنا دیا۔ اور انکے زندہ خیالات نے قیامت اور روز جزا
اور بنعمای بہشت اور عذاب جہنم کو سامعین سے نہایت قریب تر بلکہ پیش نظر کر دکہلا دیا۔
معمولی گفتگو مین تو آپکا کلام آہستہ مفصل اور قوی تہا مگر ہنگام وعظ اونکی آنکہین سرخ اور آواز
بھاری اور بلند ہو جاتی تھی۔ اور تمام جسم آپکا ایک ایسی حالت مین ہو جاتا تہا گویا لوگون کو
کسی غنیم کے آنے کی خبر دیتے ہین کہ وہ غنیم دو پہر روز یا اوسی شب ہی کو اوسپر آپڑیگا۔
اور ہم اسکو بکشادہ دلی تسلیم کرتے ہین کہ پہلے محمدؐ کو اعتقاد تہا یا باور کر لیا تہا کہ اونکے
مکاشفات خدا کے جانب سے ہوتے ہین۔ اونکے مکہ مین رہنے کے زمانہ مین تو یقیناً کوئی ذاتی
اغراض یا نالائق اسباب اس نتیجہ کے بطلان مین پائی نہین جاتے۔ وہان پر تو وہ جیسا کہ وہ خود بھی
کہتے تھے محض بشیر و نذیر تھے۔ اس قوم خلاف کے ایک مجبور واعظ تھے۔ اور بظاہر تو بجز اون
لوگون کی اصلاح کے اونکا اور کوئی مقصد نہین تھا۔ الخ کتاب لائف آف محمدؐ جلد ۲ باب ۷ صفحہ ۱۴۶۱ء
ایسی تفصیلی شہادتین نقل کرنیکے اس تمہید مین گنجائش نہین اسلئے اسکو مین لنڈن کی کوارٹرلی
ری ویو کی ایک آرٹیکل معنون بہ اسلام کے چند فقرات پر ختم کرتا ہون جس سے ممالک فرنگ کے
علمای عالی حوصلہ کی کیفیت جنہون نے اسلام کے متعلق مجلدات ضخیمہ تصنیف کئی ہین اسطرح پر تحریر ہوئی
کہ اوہر تو گٹیا اور کارلئل اور اوسطرف جماعت محققین جدید مثل اسپرنگر اور اما دی اور
لولڈیک اور میور اور دسی نے تمام جہان پر یہہ بات اچھی طرح ثابت کی ہی کہ اسلام ایک زندگی
بخشنے والی چیز ہے ہزارون سود مند جوہرون سے مشحون ہی اور یہہ کہ محمدؐ کی سیرت
کی نسبت جو کچھہ رائی ہو اونہون نے مروت کی سنہری کتابون اپنی لئے جگہہ حاصل کے
(جلد ۱۲۷ ص ۲۹۷ سنہ ۱۸۶۹ء) انتہے مضمون انا احمد بلا میم ذات مستجمع الکمالات
سے یکتا ہونے کی سند ہی۔ اوس کے ادراک مین ذہن کو ہین عقل کل ہوش مدہوش

خرد درو ہی سے خرد گشتہ و ز ذات یک کس تمام ٭ کہ باشد محمدؐ علیہ السلام ٭ کہ چون او نیامد
کسے در وجود ٭ خمیر تن پاکش از نور بود ٭ ز خلقِ جہان مطلب او بود و بس ٭ نبی بود اگر
او نمی بود کس ٭ محمدؐ حبیبِ خدای جہان ٭ محمدؐ سرِ جملہ پیغمبران ٭ محمدؐ کہ ایزد ثنا خوانِ اوست ٭
محمدؐ کہ لولاک در شانِ اوست ٭ محمدؐ مُسلّم در ارض و سما ٭ منزّہ چو ایزد ز چون و چرا ٭
محمدؐ بعز و بقدر و بجاہ ٭ برون از تصوّر چو ذاتِ الہ ٭ محمدؐ کہ روی ہمہ سوی اوست ٭
خداوندِ عالم رضا جوی اوست ٭ چہ علوی چہ سفلی طفیلش ہمہ ٭ محمدؐ شبانست و عالم رمہ ٭
محمدؐ شہِ آسمان و زمین ٭ تقدم نشینِ صفِ مرسلین ٭ نمودن بتقدیر اول انبیا ٭
فرستادن آخر پئے اہتدا ٭ بود مغز ہست نے درینجا نہ پوست ٭ کہ یعنی بدان اول و آخر اوست ٭
حبیبِ خدا سید المرسلینؐ ٭ کہ شد بہر شش ایجادِ دنیا و دین ٭ خلیلے کہ ہر جا بُد آتشکدہ ٭
گلستانِ دین از قدومش شدہ ٭ کلیمی کہ عرشِ برین طور اوست ٭ فروغِ مہ و مہر از نور اوست ٭
مسیحے کہ از روح پرور کلام ٭ دہد مردہ دل را حیاتِ مدام ٭ مصطفےؐ کہ جز ذات پروردگار ٭
ز ظرفش برون نیست یکقطرہ وار ٭ کشایندہ گنجہای قدیم ٭ نمایندۂ راہِ امید و بیم ٭
نسب چون شدش خاتم از بہر آن ٭ چو خاتم بہر عہد بُد حکمران ٭ ز آدم نگر تا مسیح و کلیم ٭
کہ ہر یک ز پیغمبرانِ عظیم ٭ بہنگامِ ناکامی و اضطرار ٭ ز دشواری و سختیِ روزگار ٭
چو حاجت بدرگاہِ حق بردہ اند ٭ بحقِ محمدؐ طلب کردہ اند ٭ توسل نجستند تا یا نبیؐ ٭
نشد مشکلِ انبیا منجلی ٭ (جس مضمون سے یہہ چار اشعار اشعار کرتے ہین شیخ
عبد الحق محدثِ دہلوی جذب القلوب مین نہایت شرح و بسط سے اسکا اقرار کرتے ہین
اور اسی مطلب کے تحت مین لکہا ہے کہ برکت سے حرمتِ رسولؐ و آلِ رسولؐ کے حق تعالے
نے توبہ حضرت آدمؑ کی قبول کی اور بموافق مضمونِ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِن رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ
عَلَیْہِ کے جو کلمات حضرت آدمؑ نے خداوندِ عالم سے اخذ کئے تھے یہ تہے اَللّٰہُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِہٖ اِغْفِرْ لِیْ اس روایت سے جو احترام و وقارِ اہلبیتِ اطہار نزدِ حضرتِ پروردگار آشکار ہے
کالشمس فی رابعۃ النہار ہے) ٭ جہان جملہ محتاجِ اشفاقِ اوست ٭ رضامندیِ خلق ز اخلاقِ اوست

بجز ذات مستغنی کردگار
فتادن روا نیست بر سایہ اش
نیفتاد ازان سایہ اش بر زمین
بوصفش زبان خرد گشتہ لال

باحسان او جملہ امیدوار
نگشتی ازان سایہ اش آشکار
کہ شبہش نباشد بہستی قرین
من بے بضاعت کہ باشم کہ دم

بلند ست بس نزد حق پایہ اش
کہ او بود خود سایہ کردگار
بر و لیست توصیفش از قیل و قال
ز نعت و ز مدح محمد زنم

حضرت کا چشمۂ فیض ہر طرف جاری ہے ساری خدائی مین ساری ہے۔

عالم اوسکے فیض سے ہی کامیاب
فیض ہی سبکو صدف ہو یا خزف
نور سے اوسکے جہان روشن ہوا
جسکا ادنی مرتبہ معراج ہی
مہر سے پرنور ہے ماہ سپہر
رات دن کرتا تھا حق کی بندگی

رحمۃ للعالمین ہے وہ جناب
ہادی گمگشتگان ہی مصطفے
بو سے اوسکی خاکدان گلشن ہوا
دین اوس کا ناسخ ادیان ہوا
پر ضیا مہر نبوت سے ہی مہر
فخر سمجھا فقر کو وہ بادشاہ

ابر رحمت کی ہی بارش ہر طرف
پادشاہ انس و جان ہی مصطفے
مرسلون کا وہ نبی سرتاج ہی
نازل اوسکے واسطے قرآن ہوا
زہد مین کی صرف ساری زندگی
واقعی الفقر فخری ہے گواہ

سبحان اللہ اوس دیندار کا کیسا طالع بیدار اور بخت سازگار ہی جو دیار مدینہ طیبہ کا دیار ہی اور لیل و نہار حضرت کے مزار پر انوار کا زوار ہے اور یہ خاکسار جو ناچار بند ہند میں گرفتار ہی اور اوس گلزار بیخار ہمیشہ بہار سے برکنار ہی۔ شل ہزار لب پر ہزار بار نالہ زاری اور دل پر اضطرار بیقرار ہی اور زبان پر سدا یہ صدا اور صبح و مسا باد صبا سے یہ گفتار ہی۔

ای صبا بربند احرام دیار مصطفے
چشم دارم منتی بر چشم بگذاری مرا
حبذا شخصی کہ چشم خویش روشن میکند
خسروی کامنتہی مقامش قاب قوسین و بس
اللہ اللہ شوکت و شان و شکوہ و جاہ و قدر
سایۂ بال ہما ہرگز ندارد آرزو
کلک من بر شاخ طوبی نازہا دارد بلی

نقد جان من ببر بہر نثار مصطفے
کاوری یک ذرۂ خاک از مزار مصطفے
اہل عرفان از غبار رہگذار مصطفے
ہست ملک قرب حق دارالقرار مصطفے
کامدہ روح الامین پیک دیار مصطفے
ہر کہ آسایش پذیرد در جوار مصطفے
بر زبان اوست حرف اقتدار مصطفے

ذاتِ او بر انبیا دارد شرف ہم سیادتی
روزِ محشر ما گنہگارانِ امت را چہ غم
نکتہ الفقر فخری یاد کن گر عاقلی
افتخارش محوِ مرضیاتِ یزدانست بس
یادِ حق در دل زبان در ذکرِ او عذب البیان
در رہِ دین مقتدای اہلِ ایمانست بس
جانِ خود روشن کن از مہرِ شہِ بدر و حنین
مظہرِ انوارِ قدسی محرمِ اسرارِ غیب
باغ باغم از غنای آلِ احمد باغ باغ
معدنِ طبعم گہر خیزست ازین اسرارِ فخر
آن یکے پروردۂ آغوشِ دامانِ بتول
از علیِ مرتضیٰ تا مہدیِ آخر زمان

پیش درگاہِ خداوند اعتبارِ مصطفیٰ
کاندران ساعت شفاعتہاست کارِ مصطفیٰ
نیست از اسبابِ دنیا افتخارِ مصطفیٰ
کاندران باشد رضای کردگارِ مصطفیٰ
بس ہمین باشد نہان و آشکارِ مصطفیٰ
عترتِ اطہار و اصحابِ کبارِ مصطفیٰ
زانکہ حبِ مرتضیٰ باشد شعارِ مصطفیٰ
عالمِ علمِ الٰہی رازدارِ مصطفیٰ
کشتِ زارم خوردہ آب از جویبارِ مصطفیٰ
در ثنای آن دو درِّ شاہوارِ مصطفیٰ
وآن دگر رونق دہِ دوش و کنارِ مصطفیٰ
پیشوای ماست ہر یک یادگارِ مصطفیٰ

مومنین محفلِ مولودِ مسعودِ حبیبِ ربِ ودود ہی ہے جہان ارواحِ مقدسہ کا ورود ہی ہے
وقتِ صلوٰۃ و ہنگامِ درود ہی ہے اے دلِ شوریدہ بصدق و صفا پڑھ صلِ علیٰ سیدنا المصطفیٰ

آن شرفِ خلقتِ کون و مکان
کون و مکان را بوجودش فخار
خاکِ رہش سرمۂ ایمانیان
عالم و آدم ہمہ محتاجِ او
زیب دہِ مسندِ پیغمبری
محرمِ خاصِ حرمِ کبریا

باعثِ ایجادِ زمین و زمان
جان و تنِ او ہمہ نورِ خدای
بارگہش قبلۂ روحانیان
عالمِ امکان بدرش جبہہ سای
زیبدش این منصبِ والا کہ ہمی
امی و بنمود بام الکتاب

رحمتِ حق حجتِ پروردگار
صورتش آئینۂ معنی نمای
گشتہ نبیا گہرِ تاجِ او
اوست بلی واجبِ ممکن نمای
گوہرِ تاجِ شرفِ انبیا
امتِ خود را رہِ صدق و صوا

مومنین اگر اشجارِ عالم بقلم قلم ہو جائیں۔ اور ساتوں دریا مداد کی امداد کو آئیں۔ اور
سطوحِ افلاک کو جنکا کل قریب ایک جزو کے ہی بجائے صفحاتِ قرطاس ٹھہرائیں۔

اور تمام انس وجن وملک ازل سے ابد تک مشغلہ تحریر بجالائین - تو حضرت کے مناقب
عالیہ بیحد ومناصب سامیہ بعید سے بعید ہ اسپر بہی ایک سطر ہو سطر دگر نہو ؛ اوسمین
بہی مبتدا ہو ولیکن خبر نہو ؛ ناچار ہم اس بحر ناپید اکنار سے کنارہ کرتے ہین - اور اب
بعض مصائب کی تصریح اور بعض کے طرف مجملاً اشارہ کرتے ہین - اور باقی حالات برکت سمات
سرور کائنات جیسے طرف اسلام کے دعوت - مکہ معظمہ سے ہجرت - کفار سے جہاد - فتح
امصار وبلاد - دین کا اوج عروج - اسلام مین لوگون کا داخل ہونا آدمیون کا فوج فوج - بسبب غایت اشتہار
اور بلحاظ اختصار ان کا ترک گوارا کرتے ہین - پہلے مسلمانونکی خدمت مین یہہ عرض ہے
کہ رسُولِ مقبول کی فرمان برداری ہمپر فرض ہے - حق تعالی نے ہمکو اونکی اطاعت کا امر
فرمایا ہی - آپ ہی کے شان مین اَطِیعُوا الرَّسُولَ آیا ہی - اور بدون محبت کے حقیقی
اطاعت کا امکان نہین - پس جسکو حضرت کی محبت نہین اوسکا ایمان نہین - للہ درّ القائل
ے ممکن مو ہی کا مثل امکان نہین ؛ ایسا کوئی انبیا مین ذیشان نہین ؛ ہی ہم عدد
حُبِّ محمدؐ ایمان ؛ گر حُبِّ محمدؐ نہین ایمان نہین ؛ اور یہہ کہ محبت جس کا ایسا درجۂ رفیع
ہی - کہ ہم عاصیون کی نجات کا ذریعہ ہی - اوس کا یہی مقتضا ہی کہ ہم ہر حال مین پابند اتباع
رسُولِ مقبول ہون - اور حضرت کے سرور سے مسرور اور ملال سے ملول ہون - چنانچہ
منقول ہے کہ مَنْ لَمْ یَفْرَحْ بِفَرَحِنَا وَلَمْ یَحْزَنْ بِمُصَابِنَا فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جو شخص ہماری سرور سی
سرور . اور ہماری ملال سے ملول نہوگا - تو ہماری گروہ مین اوس کا شمول نہوگا لیس چاہئے
کہ ہم ہر امر مین جناب سالتمآب کے اقتدا کرین - اور حضرت کی خوشی پر خوشی کے لوازم
اور حضرت کے رنج پر رنج کے مراسم ادا کرین اور چونکہ مقدمہ رابع کا رابع ہی - تو فضیلت
اوس مجلس کی جسمین یہ ثواب حاصل ہوتا ہی بخوبی واضح ولائح ہی - اور ان دونو
صورتون کا امتناع - امور دینیہ مین اختراع سے وابتداع ہے - جسکے امتناع پر
اجماع ہے - اور ان دونو مین تفرقہ اور امتیاز - یعنی دوسریکا امتناع اور پہلے کا
جواز بلامرجح ترجیح ہے - جو صریح عند العقل قبیح ہے - حضرات ملاحظہ کرین کہ موجب

رفعنا لک ذکرک حضرت کا ذکر کیسا رفیع و عالی ہے۔ اور کونسی کتاب اس سے خالی
ہے۔ کتب سماوی مین حضرتؐ کا ذکر متواتر و متوالی ہے۔ جن صاحبون کا مذاق جلالتِ
علم سے حالی ہے اونپر بخوبی یہہ امر جالی ہے۔ قرآن مجید حضرتؐ کے ذکر سے مالی
ہے۔ اوسمین آپکا تذکرہ جابجا ہے۔ حدیثونمین اگر آپ کا ذکر نہین تو اور کیا ہے
ظاہر ہے کہ جو شخص رجوع قلب سے قرآن و حدیث کی قرارت اور سماعت عمل
مین لائیگا تو جہان رسولؐ جہان کے مناقب کا ذکر آئیگا۔ بیشک آپ مین اوس کا اثر
پائیگا۔ کیا مانع اسکو بہی ناجائز ٹھرائیگا۔ پس مناقب مصائب بیان کرنیکی غرض سے
انعقادِ مجلسِ میلادِ سرورِ امجاد سراسر سداد ہے۔ دنیا مین سببِ حصولِ مراد اور روزِ معاد
موجبِ ثوابِ بیحساب و اجر بے تعداد ہے۔ اور جو شخص اسمین چون و چرا کرے اوسکے
اعتقاد مین فساد ہے۔ چنانچہ خود جناب رسولؐ خدا کا ارشاد ہے۔ فَمَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا
بِمَجْلِسٍ يَتْلُوْنَ فَضْلَنَا اَهْلِ الْبَيْتِ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ
مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ اِلٰى اَنْ يَتَفَرَّقُوْا وَيُبَاهِيْ بِهِمُ
اللّٰهُ فِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى یعنے جس مجلس مین لوگ مجتمع ہون۔ اور ہم اہلبیت کے فضائل
و مصائب کے قاری و مستمع ہون۔ تو فرشتے وہان اوترتے ہین۔ اور اون لوگون کو
احاطہ کرتے ہین۔ اور رحمتِ ذو الجلال۔ اونکے شامل حال رہتی ہے اور ملائکہ اونکے
لئے استغفار بجالاتے ہین جب تک کہ وہ مجلس اختتام کو پہنچتی ہے اور حاضرین
متفرق ہو جاتے ہین۔ اور یہہ فعل جمیل اونکا یہہ درجۂ جلیل پاتا ہے۔ کہ خداوند تعالی
ملاءِ اعلے مین اوسپر مباہات فرماتا ہے۔ ہر چند اس حدیث مین لفظ فضل ہے مگر
ادنے تامل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصائب سے بہی انحضرت کا فضل مفہوم ہوتا ہے۔
اور بعض حدیثونمین لفظِ ذکر مذکور ہے۔ چنانچہ ایک حدیث مین یہہ مضمون مسطور ہے
کہ جو شخص اوس مجلس مین بیٹھے جہان ہمارا ذکر زندہ کیا جائے۔ اور وہان ہمارے
مناقب اور مصائب کا تذکرہ آئے۔ تو اوس کا دل مردہ نہوگا جس روز لوگون کے دل مردہ

ہونگے - اور وہ افسردہ نہو گا جسدن اور افسردہ ہونگے - اور اسی تقریر سے
حال فضیلتِ مجلس اذکارِ اہلبیت اطہار سید ابرار آشکار ہوتا ہے کہ تا اختتام مجلس
حضارِ مجلس کے لئے فرشتون کا احاطہ اور استغفار ہوتا ہے - اور نزولِ رحمتِ پروردگار
ہوتا ہے - اور حق تعالی کا ملاءِ اعلی مین افتخار ہوتا ہے - اور کیونکر ایسا نہو حالانکہ اہلبیت
اطہار کی محبت بہی ضروریاتِ دین سے قرار پائی ہے حق تعالی نے ہمپر واجب فرمائی ہے
یہ آیت قرآن مجید مین آئی ہے قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی
وَاَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ
فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا کَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
یعنی ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کو لیا
اور ارشاد کیا - کہ جو شخص مجھکو اور ان دونو کو اور انکے باپ اور مانکو دوست رکھیگا تو
روزِ قیامت وہ شخص میرے درجہ مین میرے ساتھہ رہیگا - شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے
کتاب جذب القلوب مین لکہا ہے تکمیل فی زیارة اہل البیت در فضل الخطاب از امام
جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی سائر اہل بیت النبوة می آرد مَنْ زَارَ وَاحِدًا مِّنَ
الْاَئِمَّةِ کَانَ کَمَنْ زَارَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقِیْلَ لِمُوْسَی
الرِّضَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلِّمْنِیْ قَوْلًا بَلِیْغًا کَامِلًا اِذَا زُرْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ فَقَالَ
اِذَا صِرْتَ اِلَی الْبَابِ فَقِفْ وَاشْهَدِ الشَّهَادَتَیْنِ وَاَنْتَ عَلٰی غُسْلٍ وَاِذَا
دَخَلْتَ وَرَاَیْتَ الْقَبْرَ فَقِفْ قُلِ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثَلٰثِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ امْشِ قَلِیْلًا وَ
عَلَیْكَ السَّكِیْنَةُ وَالْوَقَارُ وَقَارِبْ بَیْنَ خُطَاكَ ثُمَّ قِفْ وَكَبِّرِ اللّٰهَ ثَلٰثِیْنَ
مَرَّةً ثُمَّ ادْنُ مِنَ الْقَبْرِ وَكَبِّرِ اللّٰهَ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةً تَمَامَ مِائَةِ مَرَّةٍ ثُمَّ قُلِ السَّلَامُ
عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ بَیْتِ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَمَهْبِطَ الْوَحْیِ وَخُزَّانَ
الْعِلْمِ وَمُنْتَهَی الْحِلْمِ وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ وَاُصُوْلَ الْکَرَمِ وَقَادَةَ الْاُمَمِ

وَعَناصِرَ الْاَبْرارِ وَدَعائِمَ الْاَخْيارِ وَاَبْوابَ الْاِيْمانِ وَاُمَناءَ الرَّحْمٰنِ
وَسُلالَةَ خاتَمِ النَّبِيّيْنَ وَعِتْرَةَ صَفْوَةِ الْمُرْسَلِيْنَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ
بَرَكاتُهُ اَلسَّلامُ عَلٰى اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَمَصابِيْحِ الدُّجٰى وَاَعْلامِ
التُّقٰى وَذَوِي الْحِجٰى وَالنُّهٰى وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ اَلسَّلامُ عَلٰى
مَحالِّ رَحْمَةِ اللهِ وَمَساكِنِ بَرَكَةِ اللهِ وَمَعادِنِ حِكْمَةِ اللهِ وَ
حَفَظَةِ سِرِّ اللهِ وَحَمَلَةِ كِتابِ اللهِ وَوَرَثَةِ رَسُوْلِ اللهِ وَرَحْمَةُ
اللهِ وَبَرَكاتُهُ اَلسَّلامُ عَلَى الدُّعاةِ اِلٰى حُكْمِ اللهِ وَالْاَوْلِياءِ عَلٰى
مَرْضاتِ اللهِ وَالْمُظْهِرِيْنَ لِاَمْرِ اللهِ وَنَهْيِهِ وَالْخالِصِيْنَ فِيْ تَوْحِيْدِ
اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ اِنِّيْ مُسْتَشْفِعٌ بِكُمْ وَمُقَدِّمُكُمْ اَمامَ
طَلِبَتِيْ وَاِرادَتِيْ وَمَسْئَلَتِيْ وَحاجَتِيْ اُشْهِدُ اللهَ اَنِّيْ مُؤْمِنٌ
بِسِرِّكُمْ وَعَلانِيَتِكُمْ وَاَنِّيْ اَبْرَءُ اِلَى اللهِ تَعالٰى مِنْ عَدُوِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

كثیرًا ۔ ظاہر ہے کہ پہلی روایت اس مضمون پر حاوی ہے کہ زیارت ائمہ ہدیٰ اجر و ثواب میں
زیارت رسول خدا کے مساوی ہے ۔ اور دوسری روایت میں زیارات اہلبیت عصمت و
طہارت کے جو جو آداب مسطور ہیں ۔ اور فقرات زیارت میں اہلبیت اطیاب کے جو جو القاب
مذکور ہیں ۔ اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہیں ۔ جنسے بخوبی ثابت ہے کہ یہی حضرات
سرور کائنات کے خلیفہ و جانشین ہیں ۔ اور اور لوگ کسیطرح ان کے ہمسر نہیں ہیں
حضرات عقل حیران ہے کہ یہ کیا بے سروسامانی کا سامان ہے ۔ جنکے مناقب کا
ابھی ذکر تھا اب اونہیں کے مصائب کا بیان ہے ۔ اور یہی عالم کے حدوث کی ایک قوی
برہان ہے ۔ یہہ امر مدلول آیات قرآن ہے کہ جہان تمام امتحان ہے ۔ خاصان
ذوالمنن مصائب و محن سے ممتحن ہوتے ہیں ۔ اور اونکے مدارج عالیہ اسی سے

روشن و مبرہن ہوتے ہین - بلا و مصیبت نقدِ محبتِ ربِ العزۃ کے معیار ہے - جو شخص
دوستدارِ پروردگار ہے - بیشک مصیبت مین گرفتار ہے - مَنْ اَحَبَّ اَوْ اُحِبَّ تَصَبَّ
عَلَیْہِ الْبَلَاءُ بعض کتبِ آسمانی مین آیا ہے او اَلْبَلَاءُ لِلْوِلَاءِ کَاللَّہَبِ لِلذَّہَبِ سے
یہی مطلب ہی - ؎ دوستی چون زر بلا چون آتش ست * زرِ خالص در دلِ آتش
خوش ست * اور بالضرور بقدرِ محبت و ولا محنت و بلا نازل ہوتی ہے - تو جس شخص
کی محبت کامل ہوتی ہے - اوسکی مصیبت بہی کامل ہوتی ہے - ؎ ہر کرا ذوقِ محبت
بیشتر * سینہ اش از زخمِ محنت ریش تر * جبکہ سیدِ البشر ہر پیمبر سے اعلےٰ
واشرف ہین تو مصیبتین بہی حضرت کی اورون سے مضاعف ہین - اور جسقدر کہ جناب
رسالت پناہ بارگاہِ الہٰ مین اقرب ہین - اوسیقدر سید العرب کے مصائب سب
سے ازید و اصعب ہین - پس بموجب حدیث نبوی مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ
یعنی جو ایذا کہ مینے اوٹہائی - وہ کسی پیمبر نے نہین پائی - حضرت کے مصائب بانند
مناقب اس درجہ ہین جنکے ذکر کے واسطے دفتر بہی نہین وفا کرتے ہین - لیکن بسبب
اختصار کے نظر سے یہان دو مصیبتون کے بیان پر اکتفا کرتے ہین - ایک تو جنگ احد
جو ایسی سخت لڑائی تہی - کہ اوسمین مفرورین اور مشرکین اور ابلیس بعین نے شہادتِ
خیر البشر کی خبرِ وحشت اثر اوڑائی تہی - مجمل اوس کا یہ ہی کہ سات سو مہاجر و انصار
بعضے دنیا طلبانِ نفاق شعار عسکرِ ظفر پیکرِ احمدِ مختار علیہ و آلہ الاطہار صلوۃ اللہ الملک
الغفار - اور لشکرِ کفار دو ہزار پیادی اور تین ہزار سوار احد مین باہم دوچار ہوئے - اور
جناب حیدرِ کرار فوج اسلام کے علمدار ہوئے - اور پچاس کمانداز نگہبانِ درّہ
کہسار ہوئے - جنکے عبد اللہ جبیر سردار ہوئے - جسوقت ابرار و اشرار مشغولِ کارزار
ہوئے تو دنش علمدار لشکرِ کفار علفِ تیغ آبدار صاعقہ کردار حیدرِ کرار ہوئے اور اعلامِ کفر
نگون ہوئے - اور کچہہ اور اشرار بہی شمشیر شرربار سے فی النار اور راہئ دار البوار

ہوئی - یہہ حال دیکھکر کفار مضطر و بیقرار رو بفرار ہوئے - اور اہل اسلام اون کا مال و
اسباب لوٹنی پر تیار ہوئے - تب شگافِ کوہ کے نگہبان بہی غنیمت کی طمع مین گرفتار
ہوئے - اور اشرار موقع پاکر اِس راہ سے آکر کمال جانفشانی سے مصروفِ گیر و دار
ہوئے - اہل اسلام اسوقت نہایت سراسیمہ و بیقرار ہوئے - بہت سے سعید ابرار
کو زمرۂ کفار مین تنہا چہوڑ کر میدانِ کارزار سے برکنار ہوئے - اور بعضے جان نثار
ہوئے اور بازارِ سعادت مین جنسِ شہادت کے خریدار ہوئے - اور شربتِ وَمِنْهُم مَّن
قَضَىٰ نَحْبَهُ سے سرشار ہوئے - چنانچہ حضرت امیر حمزہ رسولِ مختار کے عم نامدار اسی کارزار
مین شجاعت و مردانگی کے داد دیکر داخلِ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَار
ہوئے - پھر میدان خالی دیکھکر بار بار سعید ابرار پر سخت سخت حملے اور بڑی بڑی وار
ہوئے - یہانتک کہ پیشانیِ نورانی رشکِ ہلالِ آسمانی اور لبہائے رسول ربانی جو گویا یاقوت
رمانی یا یاقوتِ زندگانی یا لعلِ بدخشانی تھے فگار ہوئے - اور حضرت ان زخمون سے
نہایت زار و نزار ہوئے - جب کرارِ غیر فرار صاحبِ ذوالفقار اس واقعہ سے خبردار ہوئے
حسبِ عادتِ طبعی نہایت شجاعت و دلیری اور کمال شیر مردی و شیری سے آمادہ
جنگ و پیکار ہوئے - اور بہت سے ناہنجار صیادِ اجل کے شکار ہوئے - اور ضربِ ذوالفقار
سے کشتون کے پشتے اور لاشون کے انبار ہوئے - آخرِ کار وہ نابکار پیکار سے
بیکار ہوئے - اور سوائے فرار چارۂ کار سے ناچار ہوئے - اور ید اللہ کے بدولت اہل
اسلام فتح و نصرت سے کامیاب کامگار ہوئے - منقول ہے کہ روزِ اُحد جب لوگون نے
رسول خدا کو تنہا چہوڑ دیا اور خود فرار کیا حضرت نے اون سے مخاطب ہوکر فرمایا اِی
گروہِ مسلمین مین محمد ہون خدا کا رسول - ابہی زندہ ہون نہ مقتول - میری پاس آؤ
اور خدا و رسول کو چھوڑ کر کہین نجاؤ - بعضے منافق بہاگتی ہوئی ملتفت ہوئی اور کہا
کہ اب آپ کیا چاہتے ہین - سوا اِسکے کہ ہمکو خراب کیا چاہتے تہے - عرض مردود کمین

سوائے جناب امیرؑ و ابو دجانہ انصاری کے ہمراہ رسالت پناہ کوئی نرہا۔ حضرت نے
ابو دجانہ کے حق مین دعا کی اور کہا۔ اے ابو دجانہ تو بہی چلا جا۔ مینے تجکو اپنی بیعت سے
سبکدوش کیا۔ لیکن علیؑ مجہسے ہے اور مین اوس سے ہون۔ ابو دجانہ نے رو کر سر
طرف آسمان کے اوٹہایا اور کہا کہ مین ہرگز آپ سے جدا نہونگا۔ اور کبہی آپکے
بیعت سے علیحدہ نہونگا۔ اے حضرت ایسے وقت آپکو تنہا چہوڑ کر کہان جاؤن آیا
بی بی کے پاس جو ایک دن مر جائیگی۔ یا اولاد کے طرف جنکی ایک روز قضا آئیگی یا
مکان کو جو ویران ہوگا۔ یا مال کے طرف جسکو زوال ہوگا۔ اے خدا کے حبیبؐ اجل
آدمی سے قریب ہے۔ یہہ سنکر حضرتؐ رسول باری پر رقت طاری ہوئی اور اوس
انصاری سے واسطے جہاد کے ارشاد کیا۔ پس مشرکون پر ایک طرف سے تو وہ دلیر حملہ کرتا
تہا۔ اور دوسرے طرف سے خدا کا شیر حملہ کرتا تہا۔ یہان تک کہ ابو دجانہ نے اتنے زخم کہائے
کہ ناتوان ہوا اور جناب امیرؑ اوسکو اوٹہا کر حضرتؐ کے حضور مین لائے۔ اوسنے عرض کی
یا رسول اللہ مینے جو یہہ جنگ و وغا کی۔ آیا بیعت پر وفا کی۔ حضرت نے اوسکو دعائے خیر
دی۔ اور وہ دیندار اس دار ناپائدار سے راہیٔ دار القرار ہوا۔ اور رسول مختار پر نثار ہوا
اس وقت جناب حیدرؑ کرار تنہا یمین و یسار سے کئی ہزار مشرکین اشرار پر حملہ دلیرانہ کرتے
تہے۔ اور کچہہ تنہائی کی پروا نہ کرتے تہے۔ اور شمع جمع رسالت کا آپکو پروانہ کرتے تہے
اور اشرار کو طرف جہنم کے روانہ کرتے تہے۔ اور کفار پر ترحم روا نہ کرتے تہے۔ یہانتک
کہ کافرون کے ہاتہہ سے ثبات و قرار کی عنان چہوٹ گئی۔ اور شمشیر شاہ مردان
ٹوٹ گئی۔ تب حق تعالی نے ذو الفقار کرامت فرمائی جو اوسیوقت جناب رسول خدا نے
حضرت امیرؑ کو عنایت فرمائی جسکو ذو الفقار کی ضرب لگاتے تہے۔ فوراً اوسکے دو ٹکڑے
ہوجاتے تہے۔ جناب رسول مختار نے کیفیت حرب و ضرب حیدر کرار ملاحظہ فرما کر جناب باری میں
عرض کی کہ خداوندا تو نے اپنے دین کے غالب کرنیکا مجہسے وعدہ کیا ہے۔ اگر تو چاہے تو

یہہ امر مشکل کیا ہی۔ اسکے بعد جناب امیرؑ نے عرض کیا ای حضرت مینے خوفناک آوازین ادراک کین۔ اور یہہ بھی سُنا کہ کوئی کہتا ہی اَقْدِمْ خیزوم۔ اور جو شخص ذو الفقار کی زد پر آتا ہی۔ ضرب پہنچنے سے پہلی گر کر مرجاتا ہی۔ حضرت نے فرمایا کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ ہماری نصرت کے واسطے آسمان سے زمین پر آئی ہین۔ پہر حضرت جبرئیل امین جناب سید المرسلین کے روبرو آئی اور کہا ای حضرت غمخواری و جانسپاری یہی ہی جو علیؑ سی ظہور مین آرہی ہے۔ حضرت نے فرمایا عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ یعنی علی مجہسے ہین اور مین علی سے ہون جبرئیلؑ نے کہا اَنَا مِنْکُمَا یعنی مین تم دونو سے ہون منقول ہی کہ کسی نے ابن مسعود سے کہا کہ اس معرکہ مین حضرت علی کا ٹہرنا تعجب ہے جواب دیا کہ علیؑ کی شجاعت سی فرشتے بہی متعجب تہی۔ تو نہین جانتا کہ جبرئیلؑ نے اوسی روز یہہ آواز دی تہی کہ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَارِ لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ یعنے کوئی تلوار ذو الفقار کے برابر نہین۔ اور کوئی جوان شاہ مردان کا ہمسر نہین۔ ؎ ندید و نہ بیند چنین روزگار ٭ جوان چون علیؑ سیف چون ذو الفقار ٭ ابن مسعود کہتی ہین کہ لوگون نے تو یہہ آواز سنی تہی۔ اور مینے صاحب آواز کو دیکہا تہا۔ وقت استفسار جناب رسول مختار نے فرمایا کہ یہہ جبرئیلؑ ہین۔ اور شیخ طوسی علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہی کہ روز اُحد بعد فرار کفار ایک تند ہوا چلی اوس سے یہہ آواز آتی تہی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَارِ لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ فَاِذَا نَدَبْتُمْ هَالِکًا فَابْکُوا الْوَفِیَّ اَخَا الْوَفِیِّ یعنے کوئی تلوار ذو الفقار کے مقابل نہین اور کوئی جوانمرد علیؑ کے مماثل نہین۔ پس جسوقت کسی ہلاک ہونیوالے پر گریہ و زاری کرو۔ تو جسنے خود عہد کو پورا کیا اور جو عہد کے وفا کرنیوالے کا بہائی تہا اوسپر نوحہ و اشکباری کرو۔ (حضرت امیر حمزہ مراد ہین جو حضرت ابو طالب کے بہائی تہی) اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین کہ نَادِ عَلِیًّا مَظْہَرَ الْعَجَائِبِ حضرت علی ابن ابی طالب کے شان مین اسی لڑائی مین نازل ہوا اور شارح دیوان جناب امیرؑ نے قصہ لا فتی کو معتبر سندون سے روایت کرکے لکہا ہی کہ بروز اُحد گوش حق نیوش جناب رسول خدا مین یہہ آواز آئی نَادِ عَلِیًّا مَظْہَرَ الْعَجَائِبِ

تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبْ ✤ کُلُّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ ✤ بِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

اگرچہ ان دونو صاحبون نے اسطرح لکہا ہی لیکن اشہر یہہ ہی کہ ندائی نادِ علی جنگ خیبر مین ہوئی تہی ینقول ہے کہ جنگ احد مین جناب امیرؑ کے جسم اقدس پر چالیس زخم آئی تہی حضرتؐ رسول زمان نے آب دہان برکت نشان ملدیا تو سب اچہے ہوگئے اسطرح پر کہ کسی زخم کا نشان تک نرہا اور ابن شہر آشوب نے اہلسنت کی معتبر کتابون سے نقل کیا ہی کہ جنگ احد مین جناب امیر کے جسم اطہر پر سولہ زخم بڑی بڑی آئی تھے ایسے وقت مین کہ رسولِ خدا کے روبرو دفعِ کفار مین مصروف تھے اور جو زخم کاری بدن پر لگتا تہا تو زمین پر گر تے تہے اور روح الامین پہر اوٹہاتے تہی۔ اور اہلسنت کی روایتو نمین مذکور ہے کہ حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ روزِ احد سولہ زخم میری جسم پر ایسے آئی کہ چار مرتبہ زمین پر گرا اور ہر مرتبہ ایک خوبصورت مرد جسکی خوشبو سے دماغ معطر ہوتا تہا میرے بازو تہام لیتا تہا اور گرنے ندیتا تہا اور کہتا تہا یا علیؑ مشرکون پر حملہ کرو کہ تم خدا و رسولِ خدا کی اطاعت مین حاضر ہو اور دونو تمسے راضی ہین۔ جب رسولِ خداؐ سے عرض کیا تو فرمایا ای علی خدا تیری آنکہین روشن کری وہ مرد جبرئیلؑ تہا۔ جناب امیرؑ فرماتے ہین کہ جب روزِ احد لڑائی کی حدت و شدت ہوئی۔ اور ضعیف الاعتقاد لوگون کے بہاگنی کی نوبت ہوئی میرا اوسوقت یہہ حال تہا کہ صفِ اول مین مشغول جدال و قتال تہا۔ اور جناب رسول ایزدِ متعال کا مجہکو بہت خیال تہا۔ حضرتؐ کی مجلو تفتیش ہوئی۔ نپایا تو تشویش ہوئی۔ خیال کیا کہ حضرتؐ مقتولو نمین نہین اور فرار کا امکان نہین شاید جناب باری نے اپنی حبیب کو آسمان پر چڑہا لیا تب مینی تلوار کا نیام توڑ ڈالا اور عہد کیا کہ زندگی بہر کافرون سے لڑونگا کہ شہید ہون پس مشرکون پر حملہ کیا اور ایک گروہ کو بہگایا دیکہا تو حضرتؐ زمین پر تشریف رکہتے ہین حضرتؐ کے پاس گیا فرمایا کہ لوگون نے کیا کیا مینی کہا کہ کفرانِ نعمت کیا کہ اپکو چہوڑ کر بہاگ گئی روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ جب لوگ رسولِ خدا کو تنہا چہوڑ کر

بہاگ گئی تو حضرتؐ نے اوسوقت نگاہ چشم کی علیؑ کو اپنے پہلو مین پایا - فرمایا ای علیؑ تمنی اورونکی
رفاقت کیلئے نکی عرض کیا یا رسول اللہ اِنَّ لِی بِکَ اُسْوَۃً یعنی ای حضرتؐ مجکو آپ سے
اقتدا ہی اور مقتدی مقتدی سے کب جدا ہوتا ہی - اور شیخ عبد الحق نے جذب القلوب مین
لکہا ہی - کہ حضرت علیؑ نے جواب مین کہا لَا کُفْرَ بَعْدَ الْاِیْمَانِ منقول ہے کہ عورتو نمین
نسیبہ بنت الکعب جو فنِ جراحت مین یگانہ اور ہمت مین مردانہ تہی مع اپنی بیٹے کے حضرتؐ کے
ساتہہ تہی - جسوقت اوسکے بیٹے نے بہاگنے کا ارادہ کیا - نسیبہ نے اوسکو سمجہا کر
جہاد پر آمادہ کیا - اور کہا ای فرزندِ دلبند جگر پیوند کسلئے جان چراتا ہی - اور خدا اور رسولؐ سے
بہاگ کر کہان جاتا ہی - وہ سعادت نشان مادرِ مہربان کے کہنی سے واپس آیا - اور لوازم
جہاد بجالایا یہانتک کہ شہادت کا درجہ پایا - نسیبہ نے اپنی بیٹے کی تلوار سے اوسکے قاتل پر
ایک وارِ مردانہ کیا - اور اوسکو جہنم کیطرف روانہ کیا - سید المرسلین نے نسیبہ کی تحسین و
آفرین کی - پہر اوسکو حضرتؐ کی حفاظت مد نظر ہوئی - اور رسولِ خدا کیواسطے سینہ سپر ہوئی
منقول ہی کہ اوس مومنہ نے بہت سے زخم کہائے - مگر معرکہ سے قدم نہ اوٹہائے - حیرت ہے
کہ وہ کیسے نامرد تہے جو رسولِ خدا کے غمخوار تہی نہ ہمدرد تہی - اور نسیبہ کے سامنی نسیا منسیا اور گرد
تہی - منقول ہی کہ ابن شہاب اور ابن قمیہ اور عتبہ بن ابی وقاص اور ابن حمید ان چار دون
کافرون نے باہم عہد کیا کہ آج دلکی حسرت نکالین - اور حضرت رسولِ مقبول کو مقتول کر ڈالین
اسوقت کہ حضرتؐ کو بے یار و مددگار اور بے مونس و غمگسار پایا - شرم و حیا سے ہاتہہ اوٹہایا
اور حضرتؐ کے طرف آئے اور اون سنگدلون نے جسمِ اطہر پر پتہر لگائے - ابن قمیہ لعین نے
جبینِ مبینِ سید المرسلین پر ایک پتہر مارا کہ شگافتہ ہوئی اور خون جاری ہوا قطراتِ خون ریش
شریف پر بہکر آتے تہی - اور حضرت ردائے پاک سے پاک کرتے تہی - اور زمین پر گرنے نہ دیتے
تہی - اور فرماتے تہی کہ اگر ایک قطرہ اس خون کا زمین پر گریگا البتہ منتقمِ حقیقی آسمان سے
اہلِ زمین پر عذاب نازل کریگا - اور بجائے شکایت اون کے لئے سوالِ ہدایت کرتے تہی کہ

اهدِ قومی انهم لا یعلمون ابن شہاب خانہ خراب نے اوس دستگیرِ امت کے
بازو کو سنگِ جفا سے مجروح کیا اور عتبہ بے ادب کے پتھر سے لبِ اطیب فگار اور دندانِ
مبارک متحرک ہوے زخموں سے خون جاری ہوا اور حضرت پر ضعف طاری ہوا۔ ابنِ قمیئہ
ملعون نے اسوقت حضرت پر ایک تلوار چلائی۔ اور چلایا کہ مینے بڑا کام کیا۔ کہ محمدؐ کا کام
تمام کیا۔ ابلیس لعین نے اوسکی زبان سے یہہ مضمون لیا اور مشہور کیا الا ان محمداً قد
قتل۔ یہہ آوازِ جگر گداز سنکر اہلِ اسلام میں شورِ واویلا واحسرتا آغاز ہوا۔ اور
ہر دم بندار آہ و نالہ سے دمساز ہوا ؎ نالہ دلہا بثریا رسید • وز مژہ ہا سیل بدریا رسید •
منقول ہے کہ ہندہ یزید کے دادی جو عناد اہلِ اسلام مین سب سے زیادہ تہی یہ میدان
ایستادہ تہی جو کوئی مشرکون سے بہاگتا تہا اوسکو عورتون کا لازمہ سرمہ دانی اور سلائی
جو ساتھ لائی تہی دیتی تہی اور کہتی تہی کہ پہر کبہی قصدِ میدان نکیجیو اور لڑائی کا نام بہی نلیجیو اوس نے
جب حضرت امیر حمزہؓ کو دیکہا کہ شیرانہ کارزار کرتے تہے۔ اور مشرکون کا حال تباہ اور کار زار
کرتے تہے۔ اور دو تلوار سے وار کرتے تہے۔ اور سرِ ناہموار کو راہی دار البوار کرتے تہے
دیگِ کینہ و حسد سینہ مین جوش زن ہوئی اور ایک حبشی غلام تہا جسکا وحشی نام تہا۔ اور
نیزہ بازی مین مشہور خاص و عام تہا۔ اوس سے کہا کہ اگر تو محمدؐ یا علیؑ یا حمزہ کو قتل کریگا
تو تجکو خرم و شاد کرونگی اور قیدِ بند سے آزاد کرونگی۔ اور بہت انعام و اکرام سے شاد کام کرونگی۔ اور جو جو
تو چاہیگا وہی کام کرونگی۔ اوسنے کہا کہ قتل محمدؐ تو میرے امکان سے باہر ہے۔ اسلیئے کہ محافظت
اصحاب کی اونکی نسبت ظاہر و باہر ہے۔ اور حالِ علیؑ جلی ہے۔ کہ دقائقِ حرب و ضرب سے
کما ینبغی ماہر ہے۔ مگر ہان حمزہ کے قصد پر جاتا ہون جو ہو سکے گا بجا لاتا ہون۔ غرض
وہ کمینہ کمین مین بیٹہا اتفاقاً حضرت امیر حمزہ حملہ کرتے ہوئے وہان پہنچے جہان بسبب سیلاب کے
ایک غار تہا۔ ناگاہ امیر حمزہ کا گہوڑا اوسمین جا پڑا اور حضرت حمزہ زین سے جدا ہو کر
زمین پر گرے۔ وحشی نے کمین گاہ سے دیکہا بہالا۔ اور اپنا بہالا سنبہالا۔ اور حضرت

امیر حمزہ کے عانہ پر اور بنا بر دوسری روایت کے شانہ پر اور موافق تیسری روایت کے
سینہ پر اس زور سے برچھی لگائی۔ کہ نوک سنان دوسری طرف سے باہر نکل آئی حضرت
امیر حمزہ اوٹھے اور کمین گاہ کیطرف توجہ کی تو دیکھین کہ کسکا ایسا وار ہوا۔ جو سینہ سے
پار ہوا۔ لیکن چل نسکے منہ کے بل گر گئے۔ اور پیشانی زمین پر رکھکر کلمہ شہادت زبان
پر جاری کیا اور اوسیوقت شربت شہادت پیا وحشی نزدیک گیا۔ اور شکم پاک چاک کیا۔
اور جگر عم خیر البشر نکالکر ہندہ کے پاس لیگیا۔ اوسنے ایک پارہ جگر منہ مین لیا۔ اور چباکر
کہانیکا ارادہ کیا۔ مگر حق تعالے نے نچاہا کہ وہ جگر اطہر اوس کا جزو بدن ہو پس اوسکو مثل
استخوان سخت کیا۔ جب اوسکو کہا نسکی تو زمین پر ڈالدیا۔ حق تعالی نے ایک فرشتے کو امر دیا
کہ اوسنے وہ جگر حضرت امیر حمزہ کے جسم مطہر تک پہنچایا۔ پہر ہندہ وحشی کے ساتہہ امیر حمزہ
کی نعش مطہر پر آئی۔ اور اونکے جسم شریف سے بعض اعضا قطع کئے۔ اور ایک رشتہ مین پروکر
گلے مین ڈال لیئے۔ اور حضرت امیر حمزہ کو مثلہ کیا۔ اور جسم پاک خاک وخون مین غلطان چہوڑ دیا
؎ در خاک وخون فتادہ روا کے بود نبی ٭ کو در غزا بدشمن دین کارزار کرد ٭ جانہا فدای
عم محمد کہ در احد ٭ جان را برای دین الہی نثار کرد ٭ منقول ہی کہ جب ابن قمیہ مردود اور ابلیس
سطروحمے نے قتل رسالت پناہ کی جہوٹی افواہ اوڑائی۔ تو فراریون نے بدون تحقیق و تصدیق
یہہ خبر وحشت اثر مدینہ منورہ مین پہنچائی۔ بلکہ اپنی بہاگنے کے وجہ ٹہرائی۔ اوسوقت اہل مدینہ
کو مطلق تاب شکیبائی نہ آئی۔ تمام زن و مرد بزرگ و خرد کمال سراسیمہ و بیقرار ہوئی۔
اور فرط آہ و زاری اور شدت نالہ و بیقراری سے آثار قیامت نمودار ہوئی سیدۃ النساء بضعۂ
خیر الوری بتول عذرا جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا چند روز اس واقعہ سے پہلے
بیمار تہین۔ اور اس سبب سے نہایت نحیف و زار تہین۔ ہرچند مرض سے شفا پائی تہی۔ مگر
ہنوز توانائی نہ آئی تہی۔ یہہ خبر وحشت اثر سنکر نہایت گہبرائین۔ اور بیتابانہ پس دیوار
حجرۂ طاہرہ تشریف لائین۔ فراریوںمین سے ایک شخص اوسطرف گذرا جناب سیدہ نے چاہا

کہ اوس سے احوالِ پدرِ بزرگوار جناب رسولِ مختار استفسار کرین پہر حیا مانع ہوئی مگر
ایک اور شخص نے اوس فراسی سی دریافت کیا کیا ماجرا ہی جواب دیا۔ کیا پوچھتا ہی ع
احوالِ درونِ خانہ گفتن نتوان ٭ خون بر در آستانہ می بین و مپرس ٭ حضرت فاطمہؑ اس
مضمون سے نہایت بے تاب بیقرار ہوئین۔ اور زار زار نالان اور اشکبار ہوئین اور
طرح طرح کے ترددات ظاہر ہوئی۔ اور خیالاتِ دور و دراز دامنگیرِ خاطر ہوئی۔ ناگاہ بعض
شخص اور آئی۔ اور کہتے تہی ای مسلمانو خدا تمکو تمہاری پیغمبر کی شہادت پر اجر عطا فرمائی
یہہ سنکر جناب سیدہؑ کا جگر خون ہوا۔ اور حال دگرگون ہوا۔ اسدرجہ مشوش ہوئین
کہ فی الفور غش ہوئین۔ عورات نے چہرہ انور پر پانی چہڑکا تب ہوش ہوا۔ اور فریاد کی
کہ یا ابتاہ یا صفیاہ۔ پہر گریان اور نالان اُحد کو روان ہوئین۔ راوی کہتا ہی کہ فاطمہ زہرا
ایسی آہین مارتی تہین کہ جو شخص سنتا تہا بے تاب ہوتا تہا۔ اور ایسے نالی کرتی تہین کہ سننے
والون کا جگر آب اور دل کباب ہوتا تہا ع این چہ آہ ہست کہ تا اوجِ ثریا برود ٭ کوہ گر بشنود
این نالہ ام از جا برود ٭ فاطمہ زہرا دو قدم اوٹہاتی تہین۔ اور گر جاتی تہین۔ اور گرتے
آگے بڑہتی تہین۔ اور گر پڑتی تہین۔ اسیطرح افتان خیزان دروازہ تک مدینہ کے پہنچین مگر
حیران تہین ع نے قوتِ رفتن و نے روئی توقف ٭ ناگاہ ایک عورت قبیلہ بنی ذوبان
سے آگئی اور کہنے لگی ای دخترِ خیر البشر ایسی حالتِ پُرملالت مین کہ ضعف آپکو زیادہ ہی
کہان کا ارادہ ہی۔ فرمایا کہ پدرِ بزرگوار کی خدمت مین جاتی ہون۔ مگر افسوس آپ مین
اتنی قوت نہین پاتی ہون۔ اوسنے کہا ای خیر النساءؑ آپ یہین ٹہر جائین مین جاتی ہون
اور خیر البشرؐ کی خبرِ خیریت اثر لیکر ابہی واپس آتی ہون۔ اسلئے کہ جناب رسولِ مختارؐ اگر آپکو
اس حالت مین دیکہینگے تحمل نکر سکینگے۔ جناب سیدہؑ نے کہا اگر تو جائیگی اور میری پدرِ بزرگوار
کے سلامتی کی خوشخبری لائیگی تو تیری لئے اون کی خدمت مین گذارش کرونگی۔ اور
شفاعت کی سفارش کرونگی۔ الغرض جناب سیدہ سایۂ دیوار مین ٹہر گئین مگر دل بیقرار تہا

ذبیان

اور لب پر نالۂ زار۔ پہر اوس عورت سے کہا کہ جسوقت تو میری پدر بزرگوار کی خدمت مین پہنچے میری طرف سے تسلیمات پہنچانا۔ اور جو کچہہ میرا حال دیکہتی ہے عرض کرنا اور فرصت کے وقت یہہ مضمون سنانا۔ ؎ ای آفتاب من کہ شدی غائب از نظر + آیا شبِ فراقِ ترا کے بود سحر + ای نورِ چشمِ عالم و چشم و چراغِ دل + بکشای چشمِ رحمت و در حالِ من نگر +

غرض وہ عورت روانہ ہوئی اور فاطمۂ زہرا بار بار اشکبار ہوتی تہین۔ اور زار زار روتی تہین۔ اور نہایت درد سے کہتی تہین۔ افسوس یہہ کیسا حادثہ پیش آیا۔ کہ مینے غربت مین یتیمی کا داغ اوٹہایا۔ ای دریغ میری مادرِ بزرگوار خدیجہ کبریٰ زندہ ہوتین کہ اس بیکسی اور یتیمی مین غمخواری کرتین۔ اور تنہائی اور غریبی مین غمگساری کرتین۔ اسطرف فاطمہ زہرا نالان و گریان اور اوسطرف وہ مومنہ احد کے جانب وان اور دوان۔ القاظم۔ اوس عورت کا باپ اور بیٹا اور بہائی جو نیک نہاد تہے۔ اوس روز رسُولِ خدا کے ساتہہ مصروفِ جہاد تہے۔ لیکن وہ عورت ایسی پاک اعتقاد تہی کہ اوسکو اوسوقت سب سے فراموشی اور رسُولِ خدا کی یاد تہی۔ جس شخص کے پاس ہو کر گذرتی تہی۔ خبرِ خیر البشر دریافت کرتی تہی۔ جسوقت میدانِ قتال مین پہنچی اتفاقاً ایک کشتہ خاک و خونین آغشتہ دیکہا۔ نگاہ کی تو اوس کا بہائی تہا۔ آنکہون کو بند کیا۔ اور وہان ٹہرنا کسیطرح نہ پسند کیا۔ اور دل سے کہا کہ جس کام کے واسطے آئی ہون مقدم وہی کام ہے۔ اور بغیر حصولِ شرفِ ملازمت جناب رسُولِ خدا کے بہائی کی صورت کا دیکہنا مجہپر حرام ہے۔ کچہہ آگے بڑہی تو باپ کی لاش نظر پڑی۔ اوس سے بہی چشم پوشی کی۔ اسکے بعد فرزندِ جوان حالتِ نزع مین خاک پر ملیان خونین غلطان نظر آیا۔ اور مادرِ مہربان کو دیکہکر بگفتگو زبان برلایا۔ کہ ای مادرِ غمخوار تو خوب آئی کہ مین نہایت مشتاق تہا۔ اور اسوقت کا فراق بہت شاق تہا۔ تہوڑی دیر میرے پاس توقف فرما کہ وقتِ جانسپاری اور ہنگامِ نفس شماری ہے۔ اور اپنے دیدار برکت آثار اور گفتار خوشگوار سے اس مشکل کا آسان کرنا شرطِ غمخواری ہے۔ ؎ دمِ جان دادن ست و شربتِ دیدار میباید

اگرچہ بر تو دشوار ست لیکن بر من آسان کن۔ اوس مومنہ نے کہا ای فرزندِ دلبند
ای راحتِ جانِ مستمند مادر تیری فراق مین گریان ہی۔ اور آتشِ اشتیاق پر بریان
مگر مین دخترِ خیر البشر کو ایک جگہہ بٹہاکر لڑنیکے پدرِ بزرگوار کی خبرِ خیریت اثر دریافت
کرنیکو آئی ہون اور ابہی احوالِ رسالت پناہ سے آگاہ نہین دل بیقرار ہی۔ اور فاطمہ کو
میرا انتظار ہے۔ مین ناچار و مجبور ہون۔ اور توقف سے معذور ہون۔ غرض بیٹے کو
اوسی حالت مین چہوڑ کر روانہ ہوئی۔ یہانتک کہ اوس مقام مین پہنچی جہان حضرت سید
انبیا رونق افروز تہے۔ اور کچہہ اصحابِ خاص ملازمتِ کیمیا خاصیت سے شرف اندوز
تہے۔ اور لشکرِ اشرار مقہور و مغرور۔ اور عسکرِ ابرار مظفر و منصور ہوچکا تہا وہ مومنہ
آگے بڑہی۔ اور رسولِ خدا کے قدم میمنت شیم پر گر پڑی۔ اور عرض کیا کہ مین فاطمہ زہرا کا
سلام لائی ہون۔ اور اونکی حالت عرض کرنے آئی ہون۔ حضرت نے فرمایا کہ تو نی
فاطمہ کو کہان چہوڑا۔ اوسنے تمام احوال بیان کیا۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ تو ابہی واپس
جا۔ اور فاطمہ کو میری سلامتی کی خوشخبری پہنچا۔ اور بہت جلد اوسکو میرے پاس لا
وہ صالحہ واپس آئی۔ اور جنابِ سیدہ کو خوشخبری سنائی۔ کہ بخدا اپنی اسلام کا جہنڈا
قائم اور آپ کے پدرِ عالی مقدار کو اوسکے نیچے سالم و غانم دیکہا۔ یہہ مژدہ سنکر جناب
سیدہ اتنی توانا ہوئین۔ کہ اوسکے ہمراہ اُحد کو روانہ ہوئین۔ جسوقت وہان پہنچین
جنابِ رسالت مآب آگے بڑہی اور جنابِ سیدہ کو سینہ سے لگایا اور آغوش مین لیا
اور جنابِ سیدہ نے بہت گریہ و زاری کی۔ حضرت نے اونکو دلاسا دیا۔ اور نوازش فرمائی
جنابِ فاطمہ نے عرض کیا کہ ای حضرت اس عورت سی مینی کچہہ وعدہ کیا ہی۔ حضرت نے
اوس عورت سے پوچہا کہ تجکو فاطمہ سے توقع کیا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میری
یہہ امید ہی کہ فردائی قیامت میری دستگیری فرمائین۔ اور اوس روزِ ہولناک مین مجکو
بہول نہ جائین۔ جنابِ سیدہ نے قبول کیا۔ پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ اجازت دیجی کہ مین اب

اپنے عزیزون کی لاشون پر جاکر گریۂ و بکا کرون - اور لوازم تعزیت ادا کرون -
حضرت نے اوسکو اجازت دی - پہر اصحاب سے ملتفت ہو کر ارشاد کیا مافعل عمیؐ د
آیا میری عم بزرگوار حمزہ نے کیا کیا - اور وہ کہان ہین - اور کس سبب سے میری آنکھون سے
نہان ہین - حارث اس باعث سے گیا - جب دیر ہوئی اور وہ نہ آیا حضرت امیرؑ نے قدم
رنجہ فرمایا - اور حارث کو امیر حمزہ کے سرہانے کہڑا پایا - جسوقت جناب امیرؑ نے اپنے عم
نامدار کو اس حالت مین دیکہا روئے اور نالۂ جانکاہ کیا - اور پہر رسالتؐ پناہ کو اس حالِ
تباہ سے آگاہ کیا ؎ آہ این چہ خبر بود کہ دلہا خون شد * جانہا ہمہ سوخت دیدہ ہا
جیحون شد * حضرت خود بنفس نفیس بالینِ نعشِ حمزہ تشریف فرما ہوئے - اور اپنے عم بزرگوار
کو کشتہ او مثلہ دیکہکر نہایت محزون و مغموم مصروفِ گریہ و بکا ہوئے - پہر صفیہ حضرت
کی عمۂ معظمہ اپنے بہائی امیر حمزہ کے نعش پر آئین - اور اس بیتابی سے لوازمِ گریہ و زاری
بجا لائین - کہ حضرتؐ پہر گریان ہوئے - اور حضرت فاطمہؑ کی آنکہون سے اشک مسلسل روان
ہوئے - چنانچہ یہہ روایت بہت کتابون مین مذکور ہے - روضۃ الاحباب مین بہی مسطور
ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت مین گریۂ و زاری طریقۂ خاصانِ درگاہِ باری ہے
اور موافقِ حدیثِ نبویؐ اثرِ رحمت ہے - اور اسمین رحمت کی امیدواری ہے - اسیواسطے
طریقِ مجالسِ عزاداری مومنین مین جاری ہے - اور جو شخص مصائب پر اپنے پیشواؤن
کے آب دیدہ ہو وہ ناری ہے - بعض روایتون مین آیا ہے کہ رسولِ خدا نے شہدائے
احد پر نماز پڑہی پہلے حمزہ پر اور پہر جس کسیکا جنازہ لاتے تہے آگے جنازۂ حمزہ کے
دہرتے تہے - اور حضرتؐ نماز ادا کرتے تہے - یہانتک کہ اوس روز ستر بار امیر حمزہ پر
نماز پڑہی - بعض بزرگون نے کہا ہے کہ امیر حمزہ شہید دوم ہین خاندانِ نبوت سے
اور امام حسینؑ شہید آخر ہین اہلبیتِ رسالت سے - تحقیق سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
خبر دی تہی کہ اشقیا ظلم شدید کرینگے - اور امام حسین علیہ السلام کو مع ستر عزیز و اقربا اور اصحاب

باوفا کے شہید کرینگے - اور کوئی شخص اوسوقت خوفِ خدا نکریگا اور اون مکیسونپر
نماز ادا نکریگا - جنابِ رسولِ خدا نے امیر حمزہ کے جنازہ پر ستر بار نماز پڑہی ایک واسطے
اپنے چچا کے - اور باقی واسطے شہدای کربلا کے - یعنی اسواسطے کہ جب یہہ گروہ
حق پر وہ شہادت پائی - تو حق تعالے اونکو اس نماز کا ثواب پہنچائی - راوی کہتا ہی کہ
حضرتؐ نے حکم دیا تو امیر حمزہ کو جامۂ خون آلود مین دفن کیا - شیخ عبد الحق دہلوی
مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین کہ جب رسولِ خدا اُحد سے مدینہ کو تشریف لائی - تو انصار کے
گہرون سے صدای گریہ و زاری بلند پائی مگر حمزہ کے مکان سے کسیکے رونیکی آواز
نہ آئی - فرمایا لکن حَمْزَۃَ لَا بَوَاکِیَ لَہٗ یعنے حمزہ کے رونیوالی عورتین یہان نہین ہین -
جب انصار نے یہہ ارشادِ تاسف بنیاد سنا گہر جاکر اپنی عورات سے کہا کہ تم پہلی حمزہ کے
گہر جاکر اونپر گریہ و بکا کرو - اور پہر اپنے گہر آکر اپنے مقتولون کا ماتم بپا کرو - انصار کی
عورات حمزہ کے گہر آئین - اور نصف شب تک مراسم گریہ و زاری بجا لائین - حضرتؐ
اوسوقت خواب استراحت فرماتے تہی - بیدار ہوئی تو معلوم ہوا کہ حمزہ کے گہر مین شور گریہ
ہو رہا ہے - اور اونپر ایک گروہ عورات کا رو رہا ہی - فرمایا یہہ کیسی آوازِ جگر گداز ہی
عرض کیا گیا کہ زنانِ انصار آپکے عمِ نامدار پر اشکبار ہین حضرتؐ نے اون عورات کے
حق مین فرمایا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکُنَّ وَ عَنْ اَوْلَادِکُنَّ وَ عَنْ اَوْلَادِ اَوْلَادِکُنَّ یعنی حق تعالے
تمسے اور تمہاری اولاد سے اور تمہاری اولاد کی اولاد سے راضی اور خوشنود ہو - بعض
کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینۂ طیبہ مین ابتک یہہ رسم ادا ہوتی ہی - کہ ہر مصیبت
کی ابتدا مین امیر حمزہ کے واسطے زاری و بکا ہوتی ہی - مدارج النبوۃ کی روایت سے
ہی ہویدا و آشکار ہی - کہ خاصانِ کردگار پر گریہ کرنا موجبِ حصولِ رضای پروردگار ہی

دوسرے مصیبتِ وفاتِ سرورِ کائنات علیہ و آلہ افضل الصلوات و اکمل التحیات
جسکی تحریر سے رنگِ ورق فق ہی - جگرِ خامہ شق ہے - صریرِ قلم نفیر الم ہی - بلکہ خود قلم

آہ کا علم ہی - حروف سیاہ پوش ہین - سطور پیچ و تاب مین مدہوش ہین - صفحہ کا
سینہ سطور سے جامہ چاک چاک ہی - ہر حرف تازہ رقم کے سر پر مصیبت و غم کی گرد ہی
غم سے حالِ شنگرف شنگرف ہی - دوات کا جگر خونِ سیاہ کا ظرف ہی اَیُّہَا الْنَّاسِ
دنیا سرائی زور و غرور ہے - نہ سزائی سور و سرور فنائی فنا ہی نہ تعائی بقا - یہہ دارِ
ناپائیدار سزائی فرار ہی - نہ جائی قرار - دامگاہ ہی نہ آرام گاہ - لائقِ طرح ہی نہ قابلِ
فرح - جائی ہلاکت و فلاکت ہی - نہ سزاوارِ نزاکت - محلِ رنج و غم ہے - نہ
نازو نعم - جائی طیش ہی - نہ مقامِ عیش - کوئی ملامت ہی - نہ کنجِ سلامت - اس بازارِ
باآزار مین جسکے خریدار جن و انس ہین - شرور بہر در محنت و محبت زحمت و رحمت
عنا و غنا غلو و علو ہمجنس ہین - یہان شر آفت شرافت کیصورت مین جلوہ گر
ہی - اور صد آفت صداقت کی شکل مین پیشِ نظر - راحت جراحت سے قرین ہے
اور اباحت قباحت سے ہمنشین - ؎ این بادہ کہ روزگار دارد * یک مستی و صد
خمار دارد * جہان برقِ جہان ہی جہان کسیکو آرام نہین - اور طرح طرح کے تغیرات
سے عیان ہی کہ یہان کسیکو بقاؤ دوام نہین ؎ گنجِ امان نیست درین خاکدان *
مغز و فا نیست درین استخوان مد یہان کسیکو ہمیشہ نہ رہنا ہو گا - جسنے لباسِ حیاتِ
مستعار پہنا آخر اوس سے برہنہ ہو گا - آوازِ جگر گدازِ کُلُّ مَخلوقٍ سَیَمُوتُ چارسوی
عالم مین بلند ہے - اور صدائی جانگزائی کُلُّ مَرزُوقٍ سَیَفُوتُ ہوش ربائی ہر ہوشمند
ہے - یعنے جو پیدا ہوا ہے عنقریب فوت ہو گا - اور جسنے اس دامگاہ مین دانہ کہایا
جلد گرفتارِ دامِ موت ہو گا - بفحوائی کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَکُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ
جو شخص یہان قدم رکہیگا ضرور مرگ کی چاشنی چکہیگا - اور بمضمونِ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ
اِلَّا وَجْہَہٗ کے سوائی حضرت مالکِ ممالک جملہ اشیا ہالک ہین - اور انبیا اور اوصیا اولیا اور اصفیا
اذکیا اور اغنیا اتقیا اور اشقیا فضلاؤ جہلا امرا اور فقرا اخیار و اشرار ابرار و فجار

صغار و کبار سب مسالک مرگ کے سالک ہین ۔ ؎ در بارگاہ حشر چہ سلطان
چہ بینوا ✤ بر آستانِ مرگ چہ دربان چہ پادشا ✤ اپنی حبیب سے خطاب حضرت بیچون
ایک جگہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ۔ ہی اور دوسری جگہہ اَفَاِنْ مِتَّ فَهُمُ
الْخَالِدُوْنَ ہی ۔ یعنی تو اور یہہ لوگ مصیبت مرگ کی سہینگے ۔ اور اگر تو وفات
پائیگا تو کیا وہ لوگ ہمیشہ رہینگے ۔ اسلیئے کہ حقیقتِ حال متجلی ہو ۔ اور موت کے
معاملہ مین لوگون کے دلون کو تسلی ہو ۔ ؎ ان کو چاہیے کہ خیالِ قضا رہی ✤ ہم کیا
رہینگے جب نہ رسُولِ خدا رہی ✤ پس مومنین کو چاہئے کہ مصائب رسُولِ خدا خصوصًا
وفاتِ شریف کے حادثۂ کبرٰی اور سانحۂ عظمٰی کا تصور کرین ۔ اور تیر بارانِ مصائب
مین زرہ تسلیم و رضا پہنکر اور سپر صبر و تحمل کی لیکر دلیری و تہوّر کرین ۔ اور ہمیشہ
ہشیار و خبردار رہین ۔ اور مرگ پر تیار رہین ؎ اندیشہ ز مرگ مصطفٰے باید کرد ✤
شادی و طرب جملہ رہا باید کرد ✤ چون سیدِ ہر دو کون جاوید نماند ✤ ما را طمعِ خام چرا
باید کرد ✤ جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت نے راوی سے ارشاد کیا
کہ جسوقت تجکو کوئی مصیبت پہنچے تو جناب رسُولِ خدا کی مصیبت کو یاد کر اسواسطے کہ ایسی
مصیبت آدمیون کو نہ پہلے پہنچی ہے اور نہ آیندہ کبھی پہنچیگی ۔ خود جناب رسُولِ خدا نے فرمایا
ای علی جسوقت تمکو کوئی مصیبت پہنچے تو میری مصیبت کو یاد کرو کہ سب مصیبتون سے
بڑی ہے حضرات بہلا کیونکر ایسا نہو حال آنکہ وہ حضرت سیدالمرسلین رحمۃ للعالمین ۔
خاتم النبیین فخر الاولین والآخرین شفیع المذنبین علتِ ایجاد و تکوین باعثِ آفرینشِ
آسمان و زمین حبیبِ قدیر بشیر و نذیر سراجِ منیر دستگیرِ صغیر و کبیر تہی جسوقت لوگ
بلائی کفر و جاہلیت مین مبتلا تہے ۔ اور طرح طرح کے عذاب اونکے لیئے مہیا تہے ۔ اونکو چاہِ ضلالت
سے نکالکر جادۂ ایمان پر پہنچایا ۔ بت پرستون کو خدا پرست بنایا ۔ نارِ جہنم سے بچایا ۔ بہشتِ بَرین
کا رستہ دکہایا ۔ پس جو شخص جسقدر حضرت کے مدارج سے واقف ہوگا ۔ اوسیقدر حضرت کے

فراق سے متاسف ہوگا اور جس کسیکو جتنی حضرت کی محبت ہوگی - اوسی کے موافق
حضرت کی مصیبت پر رقت ہوگی - چنانچہ خیر النسا جناب فاطمہ زہرا جو پدر بزرگوار کی
شیدا و مفتون تہین - بعد وفات سرور کائنات اس درجہ مغموم و محزون تہین کہ پہر کبہی
اونکو جب تک زندہ رہین خندان نہ دیکہا بلکہ رات دن زار زار روتی تہین - اور ہر وقت
سوز دل سے نالان اور بیقرار رہوتی تہین - یہانتک کہ اہل مدینہ تنگ آئے اور عرض کیا ای اسکب
دختر خیر البشر اس شور وشین سے ہم بے چین ہین - اِس آہ و زاری کا وقت مقرر
کر لیجیے - یا تو دن مین رویا کیجیے - یا رات مین نوحہ و بکا کیجیے - بعد اسکے جناب سیدہ
رات کو گورستان بقیع مین جاتی تہین - اور جسقدر چاہتی تہین گریہ فرماتی تہین
یہانتک کہ اسی حالت مین دنیا سے رحلت کی - اور جناب امیر المومنین فرماتے ہین
کہ وفات سرور کائنات سے مجہپر ایسا غم والم نازل ہوا کہ اگر پہاڑون پر ڈالا جاتا تو
سیکے گمان مین تحمل کی تاب نلاتے پس لوگون کو اوس مصیبت مین مینے مختلف
حالات مین پایا - بعضون کا جزع و فزع اسدرجہ تہا کہ بے قابو ہوگئے تھے اور اوس
مصیبت عظیم کے تحمل کی طاقت نہ رکہتے تھے - شدت جزع سے اونکو صبر و قرار
نرہا تہا - اور عقل اونکی پریشان ہوگئی تہی اور سمجہنے اور سمجہانیکی قوت اور کہنے اور
سننے کی طاقت نرکہتے تھے اور یہہ حال پر ملال اقربای رسول خدا کا تہا جو اہلبیت
اور اولاد عبد المطلب تھے - اور بعض ماتم پرسی کرتے تھے اور صبر کے کلمات کہتے تھے
اور بعضی گریہ زاری مین اونکے موافق تھے - دیکہنا حضرات کہ جناب فاطمہ زہرا اور
علی مرتضی اور اقربای رسول خدا اور اصحاب باوفا کا وفات سرور کائنات مین کیا حال
تہا - پس لازم ہی کہ تم بہی اپنے پیشواؤنکی اقتدا کرو - اور اس حادثہ جانگزا اور
واقعۂ ہوش ربا اور داہیۂ روح فرسا کا حال سراسر ملال سنکر لوازم گریہ و زاری
اور مراسم نالہ و اشکباری ادا کرو - احتجاج طبرسی مین ایک طولانی حدیث

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی۔ اوسمین کسی قدر ضروری کا خلاصہ
یہان مرقوم ہوتا ہی کہ جب ہجرت مقدسہ کے دسوین برس جناب سرور کائنات
علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات حجۃ الوداع مین عرفات پر رونق افروز ہوگے
تو حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل نازل ہوے۔ اور کہا کہ حق تعالی نے بعد تحفہ سلام ارشاد
کیا ہی کہ ای حبیب تیری اجل قریب ہی عہد کا استحکام کر۔ اور نصیحت کا اہتمام کر اور
تیری پاس جو علم اور سلاح اور تابوت سکینہ اور علوم و آیات انبیا ہین علی ابن ابیطالب
کو سپرد کر کے اپنا خلیفہ اور قائم مقام کر۔ پس حضرت رسول خدا اہل نفاق سی خائف
و ہراسان ہوئے اور اپنی ذات بابرکات کی حفاظت کی جناب احدیت سے خواہان
ہوے۔ اور جبرئیل سے بہی اعتذار کیا۔ اور وحی کا انتظار کیا۔ کئی دن وحی نہ آئی۔
یہانتک کہ حضرت نے حجۃ الوداع سے فراغت پائی۔ اور طرف مدینہ منورہ کی نہضت
فرمائی۔ اثنائی راہ مین دوبار دو مقام پر حضرت جبرئیل پہر آئے۔ اور وہی پیغام لائے۔ مگر
آیت حفاظت وحراست نہ آئی۔ حضرت نے وہی معذرت فرمائی۔ یہانتک کہ روز جمعہ
اٹہارہوین ذیحجہ کو اوسوقت کہ پانچ ساعتین دنکی گذری تہین اور حضرت ہنوز منزل پر نہ پہنچے تہے
مقام غدیر خم مین حضرت جبرئیل پہر آئے۔ اور وحی لائے۔ کہ جناب رب العزۃ بعد تحفہ سلام فرماتا ہے
یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ فِیْ عَلِیٍّ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ مولف کہتا ہی کہ جلال الدین سیوطی نے تفسیر
درمنثور مین لکہا ہی کہ ابن مردویہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا ہم عہد رسول خدا
مین اس آیت کو اسطرح پڑہا کرتے تہی یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ اَنَّ عَلِیًّا
مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ معنی آیت کا حاصل یہہ ہے کہ ای رسول باب مین استخلاف علی کے تیری
پروردگار کا تجکو جو حکم آیا ہی اوسی پہنچا اور اگر تو ایسا عمل مین نلایا تو گویا رسالت پروردگار کو
نپہنچایا۔ اور لوگون کے شر سے خدا تجکو محفوظ رکہیگا۔ تب حسب ہدایت قرآن حضرت نے

بہت بڑا اہتمام کیا۔ اور ایسے وقت کہ تاب آفتاب کی شدت سے لوگ اسپ و شتر کے
سایہ مین پناہ لیتے تہی۔ اور حرارت ریگستان کی حدت سے پانوٗنکو چادرین لپیٹتی تہے
مقام غدیر خم مین جو قابل قیام نتہا قیام کیا۔ اور ایک خطبہ نہایت فصاحت و بلاغت سے
ادا فرماکر حاضرین کو پہلے اپنی قرب ارتحال کے حال سے اعلام کیا۔ اور فرمایا کہ قریب ہی
کہ مین داعی حق کو لبیک اجابت کہون اور درمیان تمہارے دو چیزین بزرگ چہوڑتا ہون اگر اون سے
متمسک رہوگے تو بعد میرے ہرگز ہرگز گمراہ نہوگے۔ کتاب رب العزت اور اپنی عترت اور یہہ دونو
جدا نہونگی یہانتک کہ حوض کوثر پر میری پاس وارد ہونگی۔ اور پہر ایک لاکہہ بیس ہزار اصحاب کے
مجمع مین جسکا نہ پہلے کبہی اتفاق ہوا تہا نہ آیندہ ایسے مجمع کی امید تہی جناب علی بن ابیطالب کو
امت کا مولی اور ہادی اور امام کیا اور اپنا وصی اور خلیفہ اور قائم مقام کیا۔ اوسیوقت حق تعالی نے
آیۂ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
بہیجی اور دین کا اکمال اور اہل اسلام پر اپنی نعمت کا اتمام کیا۔ اس آیت کے مضمون سے بہی حضرت نے رحلت
قریب انتقال کا استشمام کیا۔ اسواسطے کہ کمال دین کمال سید المرسلین ہی۔ اور ہر کمال کے را
زوالی زمانہ کا آئین ہی ؎ چو آفتاب بنصف النہار یافت کمال ٭ مقرر ست کہ رومی نہد
بسمت زوال ٭ جناب آخوند مجلسی نے ایک روایت نقل فرمائی ہی۔ اوسمین مذکور ہی کہ جب جناب
رسول خدا نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی تو حضرت کو معلوم ہوا کہ عنقریب طرف عالم قدس کے
انتقال ہوگا۔ پس حضرت ہمیشہ بر سر منبر لوگون کو مواعظ و نصائح فرماتے تہی کہ جو فتنی بعد میرے
ہونگے اونمین ثابت قدم رہیں۔ اور دین سے دست بردار نہون اور بدعتین نکرین اور اہلبیت سے
تمسک کر کر اونکی اعانت و نصرت و حرمت و متابعت آپ پر واجب و لازم جانین اور مکرر فرماتی تہے
ایّہا الناس مین بہی جاتا ہون۔ اور تم حوض کوثر پر میری پاس آوگے اوسوقت تمسی سوال کرونگا
کہ قرآن و اہلبیت سے تمنی کیا سلوک کیا پس بعد میرے اونکی ساتہہ نیک طریق اختیار کرنا اور اہلبیت سے کیا بات
جدا نہونا اور اونکی باب مین تقصیر نکرنا اور اون سے تقدم نکرنا اسلئے کہ وہ کتاب خدا کو تمسے زیادہ جانتے ہیں

اور علیؑ میرا پسر عم ہی اور بھائی ہی اور وصی ہی صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ ہاتھ علیؑ کا پکڑکر
بلند کیا اور فرمایا ھذا علیٌّ مع القرآن والقرآن مع العلیّ لا یفترقان حتیٰ یردا علیّ
الحوض فاسئلاھما ما خلفتم فیھما یعنے یہہ علیؑ قرآن کے ساتھہ ہو اور قرآن علیؑ کی ساتھہ
ہی۔ یہہ دونو ایک دوسرے سے جدا نہونگے۔ یہان تک کہ میرے پاس حوض پر وارد ہون تب
مین اونسے پوچھونگا کہ تمنی بعد میرے اونکے ساتھہ کسطرح سلوک کیا۔ ابن مسعود سے منقول ہی
کہ جب جبریل امین نے ایک مہینہ پہلے خبر انتقال رسول ایزد متعال سمع اقدس مین پہنچائی
تو حضرت نے ہم سبکو اپنی دولت سرا مین جمع کیا اور ہماری طرف نظر حسرت سے دیکھا اور نہایت
شفقت و رحمت سے اشک چشم مبارک سے جاری کئی۔ اور فرمایا مرحبا بکم اخی تمکو حاصل ہو
حیاکم اللہ حق تعالی تمکو زندہ رکہے اور تمکو تحیت فرمائے حفظکم اللہ اللہ تعالے تمکو آفتون سے
محفوظ رکہے۔ نصرکم اللہ خدا تمہاری مدد کرے نفعکم اللہ اللہ تعالے تمکو نفع پہنچائے رفعکم
اللہ اللہ تعالے مرتبے تمہارے بلند کرے ھداکم اللہ اللہ تعالے تمکو راہ راست دکہائے اور اوسپر ثابت رکہے
وفقکم اللہ خدائے تعالے تمکو توفیق دے سلمکم اللہ اللہ تعالے تمکو سلامت رکہے رزقکم اللہ حق تعالے
تمکو روزی عطا فرمادے مین تمکو تقوی و پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہون۔ اور تعلی و تکبر سے ڈراتا ہون
اسلئے کہ حق تعالے نے فرمایا ہی تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوًّا
فی الارض ولا فسادًا والعاقبۃ للمتقین اور خدا تعالی نے یہہ بہی فرمایا ہی الیس فی جھنم
مثوی للمتکبرین ابن مسعود کہتا ہی کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک
ان کلمات سے معلوم ہوا کہ حضرت ہمکو اپنی فراق کی بلا مین مبتلا فرمائینگے یہہ تو ارشاد ہو کہ یہہ واقعہ
ناگزیر کب تک پیش آئیگا حضرت نے فرمایا کہ میری اجل قریب ہے اور قریب ہے وہ وقت کہ مین خدا تعالے
کے نزدیک پہنچون اور سدرۃ المنتہی اور جنۃ الماوی اور عرش اعلی اور کاس اوفی اور عیش گوارا
پر فائز ہون۔ ہمنے عرض کیا ای حضرت آپکو غسل کون دے فرمایا میرا بھائی علیؑ اور میرے اہلبیت
ثقۃ الاسلام نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہی کہ انہین روزون مین حضرت

رسولِ خدا نے جناب امیر اور عباس کو اپنے پاس بلایا اور پہلے حضرت عباس سے ارشاد
فرمایا کہ اے عم آیا میری میراث تم لیتے ہو اس شرط پر کہ میری وعدے وفا کرو اور میرا قرض
ادا کرو جواب دیا کہ یا رسول ہمہ مین قلیل المال اور کثیر العیال اور کہن سال ہون آپ کے
وعدے مجھسے پوری نہو سکینگے اسلئے کہ آپ بہت بڑے سخی ہین حضرت نے ارشاد کیا کہ یہہ
مال مین اوسکو دونگا جو اسکے لائق ہو پھر جناب امیر کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
اے علی اے بہائے آیا میری میراث اسی شرط پر تم لیتے ہو عرض کیا بِأَبِي أَنْتَ
وَأُمِّي مین آپکے احکام کو بجا لاؤنگا جناب امیر فرماتے ہین کہ مینے دیکھا حضرت نے
انگشتر سے مبارک کو اوتارا اور فرمایا کہ اس انگشتری کو میرے سامنے پہن لو
مینے اوسکو پہن لیا پھر دیکھا تو میری نزدیک رسولِ خدا کے تمام قرضون اور وعدونکا
عوض وہ انگشتر تہی یعنے باعتبار قیمت کے یا شرف و عزت کے راہ سے بعد اسکے جناب
رسولِ خدا بلال کے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ حاضر کر خود اور زرہ اور ذو الفقار
اور سحاب اور سحاب وہ عمامہ تہا کہ بروزِ فتحِ مکہ سرِ اقدس پر باندہا تہا اور اوسکا رنگ سیاہ تہا
اور دوسرا عمامہ جسکا نام ابرقہ تہا اور چمکتا تہا اور رنگ گلابی تہا حضرات اسی عمامہ کو جناب
مظلومِ کربلا خامسِ آلِ عبا سید الشہدا علیہ آلاف التحیۃ والثنا نے روزِ عاشورا دوسرے حملہ مین
زیبِ سرِ انور فرمایا تہا جناب صادق سے منقول ہے کہ امام حسین نے لشکرِ عمر سعد کے مقام احتجاج مین
ارشاد کیا أُنْشِدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ هٰذِهٖ عِمَامَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَأَنَا مُتَعَمِّمُهَا قَالُوا نَعَمْ یعنے اے گروہ مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون آیا تم جانتے ہو
کہ یہہ رسولِ خدا کا عمامہ ہے اور مین اوسکو باندہے ہون اون لوگون نے حضرت امام
حسین کے ارشاد کی تصدیق کی حضرات معلوم ہے کہ اس اقرار و تصدیق کا کیا نتیجہ ہوا
کہ اون بیدینون نے امام مظلوم کا سرِ انور جسپر عمامہ رسول باندہا تہا بدنِ اطہر سے
جدا کیا اور نوکِ سنان پر رکھکر شہر بشہر کوچہ بکوچہ پہرایا اور طشت مین رکھکر لطور

ہدیہ کے عبید اللہ ابن زیاد اور یزید پلید کے روبرو لیگئے اور جو بے ادبی ان دونو سنگدلون نے
نسبت اوس سرِ مبارک کے ظہور مین آئی قابلِ بیان نہین غرض جناب امیر فرماتے ہین کہ
قسم خدای عزوجل کی مینے ابرقہ کو اوسوقت تک نہ دیکہا تہا پہر لائے ایک پارچہ جسکی
چمک آنکہونکو خیرہ کرتی تہی اور وہ بہشت کا پارچہ تہا - جنابِ رسولِ خدا نے فرمایا یہہ کر امجکو
روح الامین نے دیا تہا - اور وہ حضرت کا پٹکا تہا - پہر طلب فرمائی دو جفت نعلین عربی
پہر دو قمیصین جنمین سے ایک کو شبِ معراج دوسری کو روزِ احد پہنا تہا - پہر تین کلاہ ایک
سفری دوسری حضری تیسری وہ جو جمعون اور عیدون کے واسطے مخصوص تہی
پہر فرمایا کہ ای بلال حاضر کر دونون بغلی شہبا اور دلدل اور دونون ناقی عضبا
اور قصوی - اور تینون گہوڑی ذوالجناح اور مرتجز اور عفیر پہر حضرت رسولِ خدا نے
فرمایا ای علی میری حیات مین ان چیزونکو اپنے قبضہ مین لاؤ - جناب امیر علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا کے چوپایون مین سے پہلے عفیر مرگیا یعنے جسوقت
جناب رسولِ مختار نے انتقال فرمایا تو عفیر نے اپنی رسی توڑ ڈالی اور مسجدِ قبا کی جانب
بہاگتا ہوا گیا اور بنی خطمہ کے کوئین مین آپکو گرادیا اور وہی اوسکی قبر ہے اور ناقہ عضبا کے
باب مین ابو علی بن یحیی نے جو علمائے اہلسنت سے ہے کتاب روضۃ العلما مین ابن عباس سے
ایک روایت طویل نقل کی ہے اوسمین مذکور ہے کہ اس ناقہ نے جناب رسول کو سلام اور
حضرت سے کلام کیا تہا اور التجا کی تہی کہ آپ حق تعالی سے دعا کرین کہ بہشت مین آپ کی
سواری سے مجکو مشرف فرمائے اور اگر آپ کی وفات مجہسے پہلے ہو تو آپ وصیت کرین کہ
کوئی اور مجہپر سوار نہو اسلئے کہ میرا قلب اسکا متحمل نہین کہ آپکے سوا کوئی اور مجہپر سوار ہو
اور حضرت نے ارشاد فرمایا تہا کہ ایسا ہی ہوگا پس جب وفات سرورِ کائنات کا وقت قریب پہنچا تو
حضرت نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے وصیت کی کہ اس ناقہ کو اچہی طرح رکہنا اور کسیکو
اسپر سوار نہونے دینا حضرت فاطمہ نے اس وصیت پر ایسا عمل کیا کہ اپنے ہاتہہ سے اوس ناقہ کو

چارہ کہلاتی تہین اور جو چیز خود تناول فرماتی تہین اوسکو بہی کہلاتی تہین ایک رات جناب سیدہ باہر تشریف لائین جسطرح جناب رسالتمآب چوپایونکا حال ملاحظہ فرمانیکے لئے رات کو باہر تشریف لایا کرتے تہے۔ جب جناب سیدہ نے ناقہ کے پاس گذر فرمایا تو اوسنے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ جب سے حضرت رسول خدا نے دار فانی سے رحلت فرمائی ہے۔ مجکو دانہ وچارہ خوش نہین آتا اور گوارا نہین ہوتا۔ اور اب میری اجل آئی ہی اور آپ کے پدر بزرگوار کی خدمت مین جانیکی تیاری ہے اگر کوئی کام یا پیغام ہو تو مجہسے ارشاد ہو کہ جناب رسول خدا سے عرض کرون حضرت فاطمہ ناقہ کی یہ بات سنکر رونے لگین اور ناقہ کا سر گلے سے لگایا پس اوس ناقہ نے انتقال کیا اوسحالت مین کہ سر اوس کا جناب سیدہ کے آغوش مین تہا جب صبح ہوئی تو جناب فاطمہ نے پارچہ سنگار اوسکو کفن دیا اور ایک گڑہا کہدواکر اوسکو دفن کیا پہر بعد ایک ہفتہ کے جو ناقہ کی قبر کہودی تو اوسمین پوست واستخوان کچہہ نپایا حضرات جناب فاطمہ کا حال سُنا کہ اپنے پدر بزرگوار کے ناقہ کو اپنے ہاتہہ سے چارہ کہلایا اور جو کچہہ آپ کہایا اوسکو بہی کہلایا اور اوسکو گلے لگایا اور اوسکے حال پر گریہ فرمایا اور جب اوسکا انتقال ہوا تو اوسکو کفن دیا اور دفن کیا ہزار افسوس اوس معصومہ کے پارہ جگر مظلوم کربلا کو مع عزیز واقربا اور انصار باوفا کے صحرائے پر بلا مین تشنہ وگرسنہ جور وجفا سے شہید کیا اور اونکے سر مبارک نوک پر نیزون کے چڑہائے اور تن بے سر خاک وخون مین آلودہ ریگستان گرم پر بیگور وکفن چہوڑ دئے اور کوئی اوس انبوہ کثیر مین لاشہائے مقدسہ کے تکفین وتدفین کے طرف متوجہ نہوا مومنین تصور کرین کہ اگر حضرت فاطمہ اپنے جگر گوشون کو اسحالت مین مشاہدہ کرتین تو خاتون محشر کا کیا حال ہوتا الغرض بعد وفات سرور کائنات ذوالجناح ومرتجز جناب سیدہ کے پاس رہے چنانچہ جمل وصفین ونہروان کی لڑائیون مین حضرت امیر ان پر بہی سوار ہوئے۔ یہانتک کہ یہ دونو گہوڑے اور ناقہ قصویٰ معرکہ کربلا مین موجود تہے اور شہسوار مضمار مبارزت۔ فارس یکہ تاز میدان مصابرت۔ تاج تارک شجاعان عالم

افسر فرقِ مظلومانِ عرب و عجم۔ راکب دوشِ رسول الثقلین امام الکونین حضرت ابو عبداللہ
الحسین اوس معرکہ مین جسکے مثل از آدم تا ایندم چشم روزگار نے نہین دیکھا ذوالجناح پر
سوار تھے حضرات امام حسین کو جسطرح کہ صبر و تحمل مین نہایت درجہ کا کمال تھا ایسا ہی شجاعت، وشہامت
مین بے حضرت کا حال تھا۔ اور جیسے کہ حضرت رضا و تسلیم مین یگانہ تھے بہادری و دلیری
مین بھی یکتای زمانہ تھے۔ یہہ امر شہرۂ آفاق ہے۔ جماہ اہل تواریخ کا موالف سے
مخالف تک اس باب مین اتفاق ہے۔ چنانچہ جنیمر کار کرن صاحب فرنگی نے باوجود نصرانی
ہونیکے امام مظلوم کے رزم کو سر دفتر تاریخ جانا ہے اور اپنی کتاب تاریخ چین مین
اسطرح تحریر کیا ہے اول درجہ مین حسین ابن علی کا مرتبہ بہادری مین ہے کیونکہ
میدانِ کربلا مین ریت پر تشنگی اور گرسنگی مین جس شخص نے ایسا ایسا کام کیا ہو
اوسکے سامنے رستم کا نام وہی شخص لیتا ہے جو تاریخ سے واقف نہین ہے کسکے
قلم کو قدرت ہے کہ تمام حسین کا حال لکھے کسکی زبان مین یہہ لطافت و بلاغت ہے
کہ اون بہتر بزرگوارون کی ثابت قدمی اور تہور و شجاعت اور بیس ہزار خونخوار شامی
کے جواب سنے اور ایک ایک کے ہلاک ہوجانیکے باب مین مدح جیسا کہ چاہیے
کرسکے کسکی نازک خیالی کی یہہ رسائی ہے کہ اون لوگون کی دلون کے حال کو
تصور کرے کہ کیا کیا اونپر گذرا اوسوقت سے کہ جب عمر سعد نے دس ہزار سوار
سے اونکو گھیر لیا اوسوقت تک کہ جب شمر ملعون نے سر کاٹ لیا کیونکہ ایک کی دوا دو مثل
مشہور ہے اور مبالغہ کی حد یہی ہے جب کسیکے حال مین یہہ کہا جاتا ہے کہ دشمن نے
چار طرف سے گھیر لیا لیکن حسین او بہتر تن کو آٹھ قسم کے دشمنون نے تنگ کیا تھا
اور اوسپر قدم نہ ہٹا چنانچہ چار طرف سے تو دس ہزار فوج یزید کی تھی جنکے تیرون
اور نیزون کی بوچھار مثل آندھی کے آتی تھی اور پانچوان دشمن عرب کی دھوپ
تھی جسکی مثال کسی شی مین زیر فلک نہین ملتی اور یہی کہنا ہوتا ہے کہ عرب کی دھوپ نے

مانند عرب ہی کے دہوپ ہی اور چہپا دشمن وہ ریگ کا میدان تہا جو آفتاب کے
تمازت مین شعلہ زن اور تنور کے خاکستر سے زیادہ پر سوز تہا بلکہ اوسکو دریای قہر
کہا چاہئے جسکے ببلے بنی فاطمہ کے پاؤن کے آبلے تہے اور دود شمن سب سے ظالم بہوک
اور پیاس شل دغاباز ہمراہی کے جسکے برابر عدو نہین ساتھہ تہی اور تشنگی سے
زبان پہول کے جب پہٹ جاتی تہی تب ان دو کی خواہش اندکے مشتی تہی پس
جنہون نے ایسے معرکہ مین ہزارہا کافرون کا مقابلہ کیا ہو اونپر خاتمہ بہادری کا ہو چکا
انتہی بلفظہ المختصر ذوالجناح کے باب مین روایتین مختلف ہین بعض روایتون سے
مستنبط ہوتا ہے کہ جناب صاحب العصر عجل اللہ ظہورہ و سہل حضورہ
بہی اسپر سوار ہون گے القصہ صفر کی گیارہوین سنہ ۱۱ ہجری کو جناب رسول خدا درد
شقیقہ مین مبتلا ہوئے اور علالت کو طوالت ہوئی جبرئیل امین وحی لائے کہ جناب رسول خدا
اہل بقیع اور شہدای احد کے واسطے استغفار کرین حسب حکم الہی حضرت پہلے بقیع مین
تشریف لیگئے اور فرمایا السلام علیکم یا اہل القبور خوشحال تمہارا کہ دنیا سے
سفر پہلے کیا اور اون فتنون سے جو میری بعد متواتر واقع ہونگے نجات پای پہر
اہل بقیع کے واسطے آمرزش طلب کی اسکے بعد حضرت احد کو تشریف لیگئے اور شہدای
احد کے لئے بہت استغفار کیا اور فرمایا ای علی جبرئیل ہر سال مین ایک مرتبہ قرآن مجید مجہپر عرض
کیا کرتے تہے اس سال مین دو مرتبہ عرض کیا اور یہہ میرے انتقال کی علامت ہے ای علی حق تعالی
نے مجکو دو امر وںمین اختیار دیا کہ جسکو چاہون پسند کرون ایک تو یہہ کہ دنیا مین ہمیشہ رہون
اور زمین کے خزینون کا مالک ہون اور باانیہمہ جنت الماوای مین سے کیلئے جو مراتب مقرر ہین
او نمین سے کسیطرح کی کمی نہو اور دوسرا یہہ کہ خدای تبارک و تعالے سے ملاقات کرون اور بہشت عنبرین
داخل ہو کر انبیای سابقین سے ملحق ہون ای علی مینے وصال ایزد متعال اختیار کیا پس جب
میرا انتقال ہو تو مجکو اپنے ہاتہہ سے غسل دیکر جس مقام پر میری روح مفارقت کرے وہین دفن

کردینا اس اثر کے بعد احد سے طرف مدینہ کے مراجعت فرمائی تین دن کہانسی کی شدت
رہی چوتھی دن تپ شدید عارض ہوئی عروۃ الاسلام نے ابن عباس سے روایت
کی ہی کہ جب جناب رسولِ خدا مرض سے صاحبِ فراش ہوئے تو اصحاب کو اپنے پاس
طلب فرمایا عمار یاسر رضی اللہ عنہ اوٹہے اور عرض کی بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یا رسول اللہ
جب آپ انتقال فرمائین تو کون شخص آپکو غسل دے فرمایا علی اور ملائکہ رحمت اوسکے شریک
ہونگے عمار نے عرض کیا کہ کون شخص آپ پر نماز پڑہی فرمایا خاموش رہ رَحِمَکَ اللّٰہ
پہر جناب امیر کے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای ابن ابی طالب جب میری روح بدن سے
مفارقت کرے تو مجکو اچھی طرح غسل دینا اور انہین دو کپڑون کا جو مین پہنے ہون مجکو
کفن دینا یا جامہ سفید مصری یا بردِ یمانی سے تکفین کرنا اور میرا کفن قیمت مین گران نہو
اور بعد تغسیل و تکفین میرا جنازہ کنارہ پر قبر کے رکہدینا پہلے جو میری جنازے کی نماز پڑہیگا
خدائی غفار ہی کہ عرشِ عظمت و جلال سے میرے لیئے تحفۂ درود بہیجیگا پہر جبرئیل اور
میکائیل و اسرافیل مع افواجِ ملائکہ کے جنکا شمار جناب باری تعالی کے سوا کوئی اور
نہین جانتا پہر ملائکہ عرش پہر فرشتے ایک ایک آسمان کے پہر میری اہلبیت اور
ازواج بعد اسکے بلال سے ارشاد کیا کہ لوگون کو مسجد مین جمع کر جب لوگ مجتمع ہوئے
تو حضرت نے سرِ مبارک پر رومال باندہا اور فضل بن عباس اور علی بن ابی طالب کے
دوش پر ہاتہہ رکہکر مسجد مین تشریف لائے اور خفیف نماز ادا کی اور منبر پر رونق افروز
ہوئے اور کمان پر تکیہ کیا اور بعدِ حمد و ثنائی الہی ارشاد فرمایا اَیُّہَا النَّاس مین تمہاری
واسطے کیسا پیغمبر تہا آیا مینے خود جہاد نہین کیا آیا میری دانتون پر ضرب آئی آیا میری جبین خاک سے
آلودہ اور خون سے رنگین نہوئی آیا قوم کے جاہلون سے مینے سختیان نہ اوٹہائین آیا
امت کو کہلاکر خود بہوک مین مینے پتہر شکم پر نہ باندہا اصحاب نے عرض کیا بجا ہی خدائی تعالی
آپکو جزائی خیر عطا فرمائی حضرت نے فرمایا کہ خدا تمکو بہی جزائی نیک دے ۔ در باب مین ثقلین کے

مکرر وصیت فرما کر کہا تمکو لازم ہے کہ ہرگز ان دونو کے خلاف نکرنا اور افراط و
تفریط سے باز رہنا ورنہ ہلاک ہوگے اور جو عہد تمنے کیا ہے اوسکو اور جو بیعت
تمنے مجھسے کی ہی اوسکو نہ توڑو ای گروہ مردم اداے قصاص مین اجر و ثواب ہے
اور حق دار کا حق ادا کرنا ہر شخص کو ضروری ہی ایھا الناس کسی کا حق غصب
نکرو اسلیے کہ حق تعالی نے قسم یاد فرمائی ہی کہ جس شخص نے کسی پر ظلم کیا ہوگا
یا دوسریکا حق چھین لیا ہوگا اوسکو ہرگز نہ بخشونگا اور کسی کا قصاص بھی عفو نکرونگا
اور حق تعالی کو کسی سے قرابت نہین جسکے سبب سے اعانت کری بلکہ تم سب اوسیکے بندی
ہو ایہا الناس خداوند تعالے اور بندون کے درمیان کوئی وسیلہ عمل سے بہتر
نہین جو شر و رسے بچوف کرتا ہی اور سعادت ابدی کو پہونچاتا ہی قسم ہے حق تعالی کی
جسنے مجکو مبعوث کیا ہی کہ کوئی چیز انسان کو نجات نہین دیتی مگر نیک عمل یا رحمت
خدای عز و جل - اور اگر مین بھی حق تعالے کی نافرمانی کرتا تو ہلاک ہوتا خداوندا تو
گواہ رہنا کہ مینے رسالت کی تبلیغ کی منقول ہی کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ پروردگار
نے حکم کیا ہی اور قسم کھائی ہے کہ کسی ظالم کے ظلم و جور سے درگذر نکریگا پس مین
تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ جسکو مینے مارا ہو اوٹھے اور مجھسے بدلہ لے اور اگر کسی
پر ستم کیا ہو اور کسی کی آبرو مین کوتاہی مجھسے واقع ہوئی ہو مجھسے اوسکا عوض لے اور اگر
کسیکا مال لیلیا ہو وہ میرے پاس آئے اور اپنا حق لے اور نہ کہے کہ مین خوف کرتا ہون اگر
قصاص لونگا تو رسول میرے ساتھہ دشمنی کرینگے یقین جانو کہ عداوت میری خو نہین اور مین
اوس سے پاک و مبرا ہون اور بڑا دوست میرا تم مین وہی شخص ہے جسکا کچھہ حق اگر
مجھپر ہو پورا مجھسے لیلے یا مجکو بحل کری تو آپنے خداوند کے پاس پاکیزہ اور پاک نفس
پہنچون اور مین ایسا گمان کرتا ہون کہ ایکبار کہنا تمکو کافی نہین یعنی اس مقصود کو مین مکرر
بیان کرونگا پھر حضرت منبر سے اوترآئے اور نماز ظہر ادا کی اوسکے بعد پھر منبر پر رونق

افروز ہوئی - اور اوسی کلام کو مکرر ارشاد کیا - کئی کتابون مین لکھا ہی کہ اوس مجلس
مین عکاشہ بن محصن اسدی اوٹھا اور کہا ای رسول خدا اگر آپ اس باب مین مبالغہ
نفرماتے تو مین یہہ بات نکہتا مگر جبکہ حضرت نے مکرر فرمایا اور بہت مبالغہ کیا اگر اس
صورت مین عرض نہ کرون گا تو گنہگار ہون گا آپ نے سفر تبوک مین ناقہ کے کوڑا مارنا
چاہا تیری شانہ پر لگا اور اوس سے مجھکو بہت تکلیف ہوئی اب مین اوس کا قصاص چاہتا ہون
حضرت نے فرمایا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا يَا عُكَاشَةُ ای عکاشہ خدا تجکو جزای خیر دی کہ یہہ حقیقت
تو نے قیامت پر موقوف نرکہی اور مین دنیا کا قصاص آخرت کے قصاص سے زیادہ پسند
کرتا ہون کہ وہان انبیا اور اصفیا اور شہدا حاضر ہونگے اور ملائک اور درگاہ کبریا کے مقرب
ناظر ہونگے ای عکاشہ تو جانتا ہی کہ وہ کونسا کوڑا تہا کہا ہان فلان تازیانہ تہا اوسکا نشان بیان
کیا حضرت نے فرمایا ای سلمان وہ تازیانہ فاطمہ کے گہر سے جا لے آ سلمان رضی اللہ عنہ جاتے تہے
اور فرماتے تہے اَيُّهَا النَّاسُ ایسا کون ہی کہ خود منصف ہو اور جس کسیکا حق اوسکے ذمہ ہو خود
ادا کرے اس سے پہلے کہ قیامت مین اوس سے مواخذہ کیا جائی جب حضرت فاطمہ کے حجرہ طاہرہ کے
دروازہ پر پہنچے تو نعرہ مارا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ النِّسَاءِ آپ کے پدر بزرگوار فلان تازیانہ
طلب فرماتے ہین حضرت فاطمہ نے کہا میری پدر عالیمقدار تپ مین مبتلا ہین سوار ہونیکا کیا موقع
ہی سلمان نے کہا آپکے پدر بزرگوار منبر پر رونق افروز ہین اور خلق کو وداع فرماتی ہین اور حقوق
ادا کرتی ہین اور کہتے ہین جس شخص کا مجہپر کچہہ حق ہو طلب کرے شاید ایک روز یہہ تازیانہ
اونٹ کے مارتی تہی ناگاہ ایک شخص کے شانہ پر لگا اب وہ شخص حضرت سے قصاص طلب کرتا ہی
حضرت فاطمہ یہہ سنکر فریاد کرنی لگین اور کہا ای سلمان تجکو قسم ہی خدا کی کہ اوس شخص کو قسم دی
کہ میری پدر بزرگوار پر رحم کری کہ وہ حضرت بیمار و ناتوان ہین سلمان واپس گئے اور حضرت فاطمہ
نے حسنین علیہما السلام کو بلوایا اور کہا ای جگر گوشو تمہاری نانا مسجد مین تشریف رکہتے ہین اور
ایک شخص حضرت کے تازیانہ مارنیکا ارادہ رکہتا ہی تم جاؤ تو نانا کے بدلی تمہاری سو سو کوڑے لگائین

کہ حضرت بیمار ہین اور حضرت کو تازیانہ کے تاب نہین یہہ سنکر دونو صاحبزادی طرف مسجد کے
روان ہوئی حضرات جسوقت سلمان آئی اور تازیانہ مسجد مین لائی اصحاب نے فریاد و فغان
بلند کی حضرت نے فرمایا ای عکاشہ اوٹہہ اور کوڑا اوٹہا اور جسطرح مینے مارا ہو تو بہی مار
عکاشہ نے کوڑا اوٹہایا اور اکابر صحابہ مین سے ہر ایک عکاشہ کے پاس آتا تہا اور
کہتا تہا کہ ایک کوڑی کے بدلے ہماری دس کوڑی مار لے اسلئے کہ حضرت رسول مختار
بیمار ہین حضرت سے قصاص نہ لے اور ہمارا اندوہ و ملال زیادہ نکر حضرت اصحاب سے
عذر خواہی کرتے تھے اور فرماتے تہی مجہپر قصاص واجب ہے تمہاری کوڑا مارنا مجہکو کیا فائدہ
آخر مین حسنین علیہما السلام گریان اور نالان مسجد مین داخل ہوئی پہر اصحاب جوش و خروش
مین آئی صاحبزادون نے عرض کی ای جدّ بزرگوار ہمنے سنا ہی کہ کوئی شخص آپ سے
قصاص طلب کرتا ہی ہم آئی ہین کہ ایک تازیانہ کے عوض سو سو تازیانے کہائین حضرت
نے فرمایا ای نور چشمو کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین کوڑا ماردن اور تم اوسکے قصاص مین تازیانہ
کہاؤ ای عکاشہ اوٹہہ اور قصاص لے اوسنی کہا ای رسول خدا اوسدن میرا شانہ برہنہ تہا
مین چاہتا ہون کہ حضرت بہی کتف اشرف برہنہ کرین اوسکے کہنے سے حضرت نے
پیراہن مقدس دوش اقدس سے اوٹہایا اوسوقت ملائکہ مین شور اوٹہا اور اصحاب کی
فریاد و فغان بلند ہوئی لیکن جسدم عکاشہ کی نگاہ کتف اشرف پر پڑی اور مہر نبوت
نظر مین جلوہ گر ہوئی جست کرکے اوس خاتم مشکلین کا بوسہ لیا اور درمیان دو شانہ برکت
کاشانہ کے منہ رکہکر عرض کی ای رسول خدا میری غرض قصاص سے نتہی بلکہ میری مراد یہ تہی کہ
مہر نبوت کی زیارت سے مشرف ہون اور آپکے بعض اعضائی مبارک کو مس کردن
اسلیئے کہ آپ نے فرمایا تہا کہ مَنْ مَسَّ جِلْدِیْ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ یعنے جو کوئی میری
جلد مس کریگا دوزخ کی آگ اوسکو مس نکریگی بعد اسکے حضرت منبر سے اوتر آئی
کافی مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت کی وفات سے پہلے جبریل امین

ایک کتاب سربمہر لیکر نازل ہوئے اور کہا یہہ علی اور اونکی اولاد کے لیے آپ کی وصیت
ہی حضرت رسولِ خدا نے وہ کتاب جناب امیرؑ کو تفویض فرمائی اور ارشاد کیا جو کچھہ کہ اسمیں
مندرج ہی اوسپر عمل کیجیو جناب امیرؑ نے اوسپر عمل کیا اور وقتِ وفات امام حسنؑ کو
سپرد کی سید مجتبیٰ نے اوسپر عمل کیا اور وقتِ انتقال خامسِ آلِ عبا کو سونپی یہانتک
کہ اسیطرح وہ وصیت جناب صاحب العصرؑ تک پہنچی الغرض حضرت پر مرض کی شدت ہوئی یہانتک
کہ مسجد مین تشریف لانا بہی کم ہو گیا ان روزو نمین معمول تہا کہ بلالؓ اوقات نماز مین درِ دولت
پر حاضر ہوکر کہتے تھے اَلصَّلوٰۃ یا رَسُولَ اللہِ اور حضرت مسجد مین تشریف لا کر مشغولِ
نماز ہوتے تہے ایک روز حسبِ معمول بلال نے آواز دی حضرت پر اوس وقت غش طاری
ہوا تہا جب آوازِ بلال سنی تو فرمایا بَلِّغْ یَرْحَمُکَ اللہُ پہر حضرت بیہوش ہو گئے
تہوڑی دیر کے بعد پہر بلالؓ نے کہا اَلصَّلوٰۃ یا رَسُولَ اللہِ حضرت ہوش مین آئے اور ارشاد
کیا بَلِّغْ یَرْحَمُکَ اللہُ یہانتک کہ تین بار ایسا ہی اتفاق ہوا اب بلالؓ نے خیال کیا کہ حضرت
محراب تک نہین آسکتے پس اپنا عمامہ سر سے پہینکدیا اور گریان و نالان کہنا شروع کیا واغوثاہ
وامصیبتاہ انکسر ظہری وانقطع رجائی قل خربت المدینۃ ویدیلا ان مختاج
منہا صاحب السکینۃ یعنے فریاد و فریاد یہہ کیسے مصیبت پیش آئی جس سے کمر ٹوٹ
گئی اور امید منقطع ہوئی اب مدینہ ویران ہوا اور صاحبِ سکینہ یعنی جناب رسولِ خدا مدینہ سے
کوچ کا ارادہ رکہتے ہین جب یک دو روز یہی کیفیت رہی کہ حضرت مسجد مین رونق افروز نہوئے
تو اہلِ شہر نہایت مضطرب ہوئے اور مسجدِ نبوی کے گرد کوچو نمین گریان پہرتے تہے جس وقت
حضرت ہوش مین آتے تہے تو اہلبیت سے اہلِ شہر کی حالت دریافت کرتے تہے اور اہلبیت سبکے
اضطراب کی کیفیت خصوصًا انصار کی حالتِ اضطرار بیان کرتے تہے ایکبار حسبِ ارشاد رسولِ
مختار کچھہ لوگ حاضر ہوئے تب حضرت نے سرِ انور پر عصابہ باندہا اور جناب امیرؑ پر تکیہ کرکے بیٹہے اور فرمایا
اَیُّھَا النَّاسُ تم سب میرے انتقال سے مضطرب ہو اگر مجہسے پہلے کوئی پیغمبر زندہ رہا ہوتا تو یقین جانو کہ

مین بہی زندہ رہتا لیکن جناب باری تعالی نے فرمایا ہی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
اور تمہارے واسطے بہی موت کی خبر دی ہے چنانچہ فرمایا ہی اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ
الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور یہہ بہی ارشاد کیا ہی مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ
پس تم معلوم کرو کہ مین جلد دارِ دنیا کو ترک کرتا ہون اور دو چیزین تم مین چہوڑتا ہون ایک
کتابِ خدا جسکی صبح و شام تلاوت کرتے ہو پس تم اوسمین حسد نکرنا ایک دوسرے سے عداوت
نرکہنا بلکہ اوسمین بہائی بنے رہنا دوسرے اپنی عترت و اہلبیت اور تمکو وصیت کرتا ہون کہ اونکے
باب مین مجکو آزردہ نہ کرنا اور اونکے دل دردمند نکرنا اور تمہارے واسطے جو رحمت بہنی اونہاے
اور تمپر سبب جو حقوق ہین میری اہلبیت کے حق مین ان سبکی رعایت کرنا پہر حضرت نے انصار کے
حق مین سفارش کی یہہ تقریرین سنکر حاضرین رونیلگے حضرت نے اونکو رخصت کیا الغرض روز بروز
مرض بڑہتا گیا اور نقاہت زیادہ ہوتی گئی - شیخ عبد الحق نے مدارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ ابو سعید
خدری سے منقول ہے کہ مین حضرت کی خدمتِ سراسر برکت مین حاضر ہوا حضرت ایک چادر
جسمِ مطہر پر لپیٹی تہی تپ کی حرارت چادر کے باہر سے مجکو محسوس ہوتی تہی اور بدنِ اطہر پر مجہکو
ہاتہہ رکہنے کی تاب نہ تہی مین یہہ حال دیکہکر متعجب ہوا حضرت نے فرمایا کسی شخص کی
بلا پیغمبرون کی بلا سے زیادہ سخت نہین بالضرور جسطرح اونکی بلا دو چند ہی اجر بہی دو چند
ہی - منقول ہی کہ جسوقت سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ کا نزول ہوا تو حضرت نے جبرئیل سے
کہا ای برادر گویا مجکو خبر دار کرتے ہین کہ اس عالمِ فانی سے طرف جہانِ جاودانی کے جانا ہے
جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی البتہ عالم بقا آپکے لئے
دارِ فنا سے بہتر ہی - اور مدارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ سرورِ کائنات آخرت کے کام مین
بہت جد و جہد فرماتے تہے اور جب سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ نازل ہوئی تہی تو موافق
حکم الہی فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا کے اکثر حضرت کا ورد یہہ کلمات

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ یہہ کلمات بہت پڑہتے ہین ارشاد
کیا کہ آگاہ ہو مجکو طرف عالم بقا کے طلب کیا ہی اور تسبیح و تحمید و استغفار کا حکم دیا ہے
یہہ فرماکر حضرت رونے لگے لوگون نے عرض کیا ای حضرت آپ موت کے باعث سے
گریہ فرماتے ہین حالانکہ حق تعالی نے آپکے سب گذشتہ و آئندہ کو بخش دیا ہی حضرت نے
فرمایا فَاَیْنَ هَوْلُ الْمُطَّلَعِ وَاَیْنَ ضِیْقُ الْقَبْرِ وَظُلْمَةُ اللَّحْدِ وَاَیْنَ الْقِیَامَةُ وَ
الْاَهْوَالُ کہان ہی اطلاع مرگ کی وحشت اور کہان ہی قبر کی تنگی اور لحد کی تاریکی
وظلمت اور کہان ہے قیامت اور اہوال قیامت یعنے یہہ امور سب پیش آنے ہین اور یہہ تمام ص
اوٹہانے ہین ظاہر ہے کہ واسطے تنبیہ امت کے حضرت نے ایسا ارشاد فرمایا ورنہ سرور کائنات
ان خطرات سے ایمن و بیخوف تھے کتاب بحار الانوار مین منقول ہے کہ انہین دنون مین
جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا کہ حق تعالے نے بعد تحفۂ سلام ارشاد فرمایا ہی کہ ہم نے اپنی نعمتین
جسقدر چاہین تمہاری واسطے مہیا کی ہین اور عنقریب عطا کرینگے پہر جبرئیل نے عرض کیا کہ
ای سید المرسلین حق تعالے نے یہہ کا فور جنت آپکے واسطے بطریق ہدیہ بہیجا ہی اور فرمایا ہے کہ
اسمین سے پہلے اپنے واسطے لیلیجئے اور باقی اپنی اہلبیت پر تقسیم کیجیے مشہور یہہ ہے کہ حضرت نے
اوس کافور کے چار حصے کئی ایک حصہ اپنی حنوط کے واسطے لیا اور ایک ایک حصہ جناب امیر
اور جناب سیدۃ النسا اور حضرت امام حسن علیہم السلام کو عطا کیا راوی کہتا ہی کہ جب امام حسن
علیہ السلام بہی اوس کافور بہشت سے حصہ پا چکے اور امام حسین علیہ السلام کو اوسمین سے مطلق
مرحمت نہ ہوا تو اوس مظلوم نے نظر حسرت و یاس سے اپنی نانا کے طرف دیکہا اور رو دیا اور عرض
کیا ای ناناجان تعجب ہے کہ آپنے کافور جنت سبکو مرحمت فرمایا مگر مجہے کو اوس سے محروم رکہا آیا
مین اسکے لائق نہ تہا حضرات جسوقت جناب رسول خدا نے اپنی فرزند مظلوم سے یہہ کلام جگر خراش
سنا تاب ضبط نرہی بے اختیار امام حسین کو اپنے گلے سے لگا لیا اور بار بار لب و دندان حسین کو

بوسے لیتے تھے اور روتے تھے جب جناب امام حسینؑ نے اس باب مین بہت اصرار کیا تو
حضرت رونے لگے اور فرمایا کہ ای فرزند دلبند تو ایسا مظلوم ہے کہ بعد میرے ایک روز
زمین کربلا پر یکہ و تنہا غریب الوطن شدت تشنگی مین مثل گوسفند قربانی پس گردن سے
ذبح کیا جائیگا اور تیری لاش پاش پاش بے غسل و بے کفن و بے حنوط ریگستان گرم پر
پڑی رہیگی اسواسطے تجہے کافور کی حاجت نہین بلکہ غسل تیرا تیری خون سے اور تیرا حنوط
خاک کربلا سے ہوگا مومنین جسوقت یہہ خبر وحشت اثر حضرت سید البشر نے بیان فرمائی
گہر مین اور بہی کہرام پڑا اور قیامت بپا ہوئی خصوصًا جناب سیدہؑ کا حال ایسا متغیر ہوا کہ
قریب تہا اوس معصومہ کی روح مقدس بدن اقدس سے نکلجائے کبہی اپنے پدر بزرگوار کی
مفارقت پر نوحہ و فریاد کرتی تہین اور کبہی اپنے فرزند مظلوم کی بیکسی پر گریان اور نالان
تہین اور حضرت رسول خدا بہی اسقدر روئے کہ روتے روتے حضرت کو غش آگیا منقول ہے کہ
ایام مرض مین ایک روز ام المومنین ام سلمہؓ بالین سید المرسلین پر بیٹہی تہین حضرت لب
مبارک کو ہلاتے تھے ام سلمہؓ کہتی ہین مینے کان لگایا کہ دریافت کرون حضرت کیا فرماتے ہین
معلوم ہوا کہ حضرت حق تعالے سے مناجات کرتے تہے اور کہتے تھے الٰہی میری امت کو آتش
دوزخ سے نجات دے اور اون پر حساب قیامت آسان کر مینے عرض کی یا رسول اللہ آپکا کیا حال
ہے فرمایا ای ام سلمہؓ مجہسے وداع ہو کہ تہوڑا زمانہ گذرتا ہے کہ تم میری آواز نسنوگی ناگاہ حضرت
علی مرتضےؑ آئے اور کہا ای رسول خدا مین نے خواب مین دیکہا کہ مین ایک زرہ پہنے تہا
یکایک وہ زرہ میرے بدن سے جدا ہوئی اور مین بے زرہ رہگیا حضرت نے فرمایا ای علیؑ جو زرہ
تمہاری پناہ تہی وہ مین تہا اب وہ وقت ہے کہ مین دنیا سے سفر کرون اور تم تنہا رہجاؤ ای
علی میرے بعد تمکو بہت مکروہات پہنچینگے چاہیئے کہ تم تنگدل نہو اور صبر کا طریقہ اختیار کرو اور جب
دیکہو کہ لوگ دنیا اختیار کرتے ہین مناسب ہے کہ تم آخرت اختیار کرو اور یقین جانو کہ جو شخص پہلے
حوض کوثر کے کنارہ پر میرے پاس پہنچیگا تم ہوگے ناگاہ فاطمہ زہرا آئین اور عرض کیا ای پدر بزرگوار

نے خواب مین دیکھا کہ قرآن مجید کا ایک ورق میرے پاس ہی اور مین وہان سے قرآن پڑہتی ہون یکایک وہ ورق میری آنکھون سے غائب ہو گیا حضرت نے فرمایا ای دختر نیک اختر وہ ورق مین ہون کہ تیری آنکھون سے غائب ہونگا اور تو مجہسے جدا ہوگی اسی اثنا مین حسنین علیہما السلام آئی اور عرض کی ای نانا جان ہم دونو نے خواب مین دیکھا ہی کہ ایک تخت ہوا مین جاتا تہا اور ہم اوس تخت کے نیچے سر برہنہ جاتے تہی حضرت رسول خدا نے فرمایا ای نور چشمو وہ تخت میرا تابوت ہی کہ اوٹہایا جائیگا اور تم اوسکے نیچے سر کہولے ہوئی اور گیسو پریشان کیئی ہوئی جاؤگے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ ان خوابونکی تقریر اور حضرت کی تعبیر سے اہلبیت مین شور بلند ہوا اور آنکھین اثر ہجران سے گریان ہوئین اور جانین شرر حرمان سے بریان ہوئین ؎

جانہا در آتش است کہ جانان ہمی رود
یعقوب از یوسف خود دور میکنند
آدم وداع سایۂ طوبی ہمی کند
دردا کہ گوہری ست گرانمایہ صحبتش

سیلاب خون ز دیدۂ گریان ہمی رود
خاتم برون ز دست سلیمان ہمی رود
خضر از کنار چشمۂ حیوان ہمی رود
دشوار دست دادہ و آسان ہمی رود

شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہی کہ جب رحلت جناب رسالت مآب کی قریب ہوئی تو جناب امیر المومنین سے ارشاد کیا کہ ای علی میرا سر اپنے دامن مین رکہنا اور جب میری روح بدنسے مفارقت کری تو مجکو قبلہ رو کر دینا اور میری تجہیز و تکفین مین مصروف و متوجہ ہونا اور وقت انتقال سے تا دفن مجہسے جدا نہونا اور ان سب امور مین حقتعالی سے استعانت کرنا جسوقت جناب امیر نے سر مبارک دامن اقدس مین رکہا تو حضرت رسول خدا بیہوش ہوگئے جناب سیدہ نے جمال نبی متعال پر نظر کر کر نوحہ کیا اور یہ شعر پڑہا ؎ وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ❊ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ ❊ قربان ہو فاطمہ کی جان اوس صورت پر نور پر جسکی برکت سے تمام جہان مین مینہہ برستا تہا اور فدا ہون مین اوس وجود شریف پر جو یتیمون کا باپ تہا اور بیوونکا والی و وارث تہا جناب رسول خدا نے

جناب سیدۃ النسا کی صدائی گریۂ وبکا سنکر چشم مبارک کہولی اور فرمایا ای فاطمہ ای نور نظر
یہہ شعر جاری چچا ابو طالب کا ہی یہہ نکہو بلکہ تم یہہ کہو وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ
الرُّسُلُ الآیۃ اہلسنت کی صحیح روایت مین منقول ہے کہ عائشہ کہتی ہی کہ مینے حسن سیرت
اور خوبی صورت اور سکون و وقار اور نشست و برخاست مین کسیکو فاطمہ کے برابر رسول خدا سے
مشابہ نہین دیکہا جسوقت فاطمہ زہرا حضرت پیغمبر خدا کے پاس آتی تہین تو حضرت کہڑے ہو جاتے
تہے اور رسم استقبال بجا لاتے تہے اور اونکے بوسہ لیتے تہے اور اپنی جگہہ پر بٹہاتی تہی
اور جب حضرت رسول خدا فاطمہ کے گہر تشریف لیجاتے تہے تو اونسے بہی یہی لوازم
اداب تعظیم و تکریم ظہور مین آتے تہے مرض کی خستگی مین فاطمہ کو اپنے پاس بلوایا اور جب
آئین تو مرحبا یا بنتی ارشاد فرمایا اور اونکو اپنے پہلو مین بٹہایا اور ضوابط تفقد اور روابط تعہد
کے ترتیب و تہذیب کے بعد بطور راز کے کچہہ ارشاد فرمایا فاطمہ وہ بات سنکر زار زار مثل ابر نو بہار
رونے لگین رسول خدا نے پہر بہ نحو طریق پر ایک و بات کہی فاطمہ اوس سے خندان اور شادان
ہوئین عائشہ کہتی ہی کہ مینے فاطمہ سے کہا ای دختر خیر البشر مینے شادی و غم اسطرح
کبہی تو ام نہ دیکہا تہا جیسا کہ آج تمسے دیکہا فاطمہ نے اوس روز وہ بہید عائشہ سے نکہا
مگر پہر بیان کیا تہا کہ پہلے ارشاد کا یہہ مضمون تہا کہ پچہلے ہر سال واسطے درس قرآن مبین
کے جبرئیل امین ایک بار زمین پر آتے تہے اس سال مین اس کام کے لئے دو بار نازل ہوئی
مین بہی گمان کرتا ہون کہ میری اجل قریب ہے اور عالم قدس کا شوق بہی مجکو حد تک پہنچگیا ہے
اور مین عنقریب اس منزل فانی سے طرف جوار رحمت سبحانی کے رحلت کرونگا میری مصاحبت
کو غنیمت سمجہہ اور جہان تک ممکن ہو مجہسے جدائی گوارا نکر اس وحشت ناک خبر کے سننے سے مجکو
بہت غم والم ہوا اور آنسو جاری ہوئی جب پدر بزرگوار نے میرا یہہ حال پر ملال ملاحظہ فرمایا
تو پہر اپنے پاس بلایا اور چپکے سے یہہ مضمون سنایا کہ تجکو دو مژدے سناتا ہون اور اس رنج و ملال
کا بار تیری دلسے اوٹہاتا ہون ایک یہہ ہی کہ تو روضۂ رضوان مین زنان اہل ایمان کی سردار

ہوگی اور دوسرا یہہ کہ تمام اہلبیت مین پہلے تو میری ملاقات سے کامگار ہوگی برکت سے
اس تریاق کے زہر فراق مجھکو گوارا ہوا اور اس خبر مسرت اثر کے شکرانہ مین مین مسرور
و متبسم ہوئی اور ایک روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا ای فاطمہ جبرئیل نے مجکو خبر دی ہی کہ مسلمان
عورتون مین کوئی عورت ایسے نہین جسکی ذریت تیری ذریت سے عظمت مین زیادہ ہو تو چاہئی
کہ تیرا صبر بھی اور عورتون کے صبر سے کمتر نہو اور یہہ سخن بطور وصیت کے تہا کہ فاطمہ
حضرت کے فراق مین جزع و فزع نکرین اور صبر کی کاربند ہون اسواسطے کہ حضرت جانتے
کہ میری مفارقت مین صبر فاطمہ پر نہایت دشوار ہوگا ؎ روزیکہ چشم باز جمالت جدا بود
چندانکہ چشم کار کند اشک ما بود ٭ گفتی دمی کہ فارغ و صابر بود کراست ٭ در دور دلبری
چو تو اینہا کرا بود ٭ بعض روایتون مین وارد ہوا ہی کہ جب اپنی پدر بزرگوار کے حسب طلب جناب
فاطمہ آئین اور حضرت کا حال پر ملال مشاہدہ کیا فریاد و فغان کی اور کہا فاطمہ کی جان
آپ پر قربان ہو مین ایسا دیکہتی ہون کہ آپ سفر آخرت کا قصد رکہتے ہین اور لشکر مرگ نے
آپکو ہر طرف سے گہیر لیا ہی مجھسے کوئی کلمہ آپ ارشاد نہین کرتے اور مجکو تسکین نہین دیتی
یہہ سنکر حضرت نے چشم مبارک کہولی اور فرمایا کہ مین عنقریب تمسے جدا ہوتا ہون اور تمکو وداع
کرتا ہون ای فاطمہ تمپر سلام ہو فاطمہ نے یہہ خبر وحشت اثر سنکر دل پر درد سے آہ سرد
کہینچی اور کہا ای پدر بزرگوار روز قیامت آپکی ملازمت کہان حاصل کرون فرمایا اوس مقام
مین جہان خلائق کا حساب ہوگا عرض کیا کہ اگر وہان شرف دیدار سے مشرف نہون
تو کہان تلاش کرون ارشاد کیا کہ مقام محمود مین جسکا خدای تعالے نے مجھسے وعدہ کیا ہی
کہ وہان امت کے گناہگارون کی شفاعت کرونگا عرض کیا اگر وہان بھی آپکو نپاؤن تو
کیا کرون فرمایا کہ صراط کے پاس مجکو تلاش کر جس وقت کہ میری امت صراط سے
گذر کری اور مین کہڑا ہون اور جبرئیل میرے داہنی طرف اور میکائیل بائین جانب اور
باقی ملائکہ میرے پس و پیش کہڑی ہون اور سب درگاہ قاضی الحاجات مین تضرع سے

دعا کرین کہ ای پروردگار محمدؐ کی امت کو سلامتی کے ساتھہ صراط سے اوتار دی
اور حساب اون پر آسان کر کشف الغمہ مین جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ جناب رسولِ
خدا کے ایام مرض مین جبرئیلؑ شب و روز آتے تھے اور کہتے تھے السلام علیک
یا رسول اللہ خدای تعالی نے تحفۂ سلام کے بعد ارشاد فرمایا ہی کہ آپکا مزاج کیسا ہے
اگرچہ حق تعالی آپکے حال کو آپ سے بہتر جانتا ہی مگر با اینہمہ مجکو عیادت کے واسطے
بہیجا ہی دو وجہ سے ایک اسلیئے کہ آپکی قدر و منزلت اور شرافت و کرامت زیادہ ہو
جسطرح کہ آپ کو تمام مخلوقات پر بزرگی عطا فرمائی ہی دوسرے اسواسطے کہ مریضونکی
عیادت امتِ مرحومہ مین رواج پای جناب رسولِ خدا اسکے جواب مین اپنے مزاج کی
کیفیت بیان کرتے تھے اور جبرئیل کہتے تھے ای محمدؐ حق تعالے کے نزدیک آپکے مثل کسیکی
قدر و منزلت نہین اور یہہ مرض صرف اسلیئے ہی کہ خداوند تبارک و تعالی آپکی دعا و عبادت
کی صدا ایماری و تندرستی مین سماعت فرمای اور آپکے درجے آخرت مین بلند کری حضرت
فرماتے تھے مین حق تعالی کی حمد و ثنا ادا کرتا ہون جبرئیل کہتے تھے کہ ایزدِ سبحان حمد کرنیوالونکو
دوست رکہتا ہی اور اونکی نعمتین زیادہ کرتا ہی اسیطرح مرض کی شدت و زیادتی کیوقت
ایک روز جبرئیل بحکم ربِ جلیل آی اور کہا ای سیدؐ آپکے پروردگار نے آپکو تحفۂ سلام بہیجا ہے
اور فرمایا ہے اگر تو چاہی تو تجکو شفا عطا کرون حسب مرضی اور مرض سے نجات دون اور اگر تیری
خواہش ہو تو تجکو شربتِ موت پلاؤن اور غریقِ دریای مغفرت کرون حضرت نے جواب دیا
کہ ای جبرئیل مینے آج آپ کو اپنے پروردگار پر چہوڑ دیا ہی جو کچھ چاہی کری فانِ شاء
احیانی وانِ شاء اماتنی ؎ اگرم خلاص جوی وگرم ہلاک خواہی * بہ بندگی
بخدمت بہم کہ پادشاہی * بکسی نمیتوانم کہ حکایتِ تو گویم * ہمہ جانب تو خواہند و تو
آن کنی کہ خواہی * ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب وفاتِ سرورِ کاینات
روزِ غم اندوز ہوا تو حق تعالی نے ملک الموت کو حکم دیا کہ سیدھے حبیب محمدؐ کے پاس جا

اور بغیر اذن اوس تلک پہنچ جانے سی اور بے اجازت اوسکے روح قبض کرنیسے
احتیاط کر ملک الموت نامدار اور ہزار ہزار فرشتے اونکے اعوان و انصار سب ابلق
گھوڑون پر سوار اور اون کے لباس در و یاقوت سے جواہر کار رسول مختار کے
در دولت پر حاضر ہوی اور عزرائیل کے ہاتھہ مین پروردگار کے جانب سی ایک نامہ
تہا پس ملک الموت نے اعرابی کی صورت مین مکان کے باہر کہڑی ہو کر کہا اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُم یَا اَہْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَ مَعْدِنِ الرِّسَالَۃِ وَ مُخْتَلَفَ الْمَلٰئِکَۃِ ہم راہ دور
دراز سے آئی ہین ہمکو اجازت دو کہ حجرہ مین داخل ہون حضرت فاطمہؑ جناب رسول خدا
کے سرہانے بیٹھی تہین جواب دیا کہ اسوقت ملاقات ممکن نہین کہ پیغمبر خدا اپنی حال مین
مشغول ہین ملک الموت نے دوسری بار اذن چاہا اور وہی جواب سنا تیسری بار ایسی
بلند آواز سے اجازت چاہی کہ جو لوگ اوس مکان مین تھے اوس آواز کی ہیبت سے
تہرا گئے جناب رسول خدا ہوش مین آئی اور چشم مبارک کہولی اور دریافت کیا کہ تمکو
کیا ہو گیا ہے فاطمہؑ نے کہا کہ ایک مرد غریب جسکی صورت عجیب اور آواز مہیب ہے باہر
کہڑا ہوا اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے ہمنے تین بار عذر کیا مگر وہ کچھہ نہین سنتا
حضرت نے فرمایا ای فاطمہؑ تمنے جانا کہ وہ کون ہی حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا کہ خدا
و رسول خوب جانتے ہین حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ یہہ ہادم اللذات ہے قاطع المرادات
ہی مفرّق الجماعات ہی. بچون کا یتیم کرنیوالا ہی عورتون کا بیوہ بنانیوالا ہے
ایسا حریف ہے جو بے کلید کے دروازہ کہول لیتا ہے اور بغیر حربہ کے ہلاک کرتا ہی
اگر دروازہ بند کر لین تو دیوار پر ہو کر اندر آجاتا ہے اور مرگ کی چاشنی چکھاتا ہی
یہہ ملک الموت ہے تیری باپ کی روح قبض کرنیکو آیا ہی ہماری آستانہ کی حرمت کا پاس
کرتا ہے ورنہ اجازت طلب کرنا اوسکی عادت نہین اوسکے لئے دروازہ کہول دو
فاطمہؑ نے یہہ سخن سنتے ہی کہا وا مَدِیْنَتَاہ خَرِبَتِ الْمَدِیْنَۃ ہائی افسوس

مدینہ ویران ہوا اسلیئے کہ صاحبِ سکینہ وہان سے سفر کا عزم رکہتے ہین حضرت نے
فاطمہؑ کا ہاتہہ پکڑا اور چہاتی سے لگا لیا اور بہت دیر تک چشم مبارک نکہولی چنانچہ
لوگون نے کہا شاید روحِ مقدس نے جسم مطہرؐ سے مفارقت کی فاطمہؑ نے سر
آگے کو لیجا کر کہا یا ابتاہ کچہہ جواب نہ سنا گریان گریان کہا ہے ای پدر جان من فدائی
تو باد میری طرف ایک نگاہ تو کیجئی اور ایک بات تو فرمائی حضرت نی آنکہہ کہولی اور کہا ای
بیٹی نرو کہ حاملانِ عرش تیری رونے سے روتی ہین اور اپنے دستِ مبارک سے
آنسو فاطمہؑ کے چہرہ سے پاک کرتے تہے اور اونکو بشارتین سناتی تہی اور تسلیان دیتی تہے
اور کہتے تہے بارِ خدایا اوسکو میری مفارقت مین صبر عطا فرما پہر فرمایا ای فاطمہؑ جسوقت
میری روح قبض کرین تو کہو انا للہ وانا الیہ راجعون بے شبہ انسان کو ہر مصیبت
کا ایک عوض ہی فاطمہؑ نے کہا یا رسول اللہ کون شخص اور کیا چیز آپکا عوض ہوسکتی ہی
اسکے بعد حضرت نے آنکہین بند کین فاطمہؑ نے کہا واکرباہ حضرت نے فرمایا اس روز
کے بعد تیری باپ پر کچہہ کرب و اندوہ نہو گا اسیوقت امہاتِ مومنین یعنی حضرت کی
ازواج حاضر ہوئین اونکو طاعت و تقوی کی وصیت کی پہر فاطمہؑ سے فرمایا کہ اپنی
فرزندون کو میرے پاس بلا حضرت فاطمہؑ نے ایک آدمی دونو صاحبزادون کے
بلانیکو بہیجا کہ جلد آئین شاہزادون نے کہا واویلاہ ہمکو کبہی ایسی تعجیل سے نہین
بلوایا آیا اس شتابی کا کیا سبب ہے نہایت شتابی کے ساتہہ روان ہوئی اسطرح
کہ عمامی اون کے سر سے گر گئے اور جو عورت و مرد اونکو اس حال سے دیکہتا تہا شور
و فریاد کرتا تہا جسوقت اپنی جدّ بزرگوار کے پاس آئی تسلیم بجالائی اور اپنے نانا کے
برابر بیٹہہ گئے اور حضرت کو اوس حال پر ملال مین دیکہکر رونا شروع کیا اور ایسے نالہ
زار روئی کہ اونکے رونے سی جو لوگ مکان مین تہے سب رونے لگے آہ ری کون سا دل ہی
جو اس مصیبت کا تحمل کر سکے اور کس کان مین طاقت ہی کہ اس وداع کا نام سن سکے

؎ دوستان روزِ وداع ست فغان در گیرید ✤ دل بیکبارگی از جان و جهان بر گیرید
شمعِ خورشید باہ سحری بنشانید ✤ وز تفِ سوزِ جگر بار دگر در گیرید ✤ منقول ہے کہ امام حسن
اور امام حسینؑ اپنا سر حضرت کے سینہ معرفت گنجینہ پر رکھدیا اور حضرت چشم مبارک
کھول کر اونکی طرف نگاہ کرتے تھے اور لطف و شفقت کی نظر سے اونکو دیکھتے تھے اور بوسے
لیتے تھے اور اونکی خوشبو سونگھتی تھے اور باب مین اونکی تعظیم و احترام و محبت و مودت کی
وصیت فرماتے تھے اور بعض کتب مین مرقوم ہے کہ حضرت آہستہ کہتے تھے افسوس تمہاری نورانی
چہرون پر یتیمی کی گرد بیٹھتی ہی اور دریغ تمہاری گیسوئے مشکین غبار غریبی سے آلودہ ہونگے تم
معلوم نہین کہ جفا کاران امت تمہاری ساتھ کسطرح پیش آئینگے اور بعد میری تمہارا کیا انجام
ہوگا شاہزادی کہتے تھے ای جد بزرگوار آپنے ہماری بہت بوسے لئے اور ہمکو بہت چھاتی
سے لگایا اور پیار کیا آپکے بعد ہماری پناہ کون ہوگا اور ہماری غمگساری اور دلنوازی کون
کریگا فاطمہؑ کہتی تہین ای پدر بزرگوار اگر مجکو کوئی غم ہو تو کس سے کہون اور اگر حسنؑ و
حسینؑ کی کوئی آرزو ہو تو کس سے طلب کرین ای غریبون کی مونس اور یتیمونکی غمگسار
اور ای بیکسون کی جائے پناہ اور بیچارونکی چارہ کار ہم آپکی مفارقت مین کسطرح صبر کرسکتی
ہین اور آپکے پرتوِ دیدار مبارک کے بغیر کیونکر رہ سکتے ہین ؎ در غم آبادِ جہان بے یار
بودن مشکل ست ✤ غم ز حد بگذشت بے غمخوار بودن مشکل ست ✤ رفت دلدار دل خون
گشتہ را باخود ببرد ✤ ای عزیزان بے دل و دلدار بودن مشکلست ✤ راوی کہتا ہی
کہ بعض اصحاب خاص جو حضرت کے حجرہ طاہرہ کے دروازہ پر حاضر تھے حسنینؑ کے
گریہ و زاری سے رونے لگی اسطرح کہ اون کے رونیکی آواز حضرت کے کان تک
پہنچی حضرت بھی رونے لگے ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپکا سب گذشتہ و آیندہ مغفور
ہوچکا ہی پھر رونے کا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا انما بکیت رحمۃً لامتی یعنی
صرف اپنی امت پر رحمت و شفقت میری رونیکا باعث ہے کہ آیا بعد میرے اونکا کیا حال ہوگا

اوسیوقت فرمایا کہ میری بہائی علیؑ کو بلاؤ جناب امیرؑ آئی اور حضرتؐ کے سرہانے بیٹھ
گئی حضرتؐ نے سر انور لب بستر سے اوٹھایا جناب امیرؑ حضرتؐ کے آغوش مین آگئے اور حضرتؐ
کا سر مبارک اپنی بازو پر رکہا اوسیوقت حضرتؐ نے جناب امیرؑ سے کچھہ وصیتین کین
اور جناب امیرؑ سے منقول ہی کہ حضرتؐ نے علم کے ہزار باب مجکو تعلیم کئی کہ ہر ایک ایک باب
سے ہزار ہزار باب اور مجہپر کشادہ ہوئی القصہ جب ملک الموت اعرابی کی شکل مین
آئی اور اجازت چاہی حضرتؐ نے فرمایا کہدو کہ اندر آئی تب ملک الموت آئی اور کہا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ حق تعالےٰ نے آپکو تحفہ سلام بہیجا ہی اور مجکو حکم فرمایا ہی
کہ آپ کے روح بدون آپکی اجازت کے قبض نکرون حضرتؐ نے فرمایا ای ملک الموت مجھی
تجسے ایک حاجت ہی عزرائیل نے کہا یا رسول اللہ کیا حاجت ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ مین
یہہ چاہتا ہون کہ جب تک میرا بہائی جبرئیل نہ آئی تو میری روح کو قبض نکری ملک الموت نے
کہا مین فرمان بردار ہون پس حق تعالےٰ نے مالک دوزخ کو حکم دیا کہ آتش دوزخ کو فرو کر اور
رضوان کو وحی کی کہ میری صفی کی روح مقدس کے واسطے بہشت کو آراستہ کر اور حور عین کو
پیغام بہیجا کہ میری حبیب کی روح کے لئی آپکو زیب و زینت دو اور ملائکہ ملکوت و جبروت کو
خطاب ہوا کہ صفین باندہ کر کہڑی ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح آتی ہی اور جبرئیل کو
فرمان ہوا کہ میری حبیب محمدؐ کے پاس جا اور سندس بہشت کی مندیل اوسکے واسطے لیجا
جبرئیل گریان گریان حضرتؐ کے پاس آئی حضرتؐ نے فرمایا ای دوست ایسے حال
مین مجکو تنہا چہوڑتے ہو جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ مین آپ ہی کے کام مشغول تہا
اور اب وہ بشارتین لایا ہون جو آپکو مرغوب و پسندیدہ ہین حضرتؐ نے فرمایا وہ کون
سی بشارتین ہین جبرئیل نے کہا اِنَّ النِّیْرَانَ قَدْ اُخْمِدَتْ آتش دوزخ کو فرو کیا ہی
وَالْجِنَانَ قَدْ زُخْرِفَتْ اور بہشت پاکیزہ سرشت کو سنوارا ہی وَالْحُوْرُ الْعِیْنُ قَدْ
تَزَیَّنَتْ اور حور عین زیب و زیور سے آراستہ ہوئی ہین وَالْمَلَائِکَةُ قَدْ صُفِّقَتْ

اور فرشتون نے صفین باندہی ہین نقل ہے کہ وقت رحلت آپکی روح پر فتوح کی قدوم میمنت
لزوم کے واسطے ﴿ حجلۂ قدس برای تو بیاراستہ اند ٭ خوش خرامان گذری کن تماشا
گہ ناز ٭ قدمی پیش نہ و قصر فلک را بفروز ٭ برقع از رخ فگن و جملہ ملائک بنواز ٭ حضرت نے
فرمایا ای برادر یہہ تمام بشارتین اچھی ہین لیکن مجھسے ایسی خبر بیان کر جس سے آنکھون کو نور اور
سینہ کو سرور ہو جبرئیل نے کہا تمام پیغمبرون پر اور اونکی امتون پر بہشت حرام ہی جب تک
کہ آپ اور آپکی امت خلد برین مین داخل ہنون حضرت نے فرمایا مجکو ایک مژدہ اس سے زیادہ
کامل اور ایک خبر اس سے بلند تر دو جبرئیل نے کہا روز قیامت میدان حسرت و ندامت مین جبکی
سر مبارک پر پہلے تاج شفاعت رکہین گے اور وہ شفیع جسکے ہاتہہ مین منشور وافر السرور
قبول اول دینگے آپ ہونگے حضرت نے کہا مجکو ایسی بشارت دو جس سے ملال دور ہو اور
خاطر مطمئن ہو جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ آپکو کس چیز کا غم ہی اور کسکی فکر ہی کہ یہہ تمام
بشارتین آپکے حزن و ملال کو زائل نہین کرتین جواب دیا ای برادر مجکو ہمیشہ امت کا غم اور سوچ
رہتا ہی اور اب نہایت درجہ اونکے لئے مہموم و مغموم ہون کہ آیا بعد میری دنیا مین اون کا
کیا حال ہو گا اور عقبی مین اونکا کیا مآل ہو گا جبرئیل نے کہا ای سید سرور خاطر مبارک کو فرحت
مسرت فرمائی کہ حق سبحانہ تعالے دنیا مین آپکی امت کو اپنی پناہ مین رکہی گا اور قیامت مین آپکی
امت کو آپکے وسیلہ سے اسقدر بخشے گا کہ آپ راضی ہون حضرت نے فرمایا اب میری خاطر
مسرور اور آنکہہ پر نور ہوئی ای ملک الموت آگے آ اور تجکو جو حکم ہوا ہی بجا لا ملک الموت حضرت
کی روح پاک کی قبض کرنے مین مشغول ہوئی اور حضرت اوس حالت مین سقف مکان کیطرف
دیکہتے تہی اور دست حق پرست کو اوٹہاتی تہی اور فرماتے تہی بالرفیق الاعلی کہ ناگاہ مبارک
مائل ہوا اور طرف عالم وصال کے انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ﴿ رفت آن
طاؤس عرشی سوی عرش ٭ چون رسید اندر مشامش بوی عرش ٭ شاہبازی این
قفس درہم شکست ٭ رفت و خوش بر ساعد سلطان نشست ٭ اور ایک روایت مین

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ وقتِ احتضارِ رسولِ مختار جبرئیل جانبِ راست
اور میکائیل جانبِ چپ موجود تہی اور ملک الموت سامنے سے قبضِ روح مین مشغول ہوی ابنِ عباس
کہتے ہین کہ حضرت فرماتی تہی میری حبیب کو بلاؤ جسوقت جناب امیر آئی تو حضرت نہایت مسرور
ہوی اور مکرر فرمایا کہ قریب آؤ پہر سرہانی بٹہایا اور طرف عالمِ قدس کے متوجہ ہوی اسی
اثنا مین حسنین آئی جسوقت حسینؑ کی نگاہ رسولِ ذوالجلال کے جمالِ باکمال پر پڑی اور حضرت
کا یہہ حالِ پرملال دیکہا تو دلِ پردرد سی آہِ سرد کہینچی اور فریاد واجداہ وامحمداہ بلند کی
اور حضرت کی سینہ سی لپٹ گئے جناب امیر نے چاہا کہ حسنین کو ہٹائین حضرت نی فرمایا ای علی
انسی تعرض نکرو کہ یہہ دم واپسین ہی مین چاہتا ہون کہ انکو وداع کرون اور یہہ مجہکو وداع کرین
بعد میری یہہ دونون مظلوم ہونگی اور زہرِ ستم او تیغِ ظلم سے شہید ہونگے پہر تین بار فرمایا
اوس شخص پر خدا لعنت کری جو میری نواسون کے ساتہہ ظلم و ستم سی پیش آئی پہر جناب امیر کو اپنی
لحاف کے اندر لیلیا اور اسرارِ الہی اور علومِ نامتناہی تعلیم فرمائی یہانتک کہ داعیِ اجل کو لبیک اجابت
کہی اور نفسِ مطمئنہ نی اِرْجِعِی اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَرْضِیَّۃً کی صدای دلکشا سنی اور ملک الموت
نی حضرت کی روحِ مطہر جبرئیل کے روبرو قبض کی اور طرف اعلی علیین کے لیگئے اور کہتی تہی وامحمداہ
یا رسول رب العالمین تب جناب امیر نے حاضرین سی فرمایا کہ حق تعالے تمکو مصیبتِ رسولِ
خدا مین اجر عطا فرمائی کہ خداوندِ عالم نی سیدِ عالم کی روحِ اطہر کو اپنی طرف طلب فرمایا اور جناب امیر
فرماتی ہین کہ مین جانبِ آسمان سے صدای جانکاہ وامحمداہ سنتا تہا پس صدای شیون و خروش
اہلبیتِ رسالت و دودمانِ نبوت سے بلند ہوی اور فاطمہ زہرا نی نالہ و زاری اور نوحہ و اشکباری
شروع کی اور کہا یا ابتاہ ای پدرِ بزرگوار اجاب ربا دعاہ آپنے اجابت کی اوس پروردگار کی
جسنے آپکو اپنی بارگاہ مین طلب فرمایا یا اَبَتَاہُ ای پدرِ مہربان مَنْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاہُ
ایسی جنکی آرامگاہ جنت الفردوس ہی اور جو مرثیہ جناب سیدہ نے اپنی پدرِ بزرگوار کی تعزیت مین
کہی ہین اونکی دو شعر یہہ ہین ؎ حَقِیْقٌ مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ + اَنْ لَّا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ

غوالیا + یعنی جس شخص نے رسول خدا کی تربت معطر مطہر کو سونگہا اوسکو سزاوار ہی کہ کبہی غالیونکو
نہ سونگہی صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّہَا + صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا + یعنی ڈالی گئین
مجہپر ایسی مصیبتین کہ اگر وہ دنون پر ڈالی جاتین تو راتین ہوجاتی یعنی اونکی روشنی تاریکی سے بدلجاتی
مومنین اگر تصور کرین کہ وہ کیسی شدید مصیبتین تہین جنکی نسبت جناب معصومہ نے ایسا ارشاد
فرمایا تو عمر بہر رونیکو یہہ شعر جناب سیدہ کا کافی ہی اور مصیبت فراق مالایطاق سرور آفاق
کے علاوہ جو جو بڑی بڑی مصیبتین تہوڑیسی مدت حیات مین جناب معصومہ مظلومہ پر پڑین مشہور
ہین اور فریقین کی کتابون مین مسطور ہین جنکے خیال سے محبون کی دل مجروح اور جگر مین ناسور ہین
مجمل و مختصر یہہ ہی کہ بعد وفات سرور کائنات جناب سیدہ زندگی بہر متبسم نہوئین بلکہ شب
روز گریہ و زاری فرماتی تہین اور کسیوقت نوحہ و اشکباری سے فراغ نپاتی تہین ؎ کار و فتاد
بی تو مرا با گریستن + عیب ست عیب در غم تو ناگریستن + شب تا بروز کار من و روز تا بشب
نالیدن ست در غم تو یا گریستن + شیخ مفید و سید مرتضی علم الہدی رضی اللہ عنہما نے ابن عباس
علیہما الرضوان سے روایت کی ہی کہ جب جناب رسول خدا نے دار فنا سے طرف دار البقا کی رحلت
کی تو جناب امیر نے حضرت کو غسل دیا اور حضرت عباس اور فضل بن عباس اس کام مین مددگار تہے
اور تکفین کی اور بعد تغسیل و تکفین حضرت کا چہرہ انور کہولا اور پردہ اوٹہایا اور کہا میری مان باپ
آپ پر فدا ہون کہ آپ حیات مین بہی طیب و طاہر تہی اور بعد ممات بہی پاک و پاکیزہ ہین اور آپکی
وفات سے وہ چیز منقطع ہوئی جو کسی نبی کے انتقال سے برطرف نہوئی تہی یعنی وحی آسمانی
کا انقطاع ہوا اور آپ کی انتقال کی مصیبت ایسی بڑی ہی کہ اور مصیبتون سے تسلی دیتی ہی
اور آپ کی وفات کا واقعہ ایسا عام ہی کہ تمام اہل اسلام صاحب مصیبت ہین اگر آپ صبر کا
حکم نکرتی اور جزع و فزع سے منع نفرماتی تو ہم تمام آنکہون کا پانی نکالڈالتی اور درد مصیبت کے
دوا نکرتی بلکہ ہمیشہ مصیبت مین رہتی اور آپکی مفارقت کا حزن و ملال کبہی زائل نہوگا میری
مان باپ آپ پر فدا ہون مجکو خدای تعالے کی پاس یاد فرمائے گا اور فراموش نکیجے گا یہہ کہکر

پیشانی نورانی کے بوسے لیے اور آہ سرد کھینچی اور شدت رقت سے زمین پہ گر گئے اور پھر چہرۂ مبارک
کو کفن مین چھپا دیا اور جناب امیر نے یہہ بھی فرمایا نزل بی من وفات رسول اللہ صلعم ما لو ان
اظن الجبال لو حملتہ ما کانت تنہض بہ فحملت نفسی علی الصبر بعد
وفاتہ ولزمت الصمت والاشتغال بما امرنی بہ من تجہیزہ وتغسیلہ
وجمع کتابہ ولا یشغلنی عن ذلک بارد دمعۃ ولا ہائج زفرۃ حتی ادیت
فی ذلک الحق الواجب للہ عز وجل علی رسولہ یعنی وفات سرور کائنات
سے مجھپر ایسی مصیبت پڑی کہ اگر وہ پہاڑون پر پڑتی تو مجکو گمان نہین کہ اوسکا تحمل کر سکتے
پس حضرت کی وفات کے بعد مینے اپنے نفس کو صبر پر آمادہ کیا اور خاموشی اپنے واسطے لازم کی
اور جناب رسول خدا نے جو اپنی تجہیز و تغسیل کیواسطے اور کتاب اللہ کی جمع کرنیکے لیے ارشاد فرمایا تھا
اوسکا التزام کیا اسطرح کہ اشک سرد اور آہ پر درد نے مجکو اس شغل سے باز نہ رکھا یہانتک کہ اس بارے مین
خدای عز و جل کا جو حق جناب رسول خدا کی نسبت واجب تھا اوسکو مینے ادا کیا شیخ عبد الحق محدث
دہلوی مدارج النبوۃ مین لکھتے ہین کہ جملہ صحابۂ عظام اور اہلبیت کرام نے مصیبت وفات سرور
کائنات مین مرثیے کہے اور سب صحابہ اور اہلبیت مغموم و محزون اور گریان اور اندوہناک ہوئے
حضرات بلکہ تمام موجودات اور جملہ کائنات زمان و زمین - مکان و مکین - کرسی و عرش مجید
عناصر و موالید - ملک و فلکات - سماک و سمکت جن و انس نوع و جنس - لوح و قلم - زمزم و حرم
مسجد و منبر - خشک و تر - مروہ و صفا - شعر و سنا - مرکز و محیط - مرکب و بسیط - فوق و تحت
خلای بحت - غرب و شرق - رعد و برق - جنوب و شمال - بحار و جبال - ابر و مطر - حجر و شجر
وحوش و طیور - مار و مور - گلزار و دشت - دوزخ و بہشت - ماہ و ماہی - سرخی و سیاہی
ثابت و سیار - لیل و نہار - زرد و سپید - ذرہ و خورشید - اس سانحۂ عظمیٰ اور داہیۂ کبریٰ کے
تاثیر سے متاثر ہوئے - اور اس واقعۂ ہوش ربا اور نایبۂ جانگزا کی تاسف سے متاسف اور تحسر سے متحسر ہوئے

ای زہجرانت زمین و آسمان بگریستہ	سینہ و دل خون شدہ روح و روان بگریستہ

کن فکان چون قالب اند و تو چو جانی لاجرم — در عزای تو تمامی کن فکان بگریستہ
نی ہمی ما خاکیان بہر تو ماتم داشتیم — بلکہ رضوان نیز در باغ جنان بگریستہ
خون گری ای دیدہ بہر سیدی کز ماتمش — جبرئیل اندر فلک با قدسیان بگریستہ
آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ و موسیٰؑ عیسیٰؑ ہم — در عزای سید آخر زمان بگریستہ
اہلبیت آندم کہ گریان گشتہ از بہر رسولؐ — سنگ خارا بر دل پر دردشان بگریستہ

القصہ اکثر روایات اور اشہر اقوال کی موافق ہجرت مقدسہ سے گیارہوین برس روز دوشنبہ ماہ صفر کی اٹھائیسوین تاریخ اور مطابق ایک روایت کی جو امام محمدؑ باقر سی ماثور ہی اور کشف الغمہ مین مذکور ہی - اور جسکی جناب غفران مآب مولانا السید دلدار علی طاب ثراہ نی شرح حدیقۃ المتقین مین [illegible] و تحقیق کی ہی - اور اوسکی روسی نہایت تدقیق کی ساتھہ دن اور تاریخ کی تطبیق کی ہی - روز دوشنبہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ جناب سرور کائنات علیہ و آلہ افضل الصلوات و اکمل التحیات نے زہر دغا سی جو خیبر مین ایک یہودیہ نے کہلایا تہا وفات پائی گویا اسمین بہی حکمت تہی کہ کوئی یہہ نکہی کہ سید المرسلین حبیب رب العالمین اکمل الاولین و الآخرین سعادت شہادت سے محروم رہی روح الارواح مین مرقوم ہی کہ ایک عجب سر ہی کہ معدن فتوت بضعہ نبوت سی قرین ہوا اور دو گوہر شاہوار پیدا ہوئی جیسا کہ حق تعالی نی فرمایا ہی یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ہر ایک نے ایک پدر کی میراث پائی پدر بزرگتر محمد مصطفیؐ تہی زہر کے اثر سی رحلت فرمائی اور دوسرے پدر علی مرتضیؑ تہی ضرب تیغ سی شہادت پائی امام حسنؑ بہی فرزند بزرگ تہی موافقت سے محمد مصطفیؐ کی زہر کی تاثیر سی انتقال فرمایا اور امام حسینؑ نی علی مرتضیؑ کی مطابقت سی ضرب تیغ سی شہادت کا درجہ پایا صدہا سال منقضی ہوئی اور ابہی اوس زہر قہر کا اثر کسی تریاق سی زائل نہین ہوا اور قرن گذر چکی اور ہنوز اوس تیغ بیدریغ کا زخم کسی مرہم سی مندمل نہین ہوا اور ہو منیں اوس زہر کے اثر سی مہموم و مغموم و محزون و اندوہناک ہین اور محبان اہلبیت اوس تیغ کی زخم سے دلحزین اور آبدیدہ اور جگر شق اور سینہ چاک ہین ؎ این چہ درد ست کز و خون بجگر ہمیریزد

دین چه سوزست کز و جانِ جهان میسوزد　　شرح این غم چه نویسم که قلم می شکند
وصف این حال چه گویم که زبان میسوزد ۔ غرض بیانِ غمِ اہلبیت آسان نیست ۔
حکایتی ست که آنرا بشرح پایان نیست ۞ اس مقام پر ہم اس مطلب کو تمام کرتی ہین
اور اگر توفیقِ رفیق ہی تو باقی مطلبون کابہی سرانجام کرتی ہین اور عنقریب زیبِ رقام
کرتی ہین اور اب درگاہِ قاضی الحاجات مین خضوع و خشوع سی دعار کا اہتمام کرتی ہین کہ
اپنی رحمتِ کاملہ اور نعمتِ شاملہ سی ان اوراق کو حلیۂ قبول سی محلّی اور جلای رواج سی
مجلّی فرمای اور اسکی قاری اور سامع اور کاتب اور جامع کو شفاعت سی شفیع المذنبین اور
آلِ طاہرین کی آتشِ جہنم سی بچای اور بہشت برین مین پہنچای آمین رب العالمین
برحمتك یا ارحم الراحمین ۞ للہ المنہ کہ این رسالۂ شریفہ و عجالۂ منیفہ بروز مبارک شنبہ
۱۱ ذیقعدہ الحرام سنہ ۱۳ھ بخلعتِ اختتام مخلّع گردید لغز طبغزاد احقر العباد احمد حسین حماہ اللہ
فی الدارین ہدیۂ اربابِ فکار صائبہ و تحفۂ انظارِ ثاقبہ میشود رجا کہ بنظرِ اصلاح ملاحظہ کردہ
حل نمایند و سہو و خطا بحل فرمایند لبسم اللہ تعہ ما اللفظ المستطاب ۔ الذی ہو فعل
ماض من بابٍ و مضارع من ثلثہ الواب ۔ و امر من بابین ۔ و اسم جامع للضدین ۔ بوجہین
مختلفین و ہو کائن علی ما کان علیہ من ترتیب لاحرف ۔ لم یحصل فیہ شئ من التغیر والتصرف
و ہو من اعلام عباد اللہ و بادنی تغیر یصیر من اسماء الالہ تمکین اخذ نصفہ علی انحاء نحو
اذان العرب و اصطلاح من اصطلات القراء و مصدر و ماض و امر یجوز فیہ ثلثہ اوجہ
حین الاداء و اذا اعجم مہملہ عدّ من الحروف والاسماء و اذا قلب صار ضروریا من ضروریات
و ان اعجم مہمل المنقلب الیہ دل علی متقابل المدح والہجاء و نحو ہو مفتح عدہ سور الکتاب
من السماء و قریب مختص بالنساء و دال علی قرابۃ بین الاقرباء و عین حار الماء و اذا اعجم
مہملہ علی وجہ یفہم منہ التعفن والنقاء و علی وجہ آخر یدل علی الکثیر و ما فی البئر من الماء
قلب صار افضل الاغذیۃ عند الاطباء و ینسب الیہ نوع من الصفراء و اذا اعجم مہمل ما حصل بالقلب

تصحیح اغلاط جواہر زواہر				صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	ایضاً	ایضاً	والذی	آیہ والذی	ایضاً	۲۱	اقتتال	اقتال
۱	۴	الطاہر	الاطاہر	〃	۲۲	ابار	آبار	〃	〃	الونجافہ	البونجافہ
ایضاً	ایضاً	اوایل	اوائل	〃	〃	ٹہرا	ٹہرایا	۲۷	۱	ارمز	رمز
۳	۱۱	بیر	ہر	۱۸	۲	کہ جو	جو	〃	〃	اسکار	آشکار
۵	۱۲	تجیل	تجیل	〃	۱۳	ورس	قریش	〃	۱۱	رکہتی	رکہنی
ایضاً	۱۶	خیمۂ	خیمہ	〃	۱۹	اپنے	اپنی	۲۸	۱۰	خدستگذار	خدمتگذار
۶	۲	لم نزل	لم یزل	〃	۲۰	گفار	گفار	〃	۱۳	عجب ولطف	عجب لطف
ایضاً	۶	لمغیر	بغیر	۱۹	۳	ین	بن	〃	۲۳	پتہونگا	پتونگا
۷	۱۰	بوی	بوی	۲۰	۱۶	بی قدر بی قدر	بی قدر	〃	〃	کہنرکنا	کہنرکنا
ایضاً	۱۳	لغیر	بغیر	ایضاً	۱۹	طہور	ظہور	۲۹	۲۲	اخر	اختر
۸	۴	خدا	خدا	۲۱	۸	چاتی	جاتی	۳۵	۳	خلقت عطیم	خلقت عظیم
ایضاً	۵	اچ پیچ	اچ پیچ	ایضاً	۱۷	پر پا	برپا	〃	۶	سنگ	سینگ
۹	۱۲	اسلتی	اسلیئی	۲۲	۴	دبالنوم	بالنوم	〃	۷	سنہ	شہ
ایضاً	۲۳	اس سبی، اسے	اس سی	〃	۱۹	بیر	ہر	〃	۹	نصیب	نضیب
۱۰	۱۰	مجھکو	مجہکو	〃	۲۱	تتہا	تنہا	۳۶	۱	سحار	بحار
ایضاً	۱۲	اظہانر	اظہار کے	۲۳	۲	اللھم	اللھم	۳۷	۸	اسلے	اسیلی
ایضاً	۱۵	آوستی	اوس سی	〃	۸	بلاتی	بلایی	۳۸	۶	انت	امت
۱۱	۷	چمہرون	پیمبرون	〃	۱۶	اس	اوس	〃	۹	کافرون	کافرون اور
۱۶	۹	یاںحوں	پانچون	〃	۱۹	حدث	حدس	۳۹	۸	سکے	نی
〃	〃	حلوہ افروز	جلوہ افروز	〃	۲۲	کاخیر	کامہر	〃	۱۶	لو	کو
۱۷	۳	علیو	علیہ و	〃	۲۵	بگر	مگر	〃	〃	بامی	باقی
ایضاً	۱۲	ہرگر	ہرگز	۲۴	۱۶	ادیت	اذیت	۷	۱۷	محبوب خدا نے	محبوب خدا
ایضاً	۱۴	مدارج النبوۃ	مدارج النبوۃ میں	〃	۲۳	لعنہ	آمنہ	〃	۲۰	عمائشیہ	عائشہ
〃	۱۵	فرماتی ہیں	فرمایا ہی	۲۵	۴	ہمیاں	ہمیان	〃	〃	جیرئیل	جبرئیل
〃	〃	منزہ	منزہ و	〃	۶	روز	زور	۴۰	۱	ایک	ایک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۴	چھپاما	چھاپا	〃	۱۹	یاہی	ای	〃	〃	جاکہ چاہے	جیساکہ چاہے
〃	۵	رسالۂ کتاب	رسالت	〃	۲۰	عبنل	عبد	〃	۲۱	اراستہ	آراستہ
〃	۶	ابدار	آبدار	〃	۲۳	ھسلی	پھسلی	۵۳	۱	انخام	انجام
〃	۷	زانکہ	زانکہ	〃	〃	تصویرکی	تصویرونکی	〃	۲	الطاہرۃ	بالطاہرو
〃	۲۰	اوسوقت	اوسیوقت	〃	〃	دروازہ	دروازہ	〃	۱۳	عار	غار
۴۱	۵	تال	مال	۴۶	۱۳	حرب	عرب	۵۴	۱	تاریخ رتبہ	تاریخ رتبہ
۴۲	۱	خوسحو	خوشحال	〃	۱۴	مذہبونکو	مذہبونکو	〃	۶	مارر	مامور
〃	۳	اسکی	اوسکی	〃	۱۶	مہد	مہدمیں آپ	〃	۷	جھوملانگی	جھوٹا بنائیگی
〃	۱۰	مبری	میری	〃	۲۳	اوبس	اوراس	〃	۸	ٹہرانگی	ٹہرائیگی
〃	۱۷	عیرت	غیرت	۴۷	۳	کوبخ	کوچ	〃	۹	سبطرف	جسطرف
〃	۲۳	اصیار	اختیار	〃	۶	انتظام	انتظامو	〃	۱۲	متوج	متوج
۴۳	۱	حضرت	حضرت	〃	۷	پہلی	پہلی	۵۵	۲	ممام	تمام
〃	۵	اختصار	اختصاری	۴۸	۲	دولو	دو	〃	۸	اوروسبب	اورسبب
〃	۱۰	ترگرم	سرگرم	〃	۱۳	کی کیعت	کی کیفیت	〃	۲۲	سلی	تلی
〃	۱۲	النبالۃ والجزالہ	النیالہ والجزالہ	۴۹	۵	یار بیدار	یا بیدار	۵۶	۳	با	یا
〃	۱۵	حضرتکی شانان	حضرتکی شایان	〃	۲۱	زاہ راہ	زادراہ	〃	۵	غنیرین	عنابرین
〃	۲۰	مالانال	مالامال	۵۱	۱۴	جرب	جب	〃	۶	انک	ایک
۴۴	۱۲	کی اسیدجہ	کی طرف اسیدرجہ	〃	۱۸	چاہی	چاہتی	〃	۹	—	سے
〃	۱۳	رایل	زائل	۵۲	۸	والویل	والوبل	〃	۱۴	گرام سے	صرف برائے
〃	۱۶	لشریف	تشریف	〃	۱۱	کبا	کیا	〃	〃	اس	نی رنگ
〃	۱۷	اشطرف	اسطرف	〃	۱۲	زالملاء	والملاء	〃	〃	نیرنگ	نیرنگ
〃	۱۸	شان شوکت	شوکت وشان	〃	۱۳	نولا	قولا	۵۷	۱	با	یا
〃	۲۲	کبسی	کیسی	〃	۱۹	جیس نسبت	حسن نیت	〃	۸	داند	ماند
۴۵	۲	غشک	خشک	〃	〃	مشکو	مشکور	〃	۲۱	دومرے	دوسیرے
〃	۳	عرض	غرض	۵۲	۲۰	ساماتین	سامانین	۵۸	۱	اشترعف	شترغاف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۸	۱۰	ہہو	بہو	۶۵	۶	ارشا	ارشاد	۷۴	۱۰	سعلیٰ ا	سعیٰ ا
″	۱۴	ہوتا	ہوتا تہا	″	۷	مین مین	مین	″	۱۵	سی	مینی
۶۰	۱۴	کہا	کیا	″	۹	کہا	کیا	″	۲۱	منداؤن	صداؤن
″	″	تنیش	پیش	″	۳	کی احبار	کی اخبار	۷۶	۲	جبب	حبیب
″	۱۲	نتح	فتح	۶۶	۱۳	ضادر	صادر	″	۱۶	اسکی	است کی
″	۱۸	کہدتی تہی	کہدیتی تہی	″	۲۱	اک سو	ایک سو	۷۸	۱۲	اہابت	اہلبیتؑ
۶۱	۵	ثما	ثنا	۶۷	۵	بہری	بہر	″	۱۵	مین زمریہ	مین زمین پ
″	۷	شعست	شعست	″	۱۴	چاریایہ	چارپایہ	۷۹	۷	لامکان	آسمان
″	۱۰	چاندکو	چاندکو	″	۱۷	ڈہال	ڈہال	۸۰	۱۷	سعزز فرمایا	معزز فرما
″	۱۲	امجار	احجار	″	۱۸	تمام	تمام	″	″	حق تعالی نے	حق تعالیٰ نے فرما
″	۱۹	روگلشن	گلشن	″	۲۱	نقطہ	لقطہ	″	۲۰	کہ ایک	ایک
۶۲	۱	چہپاتی	چہپاتی تہی	۶۸	۲	اسنی	اوسنی	۸۱	۷	انکو	انکو
″	۳	قومی	قوی	۶۹	۱۶	اوربقام	اور یہ مقام	″	۱۰	عنی	غنی
″	۱۲	زمن	زمین	۷۰	۳	مباہات اور	مباہات و	″	۱۲	پہر جاملو	پہر جائین
″	۱۳	نمانا ہوتی ہے	نمایان ہوتی تہے	″	۱۱	مجسپی نا	مجہسی	۸۴	۱۳	معیب	منیب
″	۱۴	ذالی	ڈالی	″	۱۶	دن پر	دین پر	″	۲۰	مافیہا	مافیہا
″	۱۷	کافرون	کافرونکی	۷۱	۱۱	تمام	تمام تمام	″	″	ذی وجود	ذی جود
۶۳	۱	حمدہ	عمدہ و	″	۱۳	کراہت	کراہت	″	۲۱	مائی	غائی
″	۱۴	ہومنین	مومنین	۷۲	۱	لی	کی	۹۱	۹	کے	سکے
″	۹	کہ ماخذ	ماخذ	″	۳	لبجاتی	لیجاتی	۹۴	۶	سنی	سبی
″	۱۷	مصیبون	مصیبتون	″	۱۵	فنا وبوت	فنا و فوت	″	۲۰	جناب رضا	جناب امام رضا
″	۱۹	حمال	احمال	″	۱۶	اوسی	اوسنی	۹۶	۱۹	ذو	او
۶۴	۸	حصر دمر	حصر و	۷۳	۱۴	جبتنی	جسنی	۱۸	۱۵	ہنوز	ہنوز
″	۱۳	حضرت ابوذر	حضرت ابوذر	۷۴	۵	جولعیر	جوبغیر	۱۰۲	۲	ترحمہ	ترجمہ
۶۵	۲۰	والمفاخر	المفاخر	″	۸	لیمون	الیمون	۱۰۴	۱۵	تولو	تو لو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۵	۳	سہے سضد	پہلی صنف	۱۲۳	۱۴	لعیں	لعین	۱۴۷	۱۹	ستختیان	سختیان
۱۰۷	۱۱	زبالون	زبالون	۱۲۴	۲	تونہ	لوٹنی	۱۴۹	۹	لوٹنا	کون
۱۰۸	۱۳	ہبا	حمبا	〃	۸	مردان گی	مردانگی	〃	۱۳	اسگے	آپ کی
〃	۱۴	بگوہم	بگوہیم	〃	۲۰	تاتفت	ملتفت	〃	۱۴	متلا	مبتلا
۱۰۹	۶	سمبریا	سیمبریا	〃	۲۱	چاہتی عرض	چاہتی ہیں عرض	〃	۱۹	بہری	پہری
۱۱۰	۸	کی حجابی	حجازی	۱۲۵	۲	بعیت	بیعت	۱۵۲	۲	ید برگیہ الموت	ید برکہ الموت
〃	۱۴	کہ جو	جو	۱۲۶	۲۱	نادعلیا مظہر	ناد علیا مظہر	〃	۳	رسول	رسول
۱۱۲	۱۱	حلق	خلق	۱۲۸	۱۳	ناعرو	ناعرو عرد	〃	۶	عداوت	عداوت
۱۱۳	۹	سلسلہ	سلسلۃ	۱۳۶	۶	نہ	نہ محفل	〃	۲۱	واسہ عرہ	والتسعفرہ
〃	۱۰	کنبہ	کینہ	〃	۱۳	جنسی	جسمی	۱۵۳	۱۸	یاس سے	یاس ہی
۱۱۵	۱۵	آرنکل	آرٹیکل	۱۳۷	۳	فبیہم	فہمہ	۱۵۴	۴	ذبح	ذبح
〃	۱۸	لولڈیلت	لوالہ یلت	〃	۲۰	بت بیتون	بت پر ستون	〃	۱۸	تمہاری	تمہاری
〃	〃	دری	دوزخ	۱۳۸	۱۴	سمجھی	سمجھنی	۱۵۵	۱۳	شیخ مفد	شیخ مفید
۱۱۶	۲۲	کالشمس والعصا	کالشمس والقمر	۱۴۰	۱۰	دینا بہجی	دینا بہیجی	۱۶۰	۹	فیض	قبض
۱۱۷	۱۱	سیکنند	سیکنند	۱۴۱	۱۰	مخطوط	محفوظ	۱۶۳	۵	کہام تمام	کہا تمام
۱۱۸	۱	دیدنی	پیدنی ست	〃	۱۲	ای	دی	۱۶۴	۵	نگاہ	نگاہ
۱۱۹	۱۲	یہ کہ	یہہ	〃	۱۵	فی جہنم	فی جہنم	۱۶۵	۳	ہوجانی	ہوجاتی
〃	۲۰	اختراع سی	اختراع	۱۴۲	۱۵	احتماج	احتجاج	〃	۹	تیانی	نہ پاتی
۱۲۰	۱۱	حقت	حفت	〃	۱۶	التند	النشل	۱۶۶	۲۰	ناہیہ	نائبہ
۱۲۱	۸	اجلتی	اجبنی	۱۴۳	۱۵	رسول	رسول خدا				
〃	۱۸	گبز	گبز	۱۴۴	۱۵	نیرون	نیرون				
۱۲۲	۵	محال	محال	۱۴۵	۳	شہامت	شہامت				
〃	۸	مرضات	مرضات	〃	۱۸	چا	چار				
〃	[illegible]	توجلی	توحید	۱۴۶	۱۸	جنت الماوی	جنۃ الماوی				

تمام شد